

UNIVERSAL  
LIBRARY

**OU\_232179**

UNIVERSAL  
LIBRARY









# فہرست رباعیات عمر خیام زویف وار و صفحہ وار

تعداد رباعیات	تعداد صفحات	حروف زویف وار	تعداد رباعیات	تعداد صفحات	زویف حروف
۲۲	۱۲۱	۱۱۶	۰	۲۸	۱ تذکرہ
۱	۱۲۱	ع	۳۰	۳۳	۲۹
۱	۱۲۱	ف	۱۰	۳۴	۳۲
۸	۱۲۲	ک	۱۹۸	۶۹	۳۴
۱	۱۲۳	گ	۱	۶۹	ج
۱۴	۱۲۵	ل	۳	۶۹	ج
۱۰۹	۱۲۲	م	۲	۷۰	ح
۵۵	۱۵۳	ن	۱	۷۰	خ
۳۱	۱۵۷	و	۲۱۰	۱۰۵	و
۲۲	۱۶۲	ہ	۳۷	۱۱۱	ر
۱۰۷	۱۸۲	ی	۲۹	۱۱۶	ز
۹۱۳	۱۸۲	تعداد صفحات و رباعیات	۸	۱۱۷	س

# تذکرہ

## مصنف رباعیات عمر خیام

اس نامور اور فاضل حکیم کا اصلی نام غیاث الدین ابوالفتح عمر بن ابراہیم ہے اور خیام تخلص ہے جس کے معنی خمیہ دوز کے ہیں۔ چنانچہ وہ خود لکھتا ہے رباعی

خیام کہ خمیہ ہائے حکمت می دوت در کورہ غم فتا و ناگاہ بخت

مقراض اجل طنابِ عمرش چو برید ذلالِ قضا برا یگانہ نش بفرخت

دیگر

خیام منت بہ خمیہ می ماند راست سلطان روح ست نمرش و رفت

قرائن اجل ز بہر دیگر منزل از پانگند خمیہ کہ سلطان بخت

خیام کا باپ چاور ووزی کا کام کرتا تھا۔ شاید عمر نے اس خیال سے یا معجز و انکسار کے

باعث سے اپنے لئے یہ شاعرانہ نام (خیام) پسند کیا۔ اور یہ کچھ عمر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ

بہتر ہے ایرانی شاعروں کے تخلص کے پیشوں کے لحاظ سے ہیں۔ مثلاً عطار، سنار، وغیرہ

عمر گیارہویں صدی کے نصف اخیر پر ملک خراسان کے شہر نیشاپور

میں جو اہل فارس کا خطہ یونان اور عالمِ فضل کی کان مانا گیا ہے پیدا ہوا اور بارہویں

صدی کی چوتھائی اول میں بھلت فرما، عالم جاویدانی ہوا۔ اور ایک سو برس سے کچھ زیادہ

مدت زندہ رہا۔ عمر کے تذکرہ کے ضمن میں دو اور مشہور و معروف شخصوں کے حالات بھی بیان کئے گئے ہیں جو اسی زمانہ اور اسی ملک میں تھے۔ ان تینوں میں سے ایک شخص ان تینوں کے واقعات کو قلمبند کرتا ہے۔ اس شخص کا نام نامی ابو القاسم نظام الملک تھا۔ جو طفل بیک تاتاری کے بیٹے سلطان اسپرسلان اور اس کے پوتا ملک شاہ کا وزیر تھا۔ جن نے سلطان محمود غزنوی کے کمزور اور بے حیثیت جانشین سے ملک ایران چھین لیا۔ اور سلجوقی خاندان کا بانی ہوا۔ اور آخر الامر یورپ کو صلیبی لڑائیوں پر آمادہ کیا اس نظام الملک نے اپنے وصیت نامہ میں جو آنے والے مدبرین ملک کے لئے یادگار کے طور پر چھوڑا تھا، حسب ذیل واقعات درج کئے ہیں۔

حضرت امام موفق رحمۃ اللہ علیہ نیشاپوری۔ اُس زمانہ میں سب سے بڑھ کر صاحبِ مین اور دانشمند تھے، اُس وقت کی سپلاک مین اُن کی پرلے درجہ کی تعظیم و تکریم تھی۔ اُن کی پیش قیمت اور لاثانی عمر سچاسی (۸۵) برس سے ہی کچھ اوپر ہوئی + اُس زمانہ کے عام لوگوں کا امام صاحب موصوف کے بارے میں یہ اعتقاد تھا کہ ہر ایک بچہ جو آپ سے دینی علوم کا فیض حاصل کر لگا وہ یقیناً معزز اور خوش نصیب ہوگا۔ اس لئے میرے والد بزرگوار نے حکیم حاذق عبدالصمد کی حفاظت اور معیت میں مجھے شہر طوس سے نیشاپور روانہ کیا۔ تاکہ میں اُس پاک امام کی برکتِ تعلیم اور ڈیڑھ تریست سے مستفیض اور مستفید ہوں۔

امام صاحب موصوف مجھے ہمیشہ احسان اور شفقت کی نگاہوں سے دیکھتے تھے اور چونکہ مجھے بھی اُن کی شاگردی کی عزت نصیب ہوئی۔ اس لئے میرے دل میں بھی آپ کی

کمال درجہ کی وقعت تھی۔ اس طرح پورے چار برس میں نے آپ کی صحبت میں بسر کئے۔

اول ہی اول جب میں نیشاپور میں وارد ہوا۔ نوو اور طالب علم ہی جو میرے ہم عمر تھے اور فطرتاً ذکی اور فہیم اسرار العلوم میں وارد ہوئے یعنی حکیم عزیز خیاں قسمت حسن بن صباح بہمنیوں میں ولی حجت اور یگانگت ہو گئی۔

جب ہمارے استاد امام ہمارے رحمۃ اللہ علیہ ہمارے سبق سے فارغ ہوئے تو

بہمنیوں اپنے آموختہ سبق کا استخراج کرنے حکیم عزیز خیاں خاص نیشاپور کا رہنے والا تھا۔ اور

حسن بن صباح کا باپ مسی علی بڑا مختی اور جفاکش آدمی تھا۔ ان اُس کے مذہبی عقائد اچھے

نہ تھے۔ بلکہ ایک مبعث پسند آدمی تھا۔ ایک دن حسن بن صباح مجھ سے اور خیاں سے یوں مخاطب ہوا

” دنیا کے لوگوں کا یہ عام عقیدہ ہے کہ امام موفقی کے شاگرد بڑے صاحب نصیب

ہوتے ہیں۔ پس اگر بہمنیوں ایسے خوش قسمت نہ ہی ہوئے تو یہی بیشک کئی

ایک تو ہم میں ایسا نکل ہی آوے گا۔ پھر اگر ہم میں سے کسی ایک پر خدا ایسا تقویٰ

لاوے تو ہمیں آپس میں کیا عہد و پیمان کرنا چاہئے۔ آؤ ہم آپس میں حلف

اٹھائیں کہ جو شخص ہم میں سے صاحب نصیب نکلے۔ وہ باقی دو نو ساقیوں

کا بھی حصہ کرے اور تنہا خوری کو عمل میں نہ لاوے۔ ہم دو نوعین نظام الملک

اور عزیز خیاں نے جواب دیا کہ واقعی ایسا ہی ہونا چاہئے۔ اور مذکورہ بالا شرط

پر ہمارے درمیان یہ معاہدہ ہو گیا۔

اس پر ایک مدت دیدار اور عرصہ بعید گزر گیا۔ میں خراسان سے طبرستان کیسپانا کو چلا گیا

پھر غزنی اور کابل کی سیر کی۔ اور جب میں وہاں سے لوٹ کر آیا تو سلطان الپ سلطان کے ربا

میں مجھے وزیر الملک کا عہدہ عطا ہوا اور میں انتظام ملک میں مصروف ہوا۔

حسن بن صباح میرے پاس آیا اور اس وعدہ دیرینہ کا ایفا چاہا، چنانچہ حسن کی دستبرد اور میری سفارش پر بادشاہ نے ایک جلیل القدر عہدہ حسن کو عطا کیا، لیکن حسن نے اس پر قناعت نہ کی، اور دربار شاہی سے برخلاف ایک سازش میں شریک ہوا، اور مشہور شکت دینے کے لئے ایک نابکار حرکت کی مگر ناکام رہا، اور لٹا آپ ہی بے عزت ہو کر عہدہ مذکور سے الگ کیا گیا۔ اور بہت سی آوارہ گردیوں اور تکلیفوں کے بعد اسماعیلیہ فرقہ میں داخل ہو کر فرقہ باطنیہ کا امام ہوا۔ یہ وہی فرقہ ہے، جو حشیشین کے نام سے نامزد ہے، اور جس نے حسن بن صباح کی راہ نمائی اور منتقل مزاجی سے بڑی بڑی ترقیاں کیں۔

۹۰۰ء میں اس نے قلعہ التمونٹ پر جو کہ صوبہ رودبار اور بحیرہ کاسپین کے جنوبی سلسلہ کوہ میں واقع ہے۔ بڑی چالاک اور فریب سے قبضہ کر لیا۔ یہ وہی پہاڑوں کا سلسلہ ہے جن میں اس نے صلیبی مجاہدین میں بدرجہ کمال ناموری حاصل کی، شیخ الجہت کا خطاب پایا۔ اور اسلامی دنیا کو سخت خطرہ میں ڈال دیا۔

حشیشین کا لفظ حشیش سے نکلا ہے، یہ ایک قسم کی خورد و لوہی ٹھہرا کرتی ہے جسے ہندی زبان میں بنگ بولتے ہیں، اور جس کو صاف و شفاف اور نفیس شہرتوں میں ملا کر اس فرقہ کے خدایتوں کو پلا کر مذہبی دیوانے بناتے تھے، اور ان کو جعلی ہشت اور سبز باغ دکھلا کر ان سے اپنے مخالفین کی گردنیں اڑواتے تھے۔ اس ہولناک فرقہ کے خدایتوں کی غضب ناک تلواروں کے منقنولوں میں سے نظام الملک مذکور ہی تھا۔ جو حسن مذکور کا مربی، محسن، اور پرانا ہم چاہا ایک مدت کے بعد عجم ہی وزیر موصوف (اپنے کلاس فیلو) پر لانے ہم جماعت

کے پاس قسمت آزمائی کے لئے حاضر ہوا۔ مگر وہ کسی شاہی جلیل القدر عمدہ، پولیٹیکل مسٹری اور باری خطاب یا منصب کا طالب نہ ہوا، بلکہ اُس نے بڑے سے بڑے عطیہ، اور حرمت خزانہ کی جو التجائی، تو وہ صرف یہی تھی۔ کہ

۱۱۔ آپ مجھے اپنی دولت اور نعمت کے سایہ تلے ایک چھوٹا سا جہوپر اعانت  
 کین جس میں رہ کر ملک میں علم کی روشنی پھیلاؤں، اور اس کے شکر یہ  
 میں ہمیشہ آپ کے مال و جان کو دعائیں دیا کروں گا ۱۱

وزیر الملک کا بیان ہے کہ جب میں نے عمر کو اپنے اس ارادے پر مضبوط پایا تو پہر کسی ملکی عہدے کے تفریض کرنے پر اُس کو مجبور نہ کیا اور بازہ لکھنؤ اسٹریٹ سالانہ نیشاپور کے خزانہ سے اُس کے لئے وظیفہ مقرر کر دیا۔ اور اس طرح کے گزارے پر عریضیام نے ہر ایک قسم کے علوم میں عموماً اور ہمت کے علم میں خصوصاً ناموری حاصل کی۔

ملک شاہ کے عہد سلطنت میں وہ مہر و مین بھی وارد ہوا۔ جہاں پر اس کے علم و فضل کی بدرجہ غایت قدر و منزلت ہوئی اور بادشاہ مذکور نے اس کو بڑے سے بڑے انعام و اکرام سے نہال اور مال مال کر دیا۔

جب سلطان ملک شاہ نے تقویم ملک کی اصلاح کا ارادہ کیا۔ اور اس کام کے واسطے بڑے سے بڑے اکابر منتخب کیئے۔ تو عمر خیام بھی ان آٹھ فاضلون میں سے تھا جو اس کام پر لگائے گئے تھے۔ اس کام کا نتیجہ سنہ جلالی تھا۔ اور جلالی کا لفظ جلال الدین کی طرف منسوب ہے جو ایک بادشاہ کا نام تھا۔ لیکن کافول ہے کہ یہ ایک زمانہ کا شمار تھا۔ جو قیصر جوہلیس کی تقویم پر بھی فوقیت رکھتا تھا ۱۱

عمر خیام اپنے زمانہ کا ناقص اہل سہونے ہر ایک قسم کے علوم یونانی میں عموماً اور مسلم فلسفہ اور نجوم میں خاص کر اساتذہ کامل ہونے کے علاوہ نقشبات علم ہدیت (زیچ) کا بھی مصنف ہے۔ اور اہل فرانس نے اس کے ایک عربی رسالہ کا جو جبر و مقابلہ پر ہے ترجمہ کر کے چھپوایا ہے۔ اس قسم کے علمی اشتغال میں اپنی حیات مستعار کے ایام بسر کر کے ۵۳۳ھ مطابق ۱۱۳۷ھ شہر نیشاپور میں اس نے وفات پائی۔

### اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رٰجِعُونَ

خواجہ نظامی سمرقندی جو اس کے شاگردوں میں سے تھا۔ اس کے مزار کے متعلق اس طرح پر رقمطراز ہے۔ حکایت مجھے عموماً نیشاپور کے ایک سہاؤ نیباغ میں اپنے استاد عمر خیام سے قیل قال کا موقع ملا کرتا تھا۔ اساتذہ کلام میں ایک دن آپ نے فرمایا۔

«میری قبر ایسی جگہ ہوگی کہ بائیس سال اس پر گل افشانی کیا کرگی،»

میں نے بظاہر آپ کے ان الفاظ پر تعجب کیا۔ مگر میں خوب جانتا تھا۔ کہ یہ الفاظ نبوی رایگان نہیں جانے کے۔ چند برسوں کے بعد جو مجھے پھر نیشاپور میں جانے کا اتفاق پڑا۔ تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرا ایک باغ کے باہر واقع ہے۔ اور درختوں کی میوہ جات سے لدی ہوئی شاخیں دیوار باغ پر سے ہو کر مزار مذکور پر چھکی ٹپی ہیں۔ اور اس پر گل افشانی کر رہی ہیں۔ یہاں کہ کوچ مزار ان کے نیچے چھپا ہوا تھا۔ اور ان دو رباعیات کا مطلب پورا ہوا جس کو استاد مرحوم ٹھہرا کرتا تھا۔

### رباعی

برخیز و بجام بادہ کن عزم دست

چون ابرہہ نور و زینج لاله پشت

فردا سہمہ از خاک تو برخواہ دست

این سبزہ کہ امر و تماشاکر دست

## دیگر

اے دل چور زمانہ میکٹ غناکت      ناگہ بروڈرتن روانِ پاکت  
برسنہ نشین دوش بزی روز چنے      زان پیش بکہ سبنہ برو ملاز خاکت

حضرت سعدی علیہ الرحمۃ بھی ایسا ہی فرماتے ہیں۔ قطعہ

آہ ہر گاہ کہ سبنہ در بستان      بد میدے چنوش بدے دلین  
بگذرے دوست تابونت بہار      سبنہ بینی دمیدہ برگین

لارڈ کرزن سابق و ایسراے ہند کے سفر نامہ ایران کا ترجمہ جو جناب مولوی ظفر علی خان صاحب نے کیا ہے۔ اُس میں جو لارڈ موصوف نے عسمر خیام کے مقبرہ کے باب میں تحریر کیا ہے اس کو نہایت حسرت اور یاس کے ساتھ اس موقع پر درج کیا جاتا ہے افسوس ہے کہ ایران کے مسلمان بھی ایسی نعم زدہ حالت میں ہیں جیسے ہم۔ ہندوستانی مسلمان لارڈ موصوف یون رنظر ازین۔

**مقبرہ عسمر خیام** بہت سے اہل مغرب ناظرین شائد نیشاپور کو صرف اس تقریب سے پہچانتے ہوں گے کہ یہ ایران کے اُس ہیئت دان نامی گرامی شاعر عسمر خیام کی آرام گاہ ہے جس کا نام اور جس کا کلام موجودہ نسل کو فطرت جبریل کے بے نظیر حجاب اور اُس سے کمتر درجہ کے بہت سے شاعروں کے مطابق اصل نصرت آمیز تراجم کے ذریعہ سے اچھی طرح معلوم ہو گئے ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ اصحاب ثانی الذکر میں سے کسی ایک کی تصنیف کے دیباچہ میں میں نے یہ منکسر لہجہ درخوست لکھی ہوئی دیکھی تھی کہ:-

”کاش کوئی شخص میری اس کتاب کو نیشاپور میں لہجیا کر عسمر خیام کے مقبرہ پر بند چڑھا دے“

اگر میرے پاس یہ کتاب موجود ہوتی تو یقیناً میں نے راتم کی درخواست کی تعمیل کی تھی اور جس وقت میں لٹھا اپنا غیضِ دردی سامانِ علیحدہ کیا تھا اسی وقت شاعر کی قبر پر اس کتاب کو بھی نذرِ چڑھا دیتا۔ اگرچہ مجھے خوف ہے کہ اگر عمر خیام کی قبر کی تباہ اور ردی حالت کو اس کے انگریزی مترجمین دیکھتے تو انہیں سخت صدمہ پہنچتا۔ یہ قبر ایک ویران سے باغ میں ہے جس میں کبھی پہلوں کی کیاریاں اور پانی کی نہریں تھیں۔ مگر اب سوائے خشنِ خاشاک کے اور کچھ نہیں رہا۔ قبر کوئی کتبہ نہیں ہے۔ جس سے شاعر کے نام یا شہرت کا پتہ چل سکے۔ اور مقامِ فسوس ہے کہ آج کل کے ایرانی عمر خیام کی مٹت خاک کی طرف سے ویسے ہی بے پروا ہیں جیسے اسیویں صدی کے اہل لندن لیتھو پریس یا ٹیم آف ماس برنی کی خاک کی طرف سے۔

فطرتِ جبریل صاحب اپنے دیباچہ انگریزی ترجمہ رباعیاتِ عمر خیام میں جو خیالات لکھتے ہیں۔ انوس ہے کہ ان میں سے بعض خیالات کے ساتھ ہمارے دوستوں کا اتفاق رائے نہیں ہے۔ بہر حال ان میں سے بھی چند ایک کو لکھتے ہیں۔ اور ان پر اپنا ریمارک کرتے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں۔

”باوجود اس امر کے کہ عنایاتِ سلطانی عمر خیام پر زیادہ سے زیادہ جو رہی تھیں پہر ہی اس کے خیالات اور زبان کی عشرت پسند جزأت نے اس کو اپنے زمانہ اور ملک کی ملامتوں کا ہدف بنا دیا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ صوفی لوگ خاص طور پر اس سے متنفر اور ترسان تھے۔ اس لئے کہ وہ ان کے طریقہ کی تضحیک کرتا تھا۔ حالانکہ ان کے مذہب سے اگر تصوف اور اسلام کے چند خود ساختہ اصول الگ کر دئے جائیں تو عمر خیام کے مذہب سے ان کے مذہب کا کچھ خفیف سا تفاوت باقی رہ جاتا ہے۔ فردوسی کے سوا باقی ایران کے پیشوا صوفی شہرِ شاعران میں

حافظ شیرازی ہی شامل ہے۔ زیادہ تر عمر خیام کے خیالات کے ہی خوشہ چیں ہیں۔ اگرچہ ان خیالات کو وہ صدوفیانہ رنگ دیکر اپنے اور سامعین کے مذاق کے مطابق بنا دکھاتے ہیں علاوہ برین ان مذکورہ بالا شعرا کے زمانہ کے لوگ زود اعتقاد ہی تھے۔ یعنی جس طرح کپسی با پر جلد شک کرنے لگتے تھے۔ ویسی ہی سرعت کے ساتھ اُس پر یقین ہی کر لیتے تھے۔ ان کی روحانی اور جسمانی حسین بہت تیز تھیں۔ اور وہ اس قسم کے مجموعی اشعار کو بہت پسند کرتے تھے۔ جن سے ان کو اس دنیا کے کاموں کا بھی لطف آوے۔ اور آئندہ دنیا کے خیالات سے بھی حظ اٹھائیں۔

عمر خیام کے خیالات اس قسم کی ریاضی سے کچھ مناسبت نہ رکھتے تھے۔ پس خدا کی ہستی کے دریافت سے ناکامیاب نہ ہو کر اُس نے قسمت کو ہی خالق جانا اور آخرت سے انکار کر کے اس دنیا پر ہی یقین کیا۔

۱۵ خدا کی ہستی کے دریافت سے اگر خیام ناکام رہتا۔ تو خداوند تعالیٰ کی پاک ذات کو اپنی بیش قیمت اور لاثانی نظم میں یوں بری العیب اور عالم الغیب نہ مانہتا جس طرح پران رباعیات سے ظاہر ہوتا ہے۔

## رباعی

در پائے ضعیف پشہ زورست از تو	در دیدہ تنگ مور زورست از تو
ہر وصف کرنا سرست و ویرت از تو	ذات تو سرست مر خداوندی را

## ویگر

ذرت خدایچ کس آگاہ نشد	کس را پس پرودہ تضرارہ نشد
معلوم نہ گشت و قصہ کوتاہ نشد	چہ کس نہ ترغیبس چہ بیکو گفتند

خیام خداوند تعالیٰ کو ہی اپنا مالک حقیقی یقین کرتا ہے۔ اور اگر وہ ایسا نہ کرتا۔ تو ایسی دردناک چیز مناجاتیں جن کے

اس لئے اُس نے روح کو موجودہ اشیاء پر فطانت کرنے سے ہی خوش ہونا نسبت آخرت کی موہوم چھیدگیوں کے بہتر سمجھا۔ اس امر کا ثناء پڑھ کر ہو ہی چکا ہے کہ اُس کی دنیاوی تنہا کچھ بہت بڑی نہ تھی۔

معلوم ہوتا ہے کہ بمقابلہ روحانی خوشیوں کے حسی خوشیوں کی تعریف یا مذاق سے کرتا ہے۔ یا مجبور ہو کر روحانیت کی تعریف میں اُسے زیادہ خوشی حاصل ہوتی ہے۔

تقصیر حاشیہ پڑھنے سُننے سے انسان عالم وجد میں آجاتا ہے۔ اس کے دل و دماغ۔ اور زبانِ قلم سے نہ نکلتیں مگر یہ باہین صرف کسی کے بتائے ہوئے لفاظا ترجمہ کر لینے سے کہاں حاصل ہو سکتی ہیں۔ جیت تک اصل زبان سے دریافت نہ ہو۔ اور شاعر کے کلام کو خود بذاتہ غور و فکر سے مطالعہ نہ کیا ہو۔ ایک عظیم انسان غور کرتا ہے۔ کہ ایک ایسا شخص جو (۱) مسلمانوں کے خاندان میں پیدا ہوا (۲) مسلمان پیدا ہوا (۳) اُس کا شفیق اور جامع اُستاد مسلمان تھا۔ اور مسلمان ہی کیسا۔ امامِ وقت اور سردارِ روزگار جس کے فیضِ تعلیم سے اُس وقت کے لوگ برکتِ ڈیڑھ پونے ہوں (۴) ایسے ستاد سے اُس نے تعلیم پائی جو اور وہ اُس کے ہم جامعہ و دنیا میں علم اعجازِ اہل کتب کے مسلمان ہونے کے تائید اس کے خاص کلام سے ہی ہوتی ہے۔ تو ہی ہم اُس کے مسلمان ہونے کے تائید اس کے تمام شاعرانہ کلام سے قطع نظر کہ رخصانہ مناجاتی حصہ کی چند رباعیات اُس مقام پر کہتے ہیں جن سے وہ اپنے اُدھے وقتوں میں نفسِ لوامہ کی لامنتہ سے اپنی گذشتہ زندگی پر ایک نظر ڈالتا ہے۔ اور اپنی فردگذاشتوں غلط رفتاریوں سے نادوم ہو کر اُن کے روحانی نتائج سے محفوظ رہنے کے لئے اُس علیم و تقدیر۔ اکمل اعلیٰ حاکم کی طرف خاص دل سے دعا مانگتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ

## رباعیات

بکشائے دُرے کہ درکشائندہ توئی	(۱)	بناءِ رہے۔ کہ راہ نماستندہ توئی
من دست بر بچ دستگی کر نہ ہم		کایرشان جہد فانی اند و پائندہ توئی
یارب بچشا برین از رزقِ دُرے	(۲)	بے منت مخلوق رسان ما حصرے
اوبادہ چنان مست نگمدار مرا		کز بے خبری نباشد دم دوسرے

اگرچہ نیچے اس کے اور عوام کے اُن سوالات کا پورا پورا جواب نہیں دیکھتی جن کے ساتھ سب لوگوں کا تعلق ہے خواہ کسی وجہ سے ہو۔ جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا ہے عمر خیام اپنی ملک میں کہی ہر دل عمر زہ نہیں ہوا۔ اور یہی وجہ ہے کہ اسکی تصانیف دنیا میں کم شائع ہوئیں۔ اسکی نظموں کے مسودے متواتر قلمی نقلین ہونے کی وجہ سے مشرقی ملکوں میں اتنے کم ہو گئے کہ باوصف ملکی فتوحات اور حکومت کے مغرب میں گویا پہنچے ہی نہیں۔ تم کلاماً

<p>(۳) ہر جرم کہ رفت حَسْبَهُ اللَّهُ بخش مارا بد رخاکِ رسول اللہ بخش</p>	<p>یک یک ہنرم بین و گناہ وہ بخش از باو ہوا۔ آتش کین را مفسر در</p>
<p>(۴) عفو تو امید است کہ گیر دستم عاجز تر ازین عفوہ کہ اکنون ہستم</p>	<p>گرم گنہ بر روئے زمین کہ دستم گفتی کہ بروی عجز دست گیرم</p>
<p>(۵) در گرد و بہت ز رخ ز رفت تم ہرگز دانی کہ یکے را دو گفت تم ہرگز</p>	<p>گر گوہر طاعتت نسفتم ہرگز نومیدیم ز بار گاہ کرمت</p>
<p>(۶) و ذکر دہ خویش تن بدر دم چکنم؟ زین شرم کہ دیدی کہ چہ کردم چکنم</p>	<p>بافس ہمیشہ در سب دم چکنم؟ گیرم کہ ز من در گردانی بکرم</p>
<p>(۷) بر جان و جوانی و تن خود کردم بر گشتم و تو بہ کردم و بد کردم</p>	<p>یارب اگر گناہ بے حد کردم چون بر کرمت و توفیق ملی دارم</p>
<p>(۸) بر حال دلِ اسیرین رحمت کن بر دستِ پیالہ گیرین رحمت کن</p>	<p>بر سینه غم پذیرین رحمت کن بر پائے خرابات رو من بخشا</p>

صاحب موصوف کا یہ مقولہ کہ خیام اپنے ملک میں کبھی ہر دل عزیز نہیں ہوا۔ کسی حد تک درست ہے ایک ضرب المثل ہے۔ کہ حکیم اپنے وطن میں اپنی عزت کم ہی دیکھتا ہے ایسے بہت سے پاک، بزرگ اور حکیم وغیرہ صفحہ ہستی پر ہو گزرے ہیں۔ کہ ان کی وفات

یقیناً حاشیہ ہم نے صرف آٹھ رباعیات مناجاتی پر ہی قناعت کی ہے جن سے نہ صرف ہماری مذکورہ بالا دعویٰ کی تصدیق ہوتی ہے۔ بلکہ یہ بھی صاف ثابت ہے۔ کہ خیام کا حضرت محمد رسول سلام علیہ پر ہی پختہ ایمان ہے۔ اور خداوند تعالیٰ کو وہ قادر مطلق۔ غفور الرحیم۔ یقین کرتا ہے۔

فطر جیلڈ کے خیالات کے برخلاف۔ خیام بڑے زور سے آخرت یا قیامت پر ایمان لانا ہے چنانچہ وہ اپنے مشوق کی زبردستی کی واو کی امید کو جو روح قیامت میں خداوند تعالیٰ سے آسے ہے ان الفاظ میں بیان کرتا ہے۔

## رباعی

روز سے کہ شو و اذآ اللہما انشقت	وآن دم کہ بود اذآ اللہم انکلک رحمت
من و این تو گھیبم اندر عصات	گویم صنایا کی ذنب گھتلت

خیام اپنی ایک رباعی میں آخرت کے عذاب سے خوف دلا کر اپنے مخاطب کو یوں شرم دلانا ہے۔

## رباعی

از آتشِ آخرت نمی داری پاک	وز آبِ ندامت نشدی ہرگز پاک
چون باو اجل چراغِ عمرت بکشد	ترسم کہ ترا ز رنگِ نپذیرد فناک

اس کو پورا پورا یقین ہے۔ کہ اس دنیا سے سدھار کر ایک نئی دنیا میں جانا ہے۔ اور اس حکم الہی میں کہ حضور میں حاضر ہو کر اپنے فعال اور کردار کی جواب دہی کرنا ہے چنانچہ حسبِ نیل دور با بیان لکھی جاتی ہیں

## رباعی

شمرست ناملزین تباہی کردن	زین ترکیب دامر و نواہی کردن
گیرم کہ سرسراں چہاں بلک تو شد	جز آنکہ رہا کنی چہ خواہی کردن
سر جمہ وانا سے فلک می داند	کو متو بمورگ برگ می داند
گیرم کہ بزرق خلق را بغزب می	باؤ چہ کنی کہ یک بیک می داند

کے بعد ملک اور قوم نے مائی لباس پہنے۔ دل گداز اور جگر سوز مرثیے لکھے۔ بڑی بڑے خطاب دئے۔ مگر اپنی زندگی میں انہوں نے خاک ہی قدر قیمت نہ پائی۔ سچ ہے قد شاعر بعد از مرگ شاعر غنی

نگر دو شعر من مشہور تاجان در تنم باشد | کہ بعد از مرگ آہونا فیر دن می دہد بلورا

اگر سچ پوچھو تو ایسے لوگ کہاں مرتے ہیں۔ جو اس قسم کے عالی شان کا زمانے آئندہ نسوں کے لئے دنیا میں چھوڑ جاتے ہیں۔ حافظ

ہرگز نہ میسر آئے دلش زندہ شد عشق | ثبت ست بر جریدہ عالم دوام

کاشکے آج عمر خیام صفحہ ہستی پر نمودار ہو کر اپنی آنکھوں سے دیکھتا اور اپنے قانون سے سنتا کہ ہر ایک طبقہ کے لوگ عموماً اور حکمائے دہر۔ فضلا سے عصر اخبار دن کے جادو لگاڑاؤں اور ان کے لائق فائق نامہ نگار وغیرہ اس کے باب میں کیا کچھ لکھ رہے ہیں اور ایک اس کے مقولوں کو کس ذوق و شوق سے پڑھتی اور سنتی اور ان کی قدر و منزلت کرتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر اہل یورپ جو ہر ایک ہنر و فن کی قدر کرنے والے ہیں۔ انہوں نے خیام کے کارناموں کو اس عزت اور تعظیم کے ساتھ اپنے سراور آنکھوں پر رکھا ہے۔ اور اسکی تصانیف کے زندہ کرنے میں وہ وہ اتہام کئے ہیں جو خود بذاتہ خیام کے خواب خیال میں بھی نہ تھے۔

مگر خیام تو شان و شوکت اور ظاہری نمود سے سبیکڑوں کو سبھاگتا تھا اور اس قسم کی ظاہری ناموری کی بیخینی چاہتا تھا۔ جیسا کہ وہ اس رباعی میں ظاہر کرتا ہے رباعی

در راہ چنان زد کہ سلامت بختمند | با خلق چنان زی کہ قیامت نکمند

در سجد اگر روی چنان رو کہ ترا	در پیش سخنانند و امانت نمکنند
پند سے دہمت اگر کین داری گوش	از بہر خدا جائنہ تزدیر مپوشش
عقبی اہمہ روزہ است و دنیا یک دم	از بہر دمے ملک ابد را مفروشش
دیگر	
یک جرعہ مے ز ناک کاؤس بہت	در تخت قباد و ملکیت طوس بہت
ہر ناک کہ زند کے بسحر گاہ زند	از طاعت ز اہدان سالوس بہت
<p>خیام کی رباعیات کے کم شائع ہونے کی ایک تو یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جن خیالات کا وہ اپنے زمانہ میں موجود تھا ان کے سمجھنے والے لوگ شاذ و نادر ہی تھے اس لئے کہ وہ سب سے دماغ اور عالی خیال شخص تھا۔ اور سطحی خیالات کے انسانوں کا یہ قاعدہ ہے کہ جو شخص اس سے بڑھ کر قدم رکھے۔ فوراً اس سے متنفر اور کارہ ہو جاتے ہیں۔ حافظ شیرازی کی شہرت کا یہ باعث ہوا کہ عمر خیام کے خیالات کو اس نے نہ ہی رنگ اور تصوف کے لباس میں رنگ دیا۔ اور بوجہ قول طنز جیر لڈ یہ بات عمر خیام کے نصیب نہ ہوئی۔</p> <p>دوسری وجہ یہ ہے کہ مختلف فکلی نسخے جو مختلف کتب خانوں میں بے ترتیب اور</p>	

نامکمل ہونے کی حالت میں موجود ہیں۔ تو یہ رباعیات مختلف مذاق کا مجموعہ ہیں اس لئے ہر ایک نئے ان کے اہل علم لوگوں نے اس مجموعہ سے اپنے مطلب اور مذاق کے مطابق رباعیات منتخب کر لیں جن کو انہوں نے علیحدہ علیحدہ کتابوں کی شکلوں میں رکھ لیا کسی نسخہ میں ہی رباعیات میں جن کی باوہ نوشی سے ربط ہے کسی میں وہی جو دنیا کی عیش و عشرت سے تعلق رکھتی ہیں کسی میں ازین قبیل کہ دنیا فدا را اور بے ثبات ہے کسی میں کوڑہ نامہ کسی میں باقی نامہ وغیرہ وغیرہ۔

بہنی باوہ ہے کہ فطر جلیلہ صاحب نے چنانچہ چھرنٹ کر صرف چھتر رباعیات کا ترجمہ کر کر ایک علیحدہ نسخہ تیار کیا ہے۔ صاحب موصوف کا خیال ہے کہ دراصل باعیات کی تعداد اسی قدر ہے۔ اور باقی رباعیات پہر بھار کر یا الفاظ دیگر انہیں ۵۷ کا ہی اعادہ ہے۔ سبحان اللہ صاحب موصوف کی کیا ہی سخن فہمی ہے۔ اگر بظہیر سے کسی کے ہاتھ ہی نسخہ آجاوے گا تو وہ عمر خیام کے فضل و کمال کا کیا اعتراف یا اندازہ کرے گا۔ حالانکہ اصل رباعیات ایک ہزار کے لگ بھگ ہیں۔ پس کیا ہی عمدہ مقولہ ہے ہمارے پہلے عمر خیام کا جس کو ایک باہی کی شکل میں بیان کرتا ہے رباعی

چیزے کہ سخواندہ تو تفسیر ممکن  
از دیدہ بکن روایت از پیر ممکن

صیادہ حدیث نخبی ممکن  
گر پیر طریقت از تو معنی طلبہ

اس میں شک نہیں کہ ایک ایک مضمون کو کئی ایک رباعیات میں مختلف پیراویں میں لایا گیا ہے۔ گر پیراویں بدلنا اور نعتیں عبارت بھی تو کوئی چیز ہے اور صنائع بدائع لفظی و معنوی بھی تو کوئی ہنر ہے۔ لیکن یہ باتیں اصل زبان فارسی کے عالمیوں سے علاوہ کھلتی ہیں

اور غیر زبان والے اس لطف کا کہاں حظ اٹھا سکتے ہیں۔ اور اگر سچ پوچھا جاوے تو کسی فصیح و بلیغ نظم کو غیر زبان میں ترجمہ کرنے سے اس کا باقی ہی کیا رہ جاتا ہے بہر حال ہم اس حصہ کلام کو یہیں چھوڑتے ہیں۔ آخری سہم کے جواہرات کے خزانہ کا رخ لیتے ہیں۔

عمر خیام علوم حکمیہ میں اپنے زمانہ کا کیتا اور لاثانی مانا گیا ہے۔ آپ کے کلام فیض التیام سے سامعین کا دلغ مثل گلشن معطر ہوتا ہے۔ رباعی کے فن میں وہ ایسا استاد کامل ہے کہ اپنا آپ ہی لاثانی ہے۔ بندش الفاظ، سادگی کلام، اور نزلے فلسفہ کے ساتھ ہی اس کی ایک ایک رباعی میں دنیا بہر کے ہزاروں تجربے اور شاہدے بھرے پڑے ہیں۔ اس کی بعض رباعیات قرآن مجید کی آیات کا ایک طرح سے ترجمہ معلوم ہوتا ہے۔ جو

ہندو ضلیح کے پیرامین ادا کی گئی ہیں۔ قرآن مجید میں ہم پڑھتے ہیں

اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ

خیام اس پاک آیت کے موافق یوں لکھتا ہے۔ رباعی

بادشمن دو دوست فعل نیکو۔ نیکوست	برکے کند آنکد نیکی اش عادت است
بادوست چو بد کنی شود دشمن تو	بادشمن اگر نیک گنی گردو دوست

اسی مضمون کو پیرایہ بدل کر یوں بیان کرتا ہے رباعی

بیگانہ اگر وفا کند خویش مست	دو خوش جفا کند بہاندیش مست
گر زہر موافقت کند تریاق مست	دو خوش مخالفت کند بدیش مست

اسے ترجمہ پس اختیار کر اس فعلت کو کہ بہتر ہے یعنی ماگر کوئی سخت کلام کرے یا باساہدہ کرے تو تو اس کے عزم میں نہ کر جو اس سے بہتر ہو۔ ایسا کرنے سے تیرا دشمن اس طرح جو جاوے گا۔ کہ گویا تیرا جانی دوست ہے ۱۲

قرآن مجید میں ہم پڑھتے ہیں فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَلْيَبْكُوا كَثِيرًا ۗ اللَّهُ خِيَامُ اس آیت کے مطلب کا گل و بلبل کے مکالمہ میں اس طرح اظہار کرتا ہے۔ رباعی

گل گفت بہ ازلقائے من رُوستے	چندین ستم گلاب گرابے صیت
بلبل بزبان حال باؤمی گفت	یک روز کہ خندید کہ سلسلے نگریت؟

تام تصوف کا لب لباب صرف ایک آیت قرآن میں آگیا ہے۔ یعنی قَدْ أَفْلَحَ مَنْ عَمِلَ سَعْيًا ۖ وَرَبُّهُ يَخْتَارُ اور سورہ یوسف میں امرأۃ العزیز کی زبان سے یون ادا ہوا ہے۔ وَمَا أَجْرِي إِلَّا نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّانٌ بِالشُّعْرِ ۗ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي إِنَّ رَبِّيَ غَفُورٌ رَحِيمٌ پس نفس مارہ کارام کہ لینا ہی فوز عظیم ہے۔ اور اسی کی سرکشی سے سب جہکڑے اور بکھیرے ہیں مولوی معنوی قدس سترہ فرماتے ہیں۔

نفس اژدہ راست این کے سترہ از غم بے آنتی افسرہ است

خیام اس مضمون کو ایک رباعی میں یون ادا کرتا ہے رباعی

نفت بگ خانہ سہی ماند است	جو بانگ میان نہی از وچ نخواست
رو صفت ست خواب خرگوش زہر	آشوب پلنگ اردو گرگ و غاست

ایک پرانی کہانی ضرب المثل ہو رہی ہے۔ کہ ایک دن خیام نے عالم شکر میں میر رباعی کہی۔

۱۔ چاہئے کہ تہوڑا نسین اور بہت روئیں۔

۲۔ جس شخص نے اپنے نفس کو پاکیزہ کیا۔ بے شک اس نے دونوں جہانوں میں فلاح پائی۔

۳۔ اور زمین اپنے نفس کو بری نہیں کرتی۔ بیشک نفس اپنے نزدیک دینے والا ہے برائی پر۔ گراں وقت کہ

میرا پروردگار مہربانی کرے۔ بیشک میرا پروردگار بخشنے والا ہے۔ مہربانی کرنے والا۔

## رباعی

برین در عیش رابہ بستی برتی	ابریق مٹے مرگستی برتی
خاکم بدہن مگر تو سستی برتی	برخاک برنجی مٹے باب مرا

اس رباعی کے کہتے ہی خیام کے تمام چہرہ کا رنگ سیاہ ہو گیا۔ اور محفل کے جلدیوں میں اس کے سب چلتے پرتے نظر آئے۔ خیام نے آئینہ اٹھا جب اپنی شکل کو دیکر گون دیکھا تو ہنس دیا اور مندرجہ ذیل رباعی کہی رباعی

آن کس کہ گنہ نہ کر چون زلیست بگو	نا کردہ گناہ در جهان کیست بگو
پس فرق میان ہن تو حدیث بگو	من بد کنم و تو بد مکافات دہی

کہتے ہیں کہ اس رباعی کے کہنے سے فوراً اس کی صورت دُرُشندہ ہوئی۔ اور چہرہ سوخ کی طرح چمکنے لگا اور خداوند تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ واللہ اعلم بالصواب

پہلی رباعی کے باعث چہرہ کا رنگ سیاہ ہونے میں اگر کسی کو شک ہو تو یہی دل کے سیاہ ہونے میں تو کچھ شبہ و کلام نہیں ہو سکتا۔ خدا پاک کے حضور میں نہا گیا ستاخی اور دنیا کی سے «مستی بی»، کہنا سر اسر سیاہ ولی نہیں تو اور کیا ہے۔ مگر دوسری رباعی میں جو نہایت عجز و التواضع سے اپنے گناہوں کا اعتراف کیا گیا ہے تو وہ پاک ذات جسکی رحمت بہانہ طلب سے بہ صدق آیت کریمہ

اے پیغمبر میری طرف سے میرے بندوں کو کہہ دے کہ تمہیں	قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ
اسد تعالیٰ فرماتا ہے) اے میرے وہ بندو جو اپنی جانوں پر	اسْتَرْعَوْا عَلٰۤى اَنْفُسِهِمْ
زیادتی کر بیٹھے ہو تم خدا کی رحمتوں سے ایسا دوسروں کو	لَا تَقْتُلُوا مِنْ تَحْتِ يَدِ اللّٰهِ

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ | بیشک اللہ بخشتا ہے سب کے سب گناہ بیشک وہ بخشتے

اِنَّكَ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿۵۳﴾ والا مہربان ہے۔

ہم نہ دیکھا ہوں کے گناہوں کو اپنے خلقِ کریمِ حرمتِ عظیم، اور بغفتِ عیم سے معاف کر دے تو  
اس کے آگے کیا شکل ہے ؟

## دولت و نیا

یہ دولتِ دنیا یا زر کچھ ایسی ساحرہ اور دل فریب مشوقہ واقعہ ہوئی ہے کہ اس کے حصول  
کیلئے کچھ اس زمانہ کے لوگ ہی ہاتھ پاؤں نہیں مارتے بلکہ ہر زمانہ میں ایسی ہی کشمکش  
چلی جاتی ہے جس طرح پرکردنِ مدہوش اور مفلسانِ بلا نوش کو مرغوب ہے۔ ویسی ہی  
پداسیاں خموش اور ابل میں حق نیش کو مطلوب ہے۔ کوئی کام عام اس سے کہ دین کا ہو  
یا دنیا کا بغیر اس کے چلنا محال بلکہ جنجال ہے۔ پس عالی دماغ خیام اس ضمنوں کو یوں رقم  
کرتا ہے۔

## رباعی

گوئند کہ مرد را ہنر سے باند	یا نسبت عالی پر سے باند
امروز چنان شدت ورنوبت ما	کاینہا ہم سے تیج زر سے باند

## دیگر

سیم ارچہ نہ مایہ خرد مند است	بے بیان را بلغِ جہان زند است
از دست تہی بنفشہ سمرز اکت است	در کبیئہ زردمان گل خند است

## محنت

گر وہی دولت و مال خوشگوار ہے۔ جو اپنے دس ناخنوں کی کمائی سے حاصل کیا جاوے

اور ناجائز وسائل سے اپنے دل اعضا کو میلا اور اوہ نکحیا جاوے۔ اور اگر ایسا مال  
مذکرتی تلاش کیا جاوے تو بوجہ محنت اور مشقت کے حاصل نہیں ہوتا۔ اگر اپنی ہاتھ پاؤ  
کو اپاہجوں کی طرح بیکار چھوڑ کر بیٹھے رہیں اور پہلے ایسی تمنا ہی دل میں رکھیں۔ تو  
این خیالست و محالست و محالست و محالست

خیام ایسے مال کے حاصل کرنے کی طرف یوں اشارہ کرتا ہے رباعی

ور دہر کسے بگل عذارے نرسید	تآ بر دلش از زمانہ خارے نرسید
ور شانہ نگر کہ تا بصد شلخ نشد	دنتش بس زلف نگارے نرسید

### خیرات کی روٹیاں

اور اگر محنت و مزدوری سے گریز اختیار کر کر خیرات کی روٹیوں پر ہی اپنی زندگی کا  
دار و مدار رکھا جاوے۔ جیسا کہ آج کل کے کئی ایک ملاؤن۔ پیرزادوں اور مدعیان  
زہد و تقویٰ کا شیوہ ہو رہا ہے۔ تو اس سے نہ صرف ملک اور قوم کو ہی صدمہ پہنچتا ہے  
بلکہ ایسے لوگوں کی خود ہی پر لے درجہ کی تباہی ہے۔ اس مطلب کو خیام نے یوں بانڈھا

### رباعی

از لقمہ فقر۔ ہر کہ پرورد جسد	رو باہ شود۔ اگر چه بودست اسند
گر بے غرضی من مصدق اری	خاصیت نان وقف بخلست جسد

اس مضمون کو جس پر ایہ میں حضرت مولوی معنوی قدس سرہ العزیز نے ادا کیا ہے گویا وہ اس  
رباعی کی تفصیل ہے مولانا رومی

لقمہ کو نور بخشید کمال	آن بود آورده از کسب لال
------------------------	-------------------------

ابِ خویش چون چرخِ کاشد	(۲)	روغنِ کاید چرخِ ماکشد
عشقِ درختِ آید از لقمہِ حلال	(۳)	علم و حکمت ز آند از لقمہِ حلال
جہل و غفلت ز آند از اداں حلال	(۴)	چون ز لقمہِ تو حسدِ بینی دو آ
لقمہِ بحر و گوہرِ شش اندیشہا	(۵)	لقمہِ تخمِ مست و برش اندیشہا
تیغِ را در دستِ ہر بہزن مدہ	(۶)	لقمہِ تخمِ مست و بہرِ شورہ منہ
میلِ خاطرِ سوسے رفتنِ آنجہان	(۷)	ز آند از لقمہِ حلال اندر وہان
در دلِ پاکِ تو در دیدہ نور	(۸)	ز آند از لقمہِ حلال سے مہِ کھضو

### چکنی چٹھی بائین

دنیا کے عوام کا لانعام کارمیشہ سے یہ کلیتہً قاعدہ چلا آیا ہے کہ جب کسی کے پاس دنیا کا مال و دولت ہوتا ہے تو اُس کے یا رنگسار اور مونس غمخوار بننے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر اصل میں وہ ایسے خدار اور نگار ہوتے ہیں کہ جب ان کا مطلب نکل چکا ہے یا ہمارا پائون کسی دنیاوی صدرہ یا حادثے کے باعث پھسل گیا۔ تو چل توں کون اور میں کون ایسے لوگوں سے ہر ایک کو اپنی زندگی میں پالا پڑتا ہے۔ غیام ہی ایسے لوگوں سے انگ ہی رہنے کا اشارہ کرتا ہے

### رباعی

آن بہ کہ درین زمانہ کم گیری دوست	با اہل زمانہ صحبت از دور زکوست
آنکس کہ بجلگی ترا عجب بدوست	چون چشم خرد باز کنی دشمنت اوست

### نوکری

ملازمت جو ایک خمیس ترین پیشہ ہے۔ فی الحقیقت غلامی کی ایک شاخ ہے حالانکہ اُس

حکیم علی الاطلاق نے انسان کی فطرت میں آزادی رکھی ہے۔ انہیں ہے کج کل کے اکثر لوگوں کی طبائع کسب و ہنر پیشہ مثلاً زمینداری۔ سوداگری وغیرہ سے ہٹ کر اسی کی طرف پلٹ پڑی ہیں۔ اور ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ ملازمت سے جھٹلے۔ اولاد کو سکول میں اس لئے داخل کیا جاتا ہے کہ کہیں چارمپیہ کار و زرگار مل جاوے۔ اگر کہیں ایک اسماعیلی خالی ہوتی ہے تو سیکرٹوں و درجہ ستین گذرتی ہیں۔ امیدواروں کے پرے جم جاتے ہیں۔ اور قسم قسم کی سفارشیں اور ناجائز وسائل عمل میں لائے جاتے ہیں۔ یہ طوفان بے تمیزی یہاں تک زور پکچل گیا ہے کہ چھ سات روپے پر اپنے سر کو بیچ ڈالنا بڑے فخر کی بات سمجھی جاتی ہے۔

ایک رشتہ خیر فاضل نے اسکی مثال یوں بیان کی ہے کہ گناہ ایک سوکھی ہڈی کو لیکر اپنی منہ میں چباتا ہے تو جیڑوں سے خون جاری ہو جاتا ہے۔ یہ اس کو مزہ سے چاٹتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ یہ خون ہڈی سے مجھ ملتا ہے حالانکہ یہ اس کے اپنے ہی جیڑوں کا خون ہے۔ نوکری میں قسروں کی دیکھیاں اور حاکموں کی کھرکیاں۔ ماتون کو دن بنانا آنا کی کی بربادی۔ آرام کو حرام کرنا۔ وغیرہ وغیرہ چنانچہ حضرت سان العنیب حافظ شیرازی اس پر یوں قلمطراز ہیں حافظ

کلاہ خوشترست اما بدرسدی ارزد  
غلط گفتم کہ ہر جو بخش لصد گوہر نمی ارزد

شکوہ تاج سلطانی کہیم جان روج است  
بس آسان می نمود اول غم دریا بہ بونے

خیام اس جگہ بند پیش نراغ نہادوں کو نفرت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے۔ اور اپنے کسب و ہنر یا محنت مزدوری کے ذریعہ سے کمائے ہوئے تھوڑے پر ہی قناعت کرنے کا

## سبق دیتا ہے۔ رباعی

یک نان بدو روز گزرتو حاصل مرد	وز کوزہ شکستہ نموے آب سرد
ما سوز کس دیگر چسرا باید بود	تا خدمت چون خودے چرا باید کرد

## دیگر

درد دہر ہر آنکہ نیم نمانے دارد	وز بہر نشست آشیانے دارد
نے خادم کس بود نہ مخدوم کسے	گو شاد بزی کہ خوش بہر نمانے دارد

## صحبت لیجان

خیام کی نہایت قیمتی۔ اور انسان کے دل پر اثر کرنے والی بیشمار مضامین سے ایک یہ بھی ہے کہ نیکون اور عقلمندوں کی صحبت کو تلاش کرو اور نالہوں سے کنارہ کشی کرو۔ اور اس مضمون کو ان دو رباعیوں میں اس طرح بیان کرتا ہے۔

بامروم پاک اصل و عاقل مبین	(۱)	وز نا اہلان ہزار فرنگ گریز
گزر بہر دہد تر آخر دست دینوش		وز نوش سدر دست ناہل بریز
جانم بقد سے آنکہ او اہل بود	(۲)	سرد ز قدش اگر نیم سہل بود
خواہی کہ بدانی پتیسین دوزخ را		دوزخ بجهان صحبت نا اہل بود

خیام کی رباعیات میں زندانہ اور قفلہ پرانہ کلام سب سے زیادہ ہے۔ اور چونکہ شاعری اور زندگی میں ایک قسم کی خوشی اور گمانگت ہوا کرتی ہے۔ پس کوئی شاعر خواہ وہ کس حیثیت اور درجہ کا ہو اس سے شاد و نادر ہی خالی رہا ہوگا۔ ہمیشہ فلک ناہنجار کی سر دھری، اور دون تہمتی، سفیلہ پروری، کی شکایات۔ قاضیوں، مہفتیوں سے

چھٹی چارنگی ہی رہی ہے۔ اور بقول حافظ ”پیوستہ شد این سلسلہ تا روز قیامت“  
گئی ہی رہے گی۔ اس قسم کی چند ایک رباعیات بطور نمونہ لکھی جاتی ہیں جو اہل مذاق کی  
دل چسپی سے خالی نہ ہونگی۔ زندانہ

در سجد اگر چه بانسیز آمدہ ایم	خفا کہ نہ از بہر نسا ز آمدہ ایم
زینجا روزے سجادہ و زودیدیم	آن کہند شد رست باز آمدہ ایم

بادہ نوشی کے بارے میں ہدایات

اگر تادہ خوری تو باخرو متدان خور	یا باصنمے سادہ رخے خندان خور
بسیار مخور۔ و رد مکن فاش مسان	اندک خور۔ و گ کہ خور و پنهان خور

فلک کا سفلیہ پن

با فلک ارجنگ ندارد و عجبست	گر بر سر مانگ نبار و عجبست
قاضی کہ خرید بادہ وقف و فروخت	در در سہ گربنگ ندارد و عجبست

مفتی شہر سے دل لگی

اے مفتی شہراز تو پر کار تریم	با این ہمہ مستی ار تو مشیار تریم
تو خون کسان خوری ماخون زبان	انصاف بدہ کدام خوشخوار تریم

دنیا کی بے ثباتی

خیام دنیا کی بے ثباتی اور ان سب بے چند کو جو انسان کو اپنی زندگی میں سنبر باغ دکھلائی  
دیتے ہیں اور کل شئیء ہا لک الا وجہہ اور ما الحیوۃ الدنیا الا متاع العوڈ

لے خدا کے سوا باقی ہر ایک چیز ہلاک ہو نیوالی ہے لہٰذا اور نہیں ہے دنیا کے زندگی گمروہ کو کا اسباب ۱۲

کے مضمون کو ان مثالوں سے سمجھاتا ہے۔ رباعیات

۱	عمر تو چھ دو صد وہ پچھ صد چہ ہزار گر باد شہی و گر گدائے بازار	زین کہنہ سرا بروں زندت ناچا ابن ہر دو بیک فرخ بود آخر کار
---	--	--

۲	چون حاصل آدمی درین جا دود خورم دل آنکہ شد بطنی آزاد	جز در دودل و دادن جان نیک و آسودہ کسے کہ خود نہ ز ادا زامور
---	--	--

۳	مرغے دیدم شستہ بر بارہ طوس با کلمہ ہی گفت کہ افسوس افسوس	در پیشین نہادہ کلہ کے کا دوس کو ہانگ جرمہا و کجا مالہ کو کوس
---	---	---

۴	آن قصہ کہ بر چہ رخ ہی زد پہاؤ دیدیم کہ بر ننگرہ اشش فاختہ	بر در گہ او شہان نہاوندے رو بہشتتہ ہی گفت کہ کو کو کو کو
---	--	---

### عمر و اور تکبیر

قرآن مجید میں ایسی بیشمار آیات ہیں جن میں غرور اور تکبر کی مذمت ہے۔ یہی دونوں ایسی خراب چیزیں ہیں کہ سینکڑوں برس کی ٹیکسوں کو ایک ہی دفعہ خاک میں ملا تی ہیں سورہ لقمان کے اخیر میں ایک آیت ہے اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْعَيْنُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمُ بِاللّٰهِ الْغُرُورُ۔ ایک جگہ ہے۔ فَمَا يَكْبُرُنَ لَكَ اَنْ تَتَّكِبَ

۱۰۰ بے بیشک اللہ تعالیٰ کا وعدہ سچا ہے۔ پہر دنیا کی زندگی تمہیں دہو کہہ میں دڑا لے اور کوئی دہو کہہ دینا والا تمہیں اللہ کی راہ میں دہو کہہ نہ دے۔ ۱۰۰ پہر کیا ہے تیرے لئے کہ تو تکبر کرے۔

اور کذٰلکَ یَطْبَعُ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ قَلْبٍ مُّتَّكِبًا۔ عمر خیام کا ان آیات پر ایمان ہے  
اور ان آیات کے موافق یوں اپنی رباعیات میں اشارہ کرتا ہے۔ رباعیات

بس خونِ کسانِ کپچہ بیباکِ برنجیت بحسن و جوانی اے پسِ سرسره مشو	۱	بس گل کہ برآمد از گلِ دہ پاکِ برنجیت بس غنچہ نازناشگفتہ بر خاکِ بختیت
	۲	
بامردم نیک بد نمے بائد بود مفتون معاشش خود نمے بائد بود		در باد پیہ دیوود دود نمے بائد بود مغفور فیض خود نمے بائد بود

جو لوگ ظاہری تنگ و شانِ طس طراق اور بڑی بڑی عمارات پر اترتے ہیں۔ قرآن مجید  
اُن کو اس طرح پر ہدایت کرتا ہے۔ کہ پہلے لوگوں نے تم سے زیادہ ساز و سامان ہم پہنچا  
اور بڑی بڑی عمارات بنائیں مگر وہ سب کی سب یہیں بڑی رہیں۔ پہر اترنے کی کوئی وجہ  
نہیں ہے قرآن مجید میں لکھا ہے

اَوَّلَ مَا سِیرُوا فِی الْاَرْضِ  
فَیَنْظُرُوا کَیْفَ کَانَ عَاقِبَةُ  
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ کَاوُفًا  
اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَاَنْ اَرَادُوا حِثًّا  
وَعَمْرُوْهَا الَّذِیْ مَعَهُمْ ذٰلِکَ  
کَمْ تَرَ کُوْمًا مِنْ حِمَّتٍ

کیا نہیں سیر کی انہوں نے بیچ زمین کے پس یہیں  
کہنہ ذکر ہوا آخر کام اُن لوگوں کا جو اُن سے پہلے تھے  
وہ قوت میں اُن سے زیادہ تر تھے۔ انہوں نے زمین  
کو پھاڑا۔ اور باہر کیا اُس کو زیادہ اوس سے کہ انہوں  
نے اُس کو آباد کیا۔  
بہت چھوٹے گئے باغ اور چشمے اور کھینٹیاں اور گھر

لہ اور اسی طرح پر اسد تعالیٰ مہر کرتا ہے ہر ایک جبر کرنے والے تکبر کرنے والے کے دل پر۔

<p>خاصے اور گذران بارفاہت کہ اس میں محفوظ تھے اسی طرح ہوا۔ اور وارث کر دیا ہم نے ان چیزوں کا ایک اور نوم کو۔</p>	<p>وَعَبَّوْنَ وَذُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ وَلَعَمْرَةٍ تَكُونُ أَفِيهَا قَاكِرِمْ كَذَلِكَ وَأَدْرَسَتْهَا فَتَرَى الْخَرِيْبَ كَذُوْغَانِ يَتِي</p>
<p>عمخیم ان پاک آیات کی متابعت میں اس طرح پر لکھتا ہے۔ رباعیات</p>	
<p>مغرور مشو بدولت وہ روزہ امروز سبوشکست و فردا کوڑہ</p>	<p>گر اسپ و براق ست و گر فیروزہ از قہر فلک ہیج کسے جان نہ</p>
<p>دیگر</p>	
<p>بر عمر کہت حاصلش افانہ بر رگد زریل چہ سازی خانہ</p>	<p>غزہ چہ شوی بسکن و کاشانہ ہم خواب بادی و تو افروزی شمع</p>
<p>لا لیل اس دنیا میں ایسی بڑی بلا ہے کہ اچھے خاصے عقلمندوں کے ہاتھوں میں تنگیوں اور پائٹوں میں بیہوشی اور طوفان آدہ آسمان تک اڑتے ہوئے مرغ کو ہوا سے خاک میں گرانہ چھلیوں اور حشرات الارض کو زری و خشکی سے نکال باہر لانا۔ اس کے بائیں ہاتھ کا کتب ہے۔ اسکی مذمت میں ہزاروں کتب بھری پڑی ہیں۔ خیم کہتا ہے رباعی</p>	
<p>اونیک بیزمانہ بگسل پیوند ہم بگسلد و نمائند این روز خند</p>	<p>کم کن طمع از جہان بیری خزند خوش باش دے چنانکہ این روز فلک</p>
<p>وقت کی پابندی اچکل بٹے بٹے جاو تو تم نامہ نگار اور فاضل اویہ وقت کی پابندی پر کچھ دیتے ہیں اور اسٹیکل</p>	

کہتے ہیں، خیام نے بمصدق خیر الکلام مقل قول ان باہیون میں اس مضمون کو ختم کر دیا ہے

۱	امروز ترا دسترسِ فردا نیست ضائع کن این دمِ اردولتِ نمیشد آ	۱	واندیشہٴ فردات بجز سو سو نیست کین باقی عمر را بہا پس نیست
۲	اسے مرد خرد حدیثِ فردا ہوسٹ امروز چنین ہر کہ خرد مند کس است	۲	در دہر زون لاف سخنہا ہوسٹ دانند کہ ہمہ جہان چنین یک نفس است
۳	ہنگامِ سفیدہ دمِ خرد کس حوری یعنی کہ نمودند در آئینہٴ صبح	۳	وانی کہ چرا ہی کس در نوہِ گری از عمر شبے گذشت و نوبے خبری

خیام کی - شراب کے کونسی مشراب مراد ہے

خیام پر جو ایک ایسا بھاری الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ کسی کے مٹھائے اٹھ نہیں سکتا بلکہ خود ہی وہ اقبال ہے۔ بادہ نوشی کی تائید ہے۔ گروہ اپنے تئیں حضرت محمد رسول صلعم کا پیرو تئیں کرنا اور اپنے مرغوبِ نظم میں اس شراب کے لفظ سے طہر مراد رکھتا ہے جو حضرت علی رضی کریم اللہ وجہہ حوض کوثر سے پلائے ہیں گے۔ رباعی

اسے دل سے موشوقِ کین در باقی .	سالوسن ہاکن و مکن ز رزاقی
گر میر و احمدی خوری جامِ شراب	انان حوض کہ مرقعناش باشد ساقی

غرض کہ ان تک لیکر کچھ طول دیا جاوے ہزاروں گوہر شاہوار اور لاکھوں لالی آبدارانِ باغیا میں بھرے پڑے ہیں۔ جو ایک سے ایک بہتر اور ایک سے ایک بڑھ کر ہے۔ اور وہ کعبین نور نہیں ہیں صرف ایک صفحے کے پٹنے کی در ہے۔ **واخص حو لنا اے اللہ سر البعلمین ۵**  
ملقہ مسکین امام الدین۔ گوہر منٹ پشتر تفریح کوہرت پنجاب

دیکھو صواب!

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## رباعیت سائیم خیم مَدَنِی حَکْمِ فِی الْفَا

	۱	
<p>غیر از تو کہ می رسد بفریاد مرا؟ سوائے کہ تو م کہ می کنی مشاد مرا؟</p>		<p>ساقی! بکرم تو می کنی یاد مرا گردنم دل تو دستگیر نشوی</p>
<p>پر کن کہ دے حضور بخشید ہم را آن کس کہ مے طهور بخشید ہم را</p>	۲	<p>ساقی قدری که نور بخشید ہم را خوش باش که ہم به بخشید آرایش ما</p>
<p>دیدار تو خورشید صبح است مرا خوشتر دینار عمر نوح است مرا</p>	۳	<p>ساقی مے لعل تو تیرج است مرا بر خیز که در پائے نومردن نفسی</p>

	۴	
ایام بکا بے نرسا اندارا ایزدند ہر حلال ابلدیس - نگر		وز دوست پہلے نرسا اندارا کو ہم بجا سے نرسا اندارا
	۵	
عشاق بدر کہنت اسپر ندیا ہر چہ رو جفا کہ کردہ معذوری		بدخوی تو بر تو نگیب ندیا نان پیش کہ عذرت نیندیر ندیا
	۶	
اند سحرے ندا ز میخانہ ما بر خمینہ کہ پر کنیم پمانہ نئے		کا سے رند خرابانی دیوانہ ما از ان پیش کہ پر کستند پمانہ ما
	۷	
گرے نخوری طعنہ مزین تان را نوفخ بدین کنی کہ من سے نخورم		اگر دست دہد تو بہ کیم بزدان را صد کار کنی کہ سے غلام ست آن را
	۸	
مردان نبود کہ خلق خوار شد اورا زندے کہ نمود و سے دستے بجوم		وز بیم بدی نیک شمارند اورا زندان ہمہ پشت دست وازند اورا
	۹	
چون آب و گل آفرید صانع مارا پیوستہ ندمے مرا سہمے من کنی		کہ وہ بغیم زمانہ قانع مارا نمود دست تہی بست ملن را

	۱۰	
چون عہدہ نئے ٹنود کسے فردا را مے نوش بنور ماہ - اے ماہ کماہ		حالے خوش کن تو این دل شیدا را بسیار بتانہد و نیسا بہ بارا
	۱۱	
اے کر وہ ز لطف و مہر تو صنع خدا بزم تو بہشت است و مرا جز مے نیست		در عہد ازل بہشت و دوزخ بر پیا خوب است کہ در بہشت مے نیست مرا
	۱۲	
بت گفت پر بت پرست کاے عابدیا برا بجا مال خود تجلی کر دست		دانی زچہ رُوئے گشتہ ساجدیا آن کس کہ زشت ناظر و شاہد ما
	۱۳	
بردست کیجے تیج جو ابست مرا پیوستہ دل خصم کبا بست مرا		کزوے ہمہ سال نفع یا بست مرا وز کلمہء او جام شراب بست مرا
	۱۴	
دانی کہ چہ مدتے تے دلبریا خود کس نفس سنی دینرسی ہرگز		با این چہتے نرفتے از بد ما تا بے تو چہاے گذر دیر سیا
	۱۵	
مے قوت جسم قوت جان ست مرا دیگر طلب دُنیا و عقبے انکس م		مے کا شفقِ امرا رہبان است مرا یک جُرحہ پیر از ہر دو جان است مرا

	۱۶	
از آتش ما و دود کجا بود این جا آن کس که مرا نام خسرانی کرد		وز مایهٔ ما شود کجا بود این جا در اصل خرابات کجا بود این جا
	۱۷	
بر خیز و بیاینا بر افسه دل ما یک کوزهٔ می بیاز تا نوش کنم		حل کن بحال غوشتن مشکل ما ز ان پیش که کوزه کنند از گل ما
	۱۸	
چون فوت شوم باده شوئید مرا خواهید بر روز حشر بایید مرا		تلقین ز شراب و جام گوئید مرا از خاک در میگرد بگوئید مرا
	۱۹	
از باد عذاب لعل - شد گوهر ما از بس که می خوریم می بر سر می		آمد به فغان ز دست ما ساغر ما مادر سر می شدیم می در سر ما
	۲۰	
خرم نبود دل پر از غم را من تلخی عالم - بتو خوش می کردم		هجر تو حزین کرده دل خست مرا با تلخی، محبت چکنم عالم را
	۲۱	
هر چند که رنگ دیو می زیباست مرا معلوم نشد که در طرب خانه خلق		چون لال رخ و چوسر و بالاست مرا نقاش من از بهر چه آر است مرا

	۲۲	
بر دولت او دین بند از بہر خدا گیرد اجلس دست کہ بالا پیاء		عاقل بچہ امید- درین شوم سرے ہر گاہ کہ خواہد کہ نشیند از پا کے
	۲۳	
دم در کش و در کار خدا کن مارا رُو چارہ دیدہ کن رہا کن مارا		اے خواجہ ایکے کام روا کن مارا - رہت رویم لیک تو کج بینی
	۲۴	
دیوانہ و شوریدہ و مسوا باوا چون ست شویم ہر چہ باوا باوا		عاشق ہمہ روزہ ست و شیدا باوا در ہوشیاری غصہ ہر چیز خوریم
	۲۵	
در رحمت خود بندہ نیاز خستہ کز طاعت خلق بے نیاز خستہ		ساقی! قدحے کہ کار ساز خستہ مئے خوریہ بہار و بار طاعت مفروش
	۲۶	
بشکن بست ما بوا ہوسان بہر خدا مارا بوصول خود رسان بہر خدا		ساقی! نظرے بہر بکیان بہر خدا ما ما ہی مردہ ایم تو آب حیات
	۲۷	
کہ گاہ نہ بردوام خوانند اورا کاندر ہمہ جا مدام خوانند اورا		قرآن کہ بہین کلام خوانند اورا در خط پیالہ آیتے روشن بہت

	۲۸	
خوشتر ز دل و دیدہ و جانی تو مرا صد بار عزیز تر ازانی تو مرا		اے آنکہ گزیدہ جہانی تو مرا از جان صناعت عزیز تر چیزے نیست
	۲۹	
وز پرودہ باین دست کہ آورد ترا؟ چون باد ہی جست کہ آورد ترا؟		امشب بر ما مست کہ آورد ترا نزدیک کسے کہ بے تو در آتش بود
	۳۰	
خواہی ز وصال شادمان داورا زانسان کہ دولت خواست چنان داورا		خواہی ز فراق در فغان داورا من بانو نگویم کہ چنان داورا
<b>ردیف حرف (ب)</b>		
وز گدیش دوران سرو سامان مطلب باورد بس از و بیج در مان مطلب	۱	اے دل نزد مانہ رسم احسان مطلب در مان طلبی در دو نوافزون گردد
	۲	
وز غایت مجرمی شوم مست و خراب زین طبع چو آتش و سخناے چو آب		روزے کہ بدست بر نہم جام شراب صد معجزہ پیدا کنم اندر ہر باب
	۳	
آید ز تراب چون روم ز بر تراب از برے تراب من شود مست و خراب		چندان بخورم شراب کین بوی شراب تا بر سر خاک من رسد خمورے

	۴	
جان و دل جام و جامہ در پینِ شراب آزاد ز خاک و باد و ز آتش و آب		ماوے و معشوق درین گنجِ خراب فارغ ز امید رحمت و بیمِ عذاب
	۵	
جان و دل و دین و عقل بر یون شراب بنیادِ نہادِ فغانہ مانندِ حجاب		مائیم و مئے و مطرب و این گنجِ خراب سرورِ سرے کردہ و مئے و سرے مئے
	۶	
باشد کہ بجوئے رفته باز آید آب بود از پس مرگ ماچہ دریاچہ سرباب		با بط می گفت ماہی دیزبِ تاب بط گفت کہ چون من تو گشتیم کباب
	۷	
بہ زان باشد کہ دیگران را بر لب پاسے من و جستنِ دصالتِ شہمہ		بر پاسے تو بوسہ و ادن اشبحِ طرب دستِ من و دامنِ خیالتِ ہر روز
	۸	
کین عمر گذشتہ در نیابی - در یاب تو نیز شب و روز ہمین نوشِ شراب		روزے کہ دو مہلت است منجورے تاب دانی کہ چہاں رو بہ خرابی وارد
	۹	
جان کردہ فدایے لبِ خندانِ شراب ہم بر لب ساغر آمدہ جانِ شراب		مائیم نہادہ سر بفرمانِ شراب ہم ساتی و ما - حلقِ صراحی در دست

	۱۰	
در کوئے نیاز هر دله را در یاب صد کعبه آب و گل بیک دل نرسد		در کوئے حضور مقبلے را در یاب کعبہ چہ روی پرودے را در یاب
<b>مرکب حرف (ت)</b>		
۱	امشب که حضور یار جان افروخت گو شمع بمیرد مہ فسد و شو کہ مرا	بختم بخلاف دشمنان فیروزست آن شب کہ تو در کنار بائی رودست
۲	چون کار نہ ہر ما و ما خواہد رفت پہوستہ نشسته ایم در حسرت آنک	اندیشہ و جہد ما کجا خواہد رفت دیر آمدہ ایم و زود می باید رفت
۳	چون آتش سو داء تو جزو دنداشت در جہنم وصل تو بسے کوشیدم	مسکین دل من امید بہیو دنداشت چون نجات نہ بود کوششم سو دنداشت
۴	اسے دلبر مہ طلعت خورشید صفات در بلع زخمت بنفثہ می بایست	از لعل لبیت یافته یا قوت زکات آن نیز بر آید از لب آب حیات
۵	ساقی! نظر کدول خوش از دیدن ناگفتہ دست ضمیر ما میداند	جان شاد ز خوشہ چینی خرم است جام بسم عاشقان دل و شکر است

	۶	
گر دانمکہ مرا دوک کسان باید شربت کہہ رفت بدوزخ و کہ آمد ز بہشت		من بسے رمضان ہی خورم برکت گوئی تو کہ ہر کہے خور و دوزخ است
	۷	
یک لختہ ز عمر خویش ضایع نگذاشت یا راحت خود گزید و ساغر بر داشت		ہر کو در تے ز عقل در دل بنگاشت یا در طلبِ رضاے یزدان کوشید
	۸	
ایزد و اندر گل مرا از چہ سرشت نہ دین و نہ دنیا و نہ امید بہشت		نہ لایقِ مسجدیم و نہ خور و بہشت چون کافر و رویشم و چون توحید تر
	۹	
دانند لیشہ من بجز مناجات تو نیست دانند ذات تو جدا ذات تو نیست		کہنہ خردوم در خور اثبات تو نیست من ذات ترا بواجبی کے دانم
	۱۰	
دانست ز فعلِ ماچہ برخواہد نجات پس سو خلق قیامت از ہر چہ است		یزدان کہ گلے وجود ما می آراست بے حکمش نیست ہر گناہے کہ است
	۱۱	
چون نیست ہر چہ بہت نقصان و آن کار کہ ہر چہ نیست در عالم		چون نیست ہر چہ بہت جزا و بدست پندار کہ ہر چہ بہت در عالم نیست

	۱۲	
این جملہ مراد ہم ترا گشتہ بہشت کہ رفت بدوزخ و کہ آند بہشت؟		جامے و مئے و ساقے بر لب کشت مشو سخن بہشت و دوزخ از کس
	۱۳	
در بے خبری مرو۔ چہ ہشیار چہست نواں بامید شک ہمہ عمر نشست		چون نیست حقیقت یقین از دست بان تانہ ہم جام مئے از کف دست
	۱۴	
در نور نمی رسد مرانار بس است ناقوس کلیبیاؤ ز تار بس است		گر گل نبود نصیب ما خار بس است گر سبہ و سجادہ و شخصے نبود
	۱۵	
بشکستن آن روانی وار دست از مہر کہ پیوست و بقر کہ شکست		اجزائے پیالہ کہ در مئے پیوست چندین ہر دست مے پازنی از دست
	۱۶	
واند لیشہ فردات بجز سود نیست کین باقی عمر را بہا پیدا نیست		امروز ترا دسترس فردا نیست ضائع کن این دم ادلت نشید است
	۱۷	
بے دادگری عادت ویریدت بس گوہر قیمتی کہ در سبتہ نیست		اے چرخ فلک خرابی از کیدہ نیست اے خاک اگر سینہ تو بشکافتند

	۱۸	
آن بیت کہ دلم ز بہر او زار شدست من در طلبِ علاجِ خود چون گو شدم		او جائے و گر بغم گرفتار شدست چون آنکہ طبیبِ ماست بیمار شدست
	۱۹	
ہر دل کہ در وہم و محبتِ بشرت در دفترِ عشقِ نامِ ہر کس کہ نوشت		گر ساکنِ مسجدِ است و رہا ل کفشت آزاد ز دوزخِ است و فارغِ کوششت
	۲۰	
دورے کہ درو آمدنِ در فتنِ ماست کس می نزند وے درین معنی سرت		آن را نہ بدانت نہ نہانت پیدا کین آمدن از کجا و رفتن بجا است
	۲۱	
ساقی چو زمانہ در شکستِ من توست گر ز آنکہ میانِ من و تو جامِ من است		دنیایا بسرا چہ نشست من و توست می دان یقین کہ حق بدستِ من است
	۲۲	
ما کا فر عشقِ ایم و مسلمانِ دگر است از ما - مٹخ زرد و جگر پارہ طلب		مایورِ ضعیفِ ایم و سلیمانِ دگر باز از چہ نصبِ فروشانِ دگر است
	۲۳	
مے خوردن و شاد بودنِ آئینِ من است گفتم بعبوسِ دہر کا بین تو چیست		فلخ بودن ز کفر و دین - دینِ من است گفتا دلِ خسرم تو کا بینِ من است

۲۲	راز از همه ابلهان نہان بآید چشم از همه مردمان ہمان بآید		بیز از ہمہ ناکسان نہان بآید بنگر کہ بجانِ مردمان می چسبندی
۲۵	گفتن نتوان ز آنکہ وبالِ سیر است گفتن نتوان ہر آنچہ در خاطر است		اسرارِ جہان چنانکہ در دفتر است چون نیست درین مردم نادان
۲۶	نہ نیز رجب کہ آن مہِ خاصِ سداست ماہِ منیٰ رمضان خوریم کاغذِ خاصہ ما		گویند کہ مئی بہ ماہِ شعبان رو است شعبان و رجب ماہِ خداوند و رسول
۲۷	چون مست شوم در خردم نقصان من بندہ آنکہ زندگانی این است		چون ہیشیاریم ز من طرب پنهان است حالے مست میانِ مستی و ہیشاری
۲۸	پیر کن قدرے گر چہ تزا در و سمر است بشتاب کنون کہ عمر من در گذر است		زان بادہ کہ عمر را حیاتے و گریست بر نہ بگفم کہ کارِ عالم سمر است
۲۹	باقصہ کارِ خویش مشکل شودت تا خوش دلی تمام حاصل شودت		ہر کہ غمے ملازمِ دل شودت حالِ دلِ دیگرے بباید پرسید

	۳۰	
در چشم مُعْتَقان چه زیبا و چه زشت پوشیدن بیدلان چه اطلس چه پلاس		منزل که عاشقان چه دوزخ چه بهشت زیر سبز عاشقان چه بالین و چه تخت
	۳۱	
عمر بے گل و بادہ فرستیم گشت از منے چون شد بیسج مُرادم حاصل		یک کارِ من از دو در جهان است گشت از هر چه گذشتیم گدشتیم گدشت
	۳۲	
بسیار بگشتیم بگرد و دشت از کس نہ شنیدیم کہ آمد زین باہ		اندر ہمہ آفاق بگشتیم بگشت را ہے کہ برنت راہر و باز بگشت
	۳۳	
لعل تو منے نداب ساغر کا نست آن جام بلورین کہ ز منے خندانست		چشم تو پیالہ و شرابشن جانست اشکے ست کہ خون دل ز رو پہنانست
	۳۴	
بر طرزِ سپہرِ خاطر مَرُورِ نخست پس گفت مرا معلّم از علم و درست		لوح و قلم و بہشت و دوزخ می بہت لوح و قلم و بہشت و دوزخ با ست
	۳۵	
بسیار بگشتیم بگرد و دشت در ناخوشی زمانہ بارے عسرم		یک کارِ من از گشت ہی نیا گشت گر بد گدشت بارے ناخوش گدشت

۳۶	<p>زین تعبیه جان چرخ کس آگاه نیست افسوس که این فسانه ہم کوتاہ نیست</p>	<p>در پرودہ آسرا رنکسے را راہ نیست جز در دل خاک چرخ منزل گہ نیست</p>
۳۷	<p>گو یاز لب فرشته خوسے رستہ است کان سبزہ ز خاک لالہ روے رستہ است</p>	<p>ہر سبزہ کہ بر کنار جوے رستہ است پا بر سبزہ با بخواری نہ نہی</p>
۳۸	<p>وین عمر گر زیر پاشے چون سیماست در یاب کہ آتش جوانی آب است</p>	<p>منے و کف من نہ کہ دلم در تاست یرخیز کہ بیداری دولت خواہست</p>
۳۹	<p>زیرا کہ درین راہ کسے نیست دورت امر و زچودی شناس فرما چو سخت</p>	<p>در دہر بر نہال تحقیق کمر بست ہر کس نودہ دست عجز در شے بست</p>
۴۰	<p>با اہل زمانہ صحبت از دور کوست چون چشم خورد باز کہی شومنت او</p>	<p>آن بہ کہ درین زمانہ کم گیری دوست آنکس کہ ترا بہ جلگی تکبیر بست</p>
۴۱	<p>حیران شدہ در چہار پنج و شش ہفت نوش باشن ندانی بجا خواہی رت</p>	<p>اے آمدہ از عالم روحانی تفت منے خور کہ ندانی از کجا آمدہ</p>

۴۲	<p>نومید نیم - چوبت پرستان ز کشت مئے خواہم و محشوق - چہ دوزخ چہ بہشت</p>	<p>ہر چند کہ از گناہ بد بختم وز شست آتا سحرے کہ میرم از مخموری</p>
۴۳	<p>چون در کف شاہد غلامت خوشست دیر سیت کہ تا ہر چہ حرامت خوشست</p>	<p>مئے گر چہ پشیر غزشت نامت خوشست تلمخست و حرامت و خوشم می آمد</p>
۴۴	<p>ہرگز ویدی کسے کہ جاوید ز سیت با عاریتی - عاریتی بائد ز سیت</p>	<p>چندین غم مال و حسرت دنیا سیت این یک لذتے کہ در ذمت عاریت سیت</p>
۴۵	<p>و آن دم کہ بود اذنا النجوم امگدشت گویم صنما ہاتے ذنب تکت</p>	<p>روزے کہ شود اذنا السماء اشقت من و امین تو بگیرم اندر عرصات</p>
۴۶	<p>در سر برو دوزخیر بقصیر تو نیست چون نیک و بد جهان بند بر تو نیست</p>	<p>گر کار تو نیک است بند بر تو نیست تسلیم و رضا پیش کن و شاہ زری</p>
۴۷	<p>یک بار بیا این چہ بے چارگی است در کار بنو دین چہ غم خوارگی اسند</p>	<p>چون مردن تو مردن بجا باری است خونے و نجاستے و مہشتے رگ و پوستے</p>

	۴۸	
در دهر زدن لاف سخنها هست واندر که همه جهان چنین یک نفس است		اے مرد خرد حدیثِ فردا هست امر و زچنین - هر که خردمند گشت
	۴۹	
در کوره غم قتل و ناگاه نیست دلالِ قضا بر ایگانش بفرخست		خیام که خیمه بائے حکمت می خست مقراض اجل طنابِ عمرش چو برید
	۵۰	
آن وجه منست گرچه نامش نیست دراعه و دستار نه مریم رشت است؟		در روی زمین اگر مرا یک خست است گوئید ترا وجه منست فردا نیست
	۵۱	
بان تانہ نہی تو روزِ آدینہ زوست جبار پرست باش نہ روز پرست		یک ہفتہ شراب خوردہ باشی پیوست در مذہبِ ماشنبہ آدینہ یکست
	۵۲	
زلفِ صنم و ابروئے جانانست آنگشتِ وزیرے دسر سلطنت		خارے کہ بزیر پائے ہر میولت است ہر خشت کہ بر کنگرہ ایوانست
	۵۳	
در موت ہم اسرار الہی دانست فردا کہ ز خود روی چه خواہی دانست		دل سر حیات را کماہی دانست امر و ز کہ با خودی ندانستی با سچ

۵۴	از من خبرے کہ مینوا خواہی رفت می دان کہ چہ میکنی - کجا خواہی رفت	گر از پے شہوت و ہما خواہی رفت بنگر چہ کسی و از کجا آیدہ
۵۵	شادی و غمی کہ در قضا و قدر است چرخ از تو ہزار بار بیچارہ تر است	نیکی و بدی کہ در ہنہا و بشر است با چرخ مکن حوالہ کا نہ ررہ عقل
۵۶	در بندہ سز زلف نگارے بود است وستے ست کہ در گردن یارے بود است	این کوزہ چمن عاشق زارے بود است این دستہ کہ در گردن اومی تہی
۵۷	در خوردنِ غم فائدہ بیش و کم نیست غفران ز بركے گنہ آیدہ پس غم چیست	خیام ز بہر گنہ این ماتم چیست آن را کہ گنہ تکر و عطف ان بزر
۵۸	ایمن نشین کہ تیغ دوران تیز است ز ہزار فر و مہر کہ ز بہر آمیز است	ہش دار کہ روزگار رشور انگیز است در کام تو گر زمانہ نوزینہ نہد
۵۹	روز و در از عمر من و تو بگذشت روزے کہ نیاید سنت روزیکہ گذشت	چون آب بجز نیار و چون باد بہشت تا من باشم غم دو روزہ نخورم

	۶۰	
اسودہ درین جہان نمی دامنم کیست پس فائده در جہان بے فایده چیست		طاس فلک از پیش دل آرائے تہی است ایمن نفسے در مرگ می نتوان بست
	۶۱	
این حرج فرومایہ مرادست بہست نمے کہ مرایے مئے معشوقہ گذشت		تا باز شناختم من این پائے زومت انفوس کہ در حساب خواہند بہناد
	۶۲	
بانیک وہرے زمانہ می باید بہست ہر نقش کہ پیدا شود آن باید بہت		از ہرزہ بہر ورے نمی باید بہت از طاسک حرج و کعبتین تقدیر
	۶۳	
بد کے کند آنکہ نیکی اش عادت بہست با دشمن اگر نیک کنی گردو دوست		با دشمن دو دوست - فعل نہیو نیکوست با دوست چو بد کنی شود دشمن تو
	۶۴	
از اہل بہت کردیاد و فرخ بہت این ہر سہ مرانقد و نترانسیہ بہت		من بیچ ندانم کہ مر آنکہ بہت جائے دہنتے و بر بطلے - بر کشت
	۶۵	
زان سنے کہ گل لفظ را بہت بہت در یاب کہ بیداری دولت خواہت بہت		در وہ سپر آن سنے کہ جہان آہست بنتاب کہ آتش جوانی آب بہت

۶۶	<p>چاروبِ طربِ فاوذا ناپاک بُرفت مئے خور کہ بعمر مات می باندُ خفت</p>	<p>با مادرم قلب نمی گرد و جفت پیرے ز خرابات برون آدگفت</p>
۶۷	<p>سلطان روح است و منزلش دارِ فنا از پانگند خیمه که سلطان برخواست</p>	<p>خیام تمتت پی خیمه می ماند رست فراش اجل ز بهر دیگر منزل</p>
۶۸		
	<p>اگر بر سر مانگ بنا و عجب است در دگر رسه گر بنگ ندار و عجب است</p>	<p>با مالک از جنگ ندار و عجب است قاضی که خرید باد و وقف و فروخت</p>
۶۹		
	<p>دانند که هر آنچه آمد از جان کوی است کوین ز هر چه می رود بکنی است</p>	<p>هر جان شریف کوشناسی نهی است چیزے که بامی رسد او حکم شسته است</p>
۷۰		
	<p>از بهر چه او فکندش اندر کم و کاست در نیک نیامد این صغر عیب چراست</p>	<p>دارنده چونز کبیب طلب آست گر نیک آد شکستن از بهر چه بود</p>
۷۱		
	<p>بر خیز و بجام دباوه کن عزم دست فردا همه از خاک تو بر خواهد ریست</p>	<p>چون ابر به نور و زرخ لاله شست این سبزه که امروز تماشا گزست</p>

<p>۴۲</p> <p>بایک دوسہ تازہ کعبتے حوریت آسوؤر مسجد راند و فانی زکشت</p>	<p>۴۲</p>	<p>فصل نکل و طرف جو بنا و کشت پیش آرقح کہ بادہ نشانِ صبح</p>
<p>۴۳</p> <p>آسایش جان و دل مجروح نواد در بادہ گریز کشتی نوح تو اوست</p>	<p>۴۳</p>	<p>مئے خور کہ مدام راحتِ روح تو اوست طوفانِ غم اردرائد از پیش و پشت</p>
<p>۴۴</p> <p>نے بہر فساد و ترکِ دین اوست کئے خوردن و مست بود نم زین کشت</p>	<p>۴۴</p>	<p>مئے خوردنِ من نہ از برائے طربت خواہم کہ بے خودی برارم نفسے</p>
<p>۴۵</p> <p>فرزاند و رو خراب اولیٰ تربت زان پیش کہ در خاک وی باو بست</p>	<p>۴۵</p>	<p>دنیاد مقام گشت و نہ جائے کشت بر آتشِ غم ز بادہ آبی می زن</p>
<p>۴۶</p> <p>وین رفتن بے مراد عنے بہت در کاند وہ جہان بے فرو خواہم کشت</p>	<p>۴۶</p>	<p>چون آمد نم بمن نہ بد رو بخشت برخیز و میان بہ بندائے ساقی چشت</p>
<p>۴۷</p> <p>من می گویم کہ آب انگوڑ خوش است کاوازِ ذہل «برادر» از دور خوش است</p>	<p>۴۷</p>	<p>گوئند مرا - چوسور با حور خوش است این نقد بگیر و دست از نسبہ ہار</p>

	۷۹	
در فصل بہار - اگر بتِ حور شرشت گر چہ زیر ہر کس این سخن باشد زشت		پرمئے قدح و ہدم از لب کشت از سگ بترم اگر کنم یاد بہشت
	۸۰	
مئے نوش کہ عمر جاودانی اینست ہنگام گل و گلست و یاران مست		خود خاصیت از دور جوانی اینست خوش باش دے کہ زندگانی اینست
	۸۱	
اے دل چو نصیب تو ہمہ خوش شد اے جان تو درین تنم چہ کار آمدہ		احوال تو ہر لحظہ و گرگون شد نیست چون عاقبت کار تو بیرون شد نیست
	۸۲	
اے مئے! لب لعل یاری دار بست زان شد ز مئے لالہ - قبح بزخوردار		زان رو کہ شکر ف داری این کار بست کاورد بخون دل لب یار بست
	۸۳	
عشق ار چہ بلاست آن بلا حکم خدا چون نیک و بد خلق بہ تقدیر خدا		بر حکم خدا ملامت از خلق چہ است پس روز - پس حساب بر بندہ چہ است
	۸۴	
آباد خرابات ز مئے خوردن است مگر من نکم گناہ - رحمت چہ کند؟		خون دو ہزار توبہ در گردن است آرایش رحمت - از گناہ کردن است

	۸۵	
در ہر دشتی کہ لالہ زار کے بود ہر برگ بنفشہ کہ زمین می روند	آن لالہ زخون شہر یار کے بودست خالے ست کہ بر رخ بخار کے بودست	
	۸۶	
با ما نگذارند دے یارانت خورشید تو بر روزن ما چون آفتد	عمخوار شد م زودست غمخوارانت کز زوہ فز و دست هوا دارانت	
	۸۷	
چون دی و پری ما بہ بیکار گذشت امروز با نچہ می رسد خوش می باش	شادی و غم و محنت و تمار گذشت کین سہر چنانچہ آما از کار گذشت	
	۸۸	
از گردش چرخ ہیچ معلوم نیست ہر چند بکار خویش درمی نگرم	جز در بیخ زمانہ ہیچ مرسوم نیست عمر کے بگذشت و ہیچ مفہوم نیست	
	۸۹	
پیش از من و تو۔ لیل و نہار کے بود ز نہار قدم بجاک آہستہ نہی	گردندہ فلک براے کار کے بودست کان مردک چشم نگار کے بودست	
	۹۰	
در بزم خرد۔ عقل و لیل سرہ گفت گزیان اہلے گفت کہ مے ناسرہ است	از روم و عرب میمنہ و میسرہ گفت من کے شنوم چونکہ خدائش سرہ گفت	

۹۱	<p>جُزور و تُوے تو نیست در جهان آبِ تیا مقصود توئی در محبتِ صلوات</p>	<p>ساتی قدحے کہ بہت عالمِ ظلمات از جان و جهان و ہر چہ در عالم بہت</p>
۹۲	<p>در مشرب بے معرفان مصیبت مقصود ز آدمی - ہمیں معرفت بہت</p>	<p>ساتی! مئے معرفت مرا کہہ سیت بے معرفت آدمی - چہ کار آید؟ بیچ</p>
۹۳	<p>در کوئے تو صد کعبہ جان در طرے بہت ور در رہ کعبہ ہم ہمیرم شرف بہت</p>	<p>ساتی! فلک از بحر عطائے تو کھئے بہت در کعبہ جان - ز بے شرف - گد برسم</p>
۹۴	<p>جان شاد ز خوشہ چینی خرمین شست جامِ حجم عاشقان - دل و شن شست</p>	<p>ساتی! نظرے کہ دل خوش از دیدن توست باگفتہ دلت ضمیرِ مای داند</p>
۹۵	<p>بسیار گشت مت و دگر خواہ گشت مانیز چو دیگران رسیدیم و گد گشت</p>	<p>این گنبد لاجوردی و زرین طشت یک چند ز اقتضاء دورانِ قضا</p>
۹۶	<p>در وقت خود - او بز رگوارے بود کان دست کریم شہسوارے بود</p>	<p>این خاک بردہ - از خواجہ - بخارے بود ہر جا کہ قدم نہی یقین نمی سپدار</p>

	۹۷	
یک جرعه سے زلمک کا دس بہت ہر نالہ کہ رند کے بسحر گاہ زندہ		وز سخت تباہ ملکِ طوس بہت از طاعت زاهدانِ سالوس بہت
	۹۸	
زخمِ بخرابات بایمانِ دُرشت شاگردِ خرابات زبِ نامی من		ز نازِ مغان را بمیانِ بستم چست زخمِ بد را کند و خراباتِ بست
	۹۹	
بتِ خانہ و کعبہ خانہ بندگی است محرابِ دکلیا و تسبیحِ صلیب		تا قوسِ زون ترانہ بندگی است حقا کہ ہمہ نشانہ بندگی است
	۱۰۰	
ساتی! قدحے کہ کارِ عالمِ نفسست خوش باش ز ہر چہ پیشت آید ز جهان		گر شادی از و یک نفس - آن نیز ہے ہرگز نشود چنان کہ دلخواہ کست
	۱۰۱	
ساتی! منے ما ز عارضِ پُرخوستے سرِ چشمہ فیضِ جِذلبِ لعلِ تو نیست		چشمِ نرسد کہ چشمہ اور پے شست صد خضر و صبحِ جرعه نوشِ منے تست
	۱۰۲	
ساتی! دلِ ما سوختہ از مشتاقی است جانِ وادنِ امیدست مراد و عقد		باز آدکِ طبیبِ دروستانِ ساتی است تا جانِ بو دمِ امید واری باقی است

	۱۰۳	
جنت مئے وساقی بود و باقی صیبت پس مرد و جهان باز مئے وساقی صیبت		ساتی! بہ بہشت این ہمہ شتاقی صیبت این جاست مئے ساقی و آنجا ست بہین
	۱۰۴	
جز جام مئے از عیم عالم نشاخت کس غیر میح قدر این دم نشاخت		ساتی! اول من کہ شادی از غم نشاخت مئے وہ کہ دم صیوح جان بخش دم است
	۱۰۵	
خط بر سر ما - مستی عشق تو نوشت موجود بود بکوش و حور بہشت		ساتی! قدحے کہ آنکہ این خاک شرت معمور بود بشا ہر و بادہ جہان
	۱۰۶	
وز عالم شک تا بیقین یک نفس است کہ حاصل عمر ما - بہین یک نفس است		از منزل کفر تا بدین یک نفس است این یک نفس عزیز را خوش می آ
	۱۰۷	
وان دوز یگانہ را نشانے دگر است افسانہ عشق را ز بانے دگر است		آن لعل گران بہا ز - کانے دگر است اندیشہ این وان خیال من گوست
	۱۰۸	
مئے نوشم ز آنکہ کامرانی من است تلخ است از آنکہ زندگانی من است		امروز کہ موسم جوانی من است عیبتش کہنید اگر چه تلخ است خوش است

	۱۰۹	
ناگہ برود ز تن روانِ پاکت تریاک خوری ز زہر نہ بود باکت		اے دل جو زمانہ می کند غنا کت ز ہرست نغمِ جہان دے تیریاکت
	۱۱۰	
ہستی کہ ز حکم او برون آید نیست آن چہ بزرگ آسپخان نمی بانیت		جو حقی حکمے کہ حکم را شاید نیست ہر چیز کہ ہست آسپخان می باید
	۱۱۱	
بالا لہ رخے اگر ز فرصت ہست ناگاہ تیرا چو خاک گردانہ است		چون لالہ بنور و ز قیج گیر بدست مئے نوش مخور غصہ کہ این چرخ کهن
	۱۱۲	
زان پیش کہ بے چارہ تم بود در می آیم و می روم دے ساکن و		چون باد بوی شد آدم چاہک است از ضعف کنون چون نفس بیاران
	۱۱۳	
بس گل کہ برآمد از گل و پاک برخت بس غنچہ ہا غلغفتہ بر خاک برخت		بس خون کسان کہ چرخ بیباک بخت بر حسن و جوانی اے سپر غرہ مشو
	۱۱۴	
ساز آتش مئے زندگی از سر گرفت ہر کس کہ بے ہنما و لب بزر گرفت		ساتی بقدرے کہ شمع دل در گرفت آہ از مئے لعلت کہ برین باوہ ناب

	۱۱۵	
ساقی! عیش ست و مدہ افروختہ است دانی کہ اجل چو برقی خرمین سوخت		مئے وہ کہ فلک نکتہ آموختہ است تا دور نگری خرمین ما۔ سوختہ است
	۱۱۶	
ساقی! چکنم کہ دل کبابم ز نعمت ہر چند کسے خرابی ام ششج دہر		مدہوش ترازوست شراجم ز نعمت باشد کہ بیش ازان خسراجم ز نعمت
	۱۱۷	
سیم ارچہ نہ مایہ خرد مندان است از دست ہی بنغشہ سر بر زانوست		بے سیمان را باغ جہان۔ زمینان است در کبیدہ زر وہان گل خندان است
	۱۱۸	
سرد قتر عالم معانی عشق است اسے آنکہ خبر نہ داری از عالم عشق		سرمیت قصیدہ جوانی عشق است این نکتہ بدان کہ زندگانی عشق است
	۱۱۹	
طورسیت کہ صدر ہزار موسیٰ دیدت قصرسیت کہ صدر ہزار قصیر گدشت		دیرسیت کہ صدر ہزار عیسیٰ دیدت طاقسیت کہ صدر ہزار کسریٰ دیدت
	۱۲۰	
در سیکدہ عشق اجل اسم من است من جانِ جہانم اندرین در میغان		رندی و پرستیدن سے قسم من است این صورت کون جملگی جسم من است

	۱۲۱	
در دہر مرا شراب و شاہد ہوس است در دل نہ ز ہوشیاری دوستی خبر سے		چشم و دلم منتظر پیش و پست مقصودین از ہر دو جہان یک لغت
	۱۲۲	
در واوی عیب چون دویدن ہوس است زینسان کہ من احوال جہان می بینم		در عیب کسان نظر بریدن ہوس است دامن ز زمانہ در کشیدن ہوس است
	۱۲۳	
گر بہ فلکے سجاک باز آرنندت فی الجملہ تو بگزار جدل ما بنوانی		وز بر سر ناوے بہ نیاز آرنندت آزار مجو تا کہ بن از آرنندت
	۱۲۴	
در نامے قرابہ غفلتے چہ خوش است در ہر بہت و لغزب و در سر کئے ناب		آواز سماع و نالہ نے چہ خوش است فارغ ز زمانہ ہے ہے چہ خوش است
	۱۲۵	
ساتی دل ماکہ دانیہ مہر تو کاشت دامن منشان ز ناز بر اہل نیاز		مہر تو نہفتہ تا ابد خواہد داشت کز دامن تو دست سخا ہم گذاشت
	۱۲۹	
ساتی! زورت سفر سخا ہم گرفت گیرم کہ ز خاک بزگیری سہر ما		گر ہم بگشتی حذر سخا ہم گرفت ما سر ز رو تو بر سخا ہم گرفت

	۱۲۷	
ساقی بہ برم گر میت یا قوت لبست گر زہرہ بود مطرب و عیسیٰ بہدم		در آبِ حضور بجائے آبِ عنیبست چون دل نہ بجابد بجائے طربست
	۱۲۸	
ساقی ز فکے کہ لعلت از ساقی است مشاقم - ازان بدینت گستاخم		دل نیکم تا دوسے زمین باقی است گستاخی من ز غایتِ مشاقی است
	۱۲۹	
ساقی! مہ رخسار تو جانِ ہمہ است خورشیدِ صفت نہ مہ در آبِ خوش است		دلدار من است و دلستانِ ہمہ است تنہا نہ ازان من کہ زانِ ہمہ است
	۱۳۰	
در عشق تو از ملا متم ننگے نیست آن شربتِ عاشقی ہمہ مروان است		بابے خیران درین سخن چنگے نیست نامردان را ازین قبح رنگے نیست
	۱۳۱	
گفتم کہ مگر درست باشد عہدت کے دانستم کہ ہم چو بنیادِ جہان		بر قاعدہٴ سخت باشد عہدت اسے نورد و دیدہ است باشد عہدت
	۱۳۲	
گفتم کہ مہ زلف تو بس سر - خور دست گفتم روزے و قامت بر خورم		گفتا کہ تو - تن بنہ اگر سر - خور دست گفتا کہ مہ سر و کسے بر خور دست

۱۳۲	<p>تو لے دستِ خلاف - دل رو تو توانست          فردا بینی بہشت بخون کف دست</p>	<p>مارا گویند دوزخی باش دست          گر عاشق دست دوزخی خواہد بود</p>
	<p>من بگیند ام - خیال شان میں کہ چہ دست          جزوِ خم و لو اطت وز ناچیز دست</p>	<p>فارسش خوانند مرو نامہ پیوست          برین ز خلاف شرع اسے اہل صلاح</p>
	<p>ہفت اخترم از شش جہت این نہ تو          ایند بدو کون چوں تو یک کس نہ شست</p>	<p>دہ عقل دوزخہ رواق دوزہشت بہشت          کو پنج حواس چارہ کار کان نہ شوج</p>
۱۳۵	<p>خورشید ازل - جام مہ تابانست          در شیشہ سے اگر بدانی آن دست</p>	<p>سیر و دو جہان از قرح متانست          این نکتہ کہ در قلب جہان پہنانست</p>
۱۳۶	<p>سرفتنہ روم را قیامت ہوس دست          آن کا در دست را امامت ہوس دست</p>	<p>بر رویے تو زلف را قامت ہوس دست          دا برویتو محراب نشین شد چہ دست</p>
۱۳۷	<p>سستی من بدون ناندازہ شد دست          پیانہ سرم بہار دل تازہ شد دست</p>	<p>ساقی انعم مال بند آوازہ شد دست          با سو سفید سر خوشم کو خط تو</p>

	۱۳۸	
در سر بود بہ ادھے و ساغر نیست در آبِ حیات و چشمہ کوثر نیست		ساتی! حیات چون کسے زہیریت مئے بہم ماست زانکہ چون گرمی و
	۱۳۹	
شیران ہمہ رفتہ اند سہریشہ تھیست امروز کہ دور با بود شیشہ تھیست		ساتی نظرے کہ دل اندیشہ تھیست ہر شب نجاب کف زوے شیشہ جرخ
	۱۴۰	
مردن بر بہت ز عمر جاوید بہ است ہر روزہ ز صد ہزار خوشید بہ است		ساتی! مرغ تو ز جام جمشید بہ است خاکِ قدمت کہ روزِ من روشن آت
	۱۴۱	
دل را غم او تو ت و جان او توست در کشتی نوح زندہ در تانا بوست		ساتی! کہ لبش مفسح یا تو بیت ہر کس کہ نشد کشتہ بطوفانِ غمش
	۱۴۲	
پر کن قدحے کہ جان شیرین من است معتوقہ بجام خوردن آئین من است		اے ساتی! ازان مئے کہ دل دین گر نیست شراب خوردن آئینِ شما
	۱۴۳	
دل را خبر ادا اندک و بسیارے نیست الآرہ عشق را کہ سالارے نیست		در ہیچ سرے نیست کہ آئینے نیست ہر طایفہ زوہد را ہے در پیش

	۱۳۳	
چندین تم گلاب گرہ بارے صیت یک روز کہ خندید کہ سالے نگر سیت؟		گل گفت بہ از لقاے من عروتے بلبل بزبان حال باؤ می گفت
	۱۳۵	
دین عمر عزیز نیز از سنی بگذشت صد کاسہ سیاپے کہ عروسی بگذشت		بدنامی من و عرش و کرسی بگذشت فی الجملہ خوشی نیست اگر دست دہ
	۱۳۶	
کوزیر زمین - زمین - دل آسودہ تر است دامان ترم - ز دیدہ - آلودہ تر است		ساقی! دل من ز مرده فرسودہ تر است ہر چند بچون دیدہ دامن شویم
	۱۳۷	
بحرست کجا ز خود خواہد رفت یک جرعه اگر دہی - بسر - خواہد رفت		ساقی! دل من دست گر خواہد رفت صوفی کہ چو ظرف تنگ - از خوبین تر
	۱۳۸	
صبرم ز رخت - خن است - آگاہ کہ نیست داسد کہ نیست خم باشد کہ نیست		ساقی! عذر - او غم تو آہ کہ نیست مقصود منی - و جز تو کس در دل من
	۱۳۹	
در یاب کہ ہفتہ و گر - خاک شد است گل خاک شدست سبزہ خاشاک شدہ		ساقی! گل و سبزہ بس طربناک شدست کے نوش و گلے بچین کہ تا روز بگری

	۱۵۰	
ساقی! مئے کہنہ یارِ دینِ من است گویند کہ بادہ خوارِ رادینے نیست		بے دخترِ زرد عیش تہ آئینِ من است من بادہ خورم کہ بادہ خود دینِ من است
	۱۵۱	
ساقی! کہ ہلاکم ز غمِ جہانت رفتی دہزار دل ہلاکم از غمِ گشت		ہر جا کہ روی دستِ من دوامانت باز آء کہ صد ہزار جان قربانت
	۱۵۲	
در عالم بے وفا کہ منزل گہماست چون روئے تو ماہِ نیست - روشن گفتم		بسیار بچستم بقیاسے کہ مر است چون قدر تو نیست سرو - میگویم مر است
	۱۵۳	
آن بادہ کہ قابلِ حیاتِ ست بدتا تاظنِ نبری کہ ہست گردِ ہیسات		گاہے حیوان می شود دو گاہے بنات موصوف بہاتِ گشت کہ ہست صفیات
	۱۵۴	
عمرِ سیت کہ تداحی من و در دین است زاہد! اگر استناد تو غفلتِ اینجا		اسبابِ مئے ہست ہر چہ در گردن است خوش باش کہ استناد تو نشا گردن است
	۱۵۵	
در صومعہ و مدبر سہ و دیر کُنشت آن کس کہ ز انسرِ خدا باخبر است		ترسندہ و وزخ است و جویاے ہشت زمین تخم و راندِ رونِ دل ہیچ نکشت

۱۵۶	<p>مئے نوش کن از قبح چہ جائے جام امروز دو خور کہ سیدالایام است</p>	<p>امروز کہ آدینہ مژاورا نام است ہر روز اگر یک قبح مئے می خوری</p>
۱۵۷	<p>تو داد کن از ہر چہ کہ ہر دم شستے است گر دے دشوارے دسیے دئے است</p>	<p>ترکیب طبائع چو بکام تو دئے است باہل خرد نشین کہ اہل من و تو</p>
۱۵۸	<p>یا آب روان و لب کشتے گہمت حقا کہ جز این نیست بہشتے گہمت</p>	<p>با مطرب دئے جو ہر شستے گہمت بہ زمین مطلب - دوزخ فرسودہ کتاب</p>
۱۵۹	<p>وان نیز کہ گفتی و شنیدی ہیچ است وان نیز کہ در خانہ خزیدی ہیچ است</p>	<p>دنیا دیدی و ہر چہ دیدی ہیچ است سزنا سہ آفاق و دیدی ہیچ است</p>
۱۶۰	<p>داین دایرہ و سطح مجسم ہیچ است وابستہ یک دم ایم و آن ہم ہیچ است</p>	<p>ہدایات کہ این جسم مجسم ہیچ است دریاب کہ در کشاکش موت و حیات</p>
۱۶۱	<p>صد و شصت و دو دست بر تراشیدم و رفت چندانکہ بداشتی با شیدم و رفت</p>	<p>در عالم خاک - خاک پاشیدم و رفت با چون و چہرای تو مرا کارنے نیست</p>

	۱۶۲	
مئے خور کہ بزیر گل بسے خواہی نخت ز تہنار کبس مگو تو این راز نہفت	بے منوس بے حریف و بے ہندم و ہر لالہ پتہ مُردہ سخا ہد بشکفت	
	۱۶۳	
مئے می خورم و مخالفان از چپ و راست چون دانستم کہ مئے عدو تو دین است	گوئید بخور با وہ کہ دین را اعدا است و انکہ بخورم خونِ عدو را کہ رو است	
	۱۶۴	
دورانِ جہان بے مئے و ساقی ہیچ است ہر چند در احوالِ جہان می نگرم	بے زمر نہ ناس عزانقی ہیچ است حاصل ہمہ عشرت است و بانقی ہیچ است	
	۱۶۵	
ابرا آمد و زار بر سبیرہ گرسیت امروز کہ این سبیرہ تماشا گہ باست	بے باوہ ارغوان نمی بائد زسیت تا سبیرہ خاک ما - تماشا گہ کیست	
	۱۶۶	
در باب کہ از روح جدا خواہی رفت مئے خور کہ نداتی از کُجبا آمدہ	در پردہ اسرار خدا خواہی رفت خوش ز می ہندانی کہ کجا خواہی رفت	
	۱۶۷	
بر چہرہ گل شبنم نورد روز خوش است از دی کہ گذشت ہر چہ گوئی خوش است	در صحنِ حمن - رُوئے دل افروز خوش است خوش باش - دی مگو کہ امروز خوش است	

۱۶۸	<p>پویستہ قلم زینک و بد آسوست نغم خوردن و کوشیدن ما بہیوست</p>		<p>زین پیش نشانِ بودنی ہا بودت اندر تقدیر آنچه بایست بداد</p>
۱۶۹	<p>ور نہ ز فنا شلیخ بقا خواہد برست مرگ آمد و از وجود من نیست</p>		<p>ترس اجل و بیم فنا ہستی نیست من از دم عیسوی شدم زندہ بجان</p>
۱۶۰	<p>دائماً سخنے دراز نتوانم گفت رازے دارم کہ باز نتوانم گفت</p>		<p>باہر بدونیک راز نتوانم گفت حالے دارم کہ شج نتوانم داد</p>
۱۶۱	<p>وز چنگ شنو کہ سخن داؤد است حالے خوش باش کہ مقصود است</p>		<p>با۔ بادہ نشین۔ کہ ملک محمود است اد آمدہ و رفتہ دیگر یاد کن</p>
۱۶۲	<p>بیچون اثرے ز چشم پالودہ است فردوس دے ز وقت آسودہ است</p>		<p>گردون نگرے ز عمر فرسودہ است دوخی شرے ز بیخ بہودہ است</p>
۱۶۳	<p>کہ خواب کے را گل شادی لہگفت برخیز کہ زیر خاک می باید خفت</p>		<p>و خواب بدم مر مرخرد مندے گفت کارے چه کنی کہ با اجل باشد خفت</p>

	۱۴۳	
چون چرخ بجام یک خرد و ننگ بست چون باید مرد آرزو نامہمہ ہر سچ		خواہی تو فلک ہفت شمر خواہی ہشت چہ مورخوز و بگور چہ گرگ ہشت
	۱۴۵	بطرب
شادی مطلب کہ حاصل عمر دست احوال جہان واصل این عمر کہ دست		ہر ذرہ ز خاک کی قبادے و بخت خوابے و خیالے و فریبے و دست
	۱۴۶	
این کہنہ رباط را کہ عالم نام دست بزمے دست کہ و ما نذرہ صد حجت		آرام کہ ابلق صبح و شام دست تصیر دست کہ تکبہ گاہ صد بہرام دست
	۱۴۷	
لبیل چو بلغ نالہ بردست گرفت زاں پیشیں کہ مردماں مرا از سر جلی		سے یا لید ہچو لالہ بردست گرفت گویند فلماں پیا لہ بردست گرفت
	۱۴۸	
یارب تو گری می و گری کرم دست باطاعتم اری بختی۔ آن نسبت کرم		عاصی ز چہ رو۔ برون ز باغ ارم دست باہصیتم اگر بہ بختی۔ کرم دست
	۱۴۹	
اکنوں کہ گل سعادت پیر بار دست سے خور کہ زمانہ دشمن غذا دست		دست تو ز جام سے چرا بیکار دست در یافتن رود چنیں۔ دشوار دست

	۱۸۰	
مے خور کہ دے خوشتر از ان نتوان یافت اندر سب خاک یک بیک خواهد یافت		مہتاب بنور - دامن شب بھگانت خوش باش و بسیدیش کہ مہتاب سے
	۱۸۱	
کافاق ز جلد شان مزیں بودست خاک تو در ہزار رہن بودست		پیش از من تو مرد و بسے زن سوت ز و آد - کہ تن تو خاک گردد زیرا
	۱۸۲	
مارا بگذاشت جتوئے تو گرفت بُوئے تو گرفتہ بود خوئے تو گرفت		از باد صبا - دم چو بُوئے تو گرفت اکنون ز منش ہی سچ نمی آید یاد
	۱۸۳	
آہو بچہ کرد و شیر آرام گرفت بنگر کہ چگونہ گور بہرام گرفت		آن قصر کہ بہرام در و جام گرفت بہرام کہ گور می گرفتے ہمہ سہ
	۱۸۴	
با خلق بجز روتے ز ما در نگر گرفت کردیم و لیک باقتضا در نگر گرفت		با حکم خدا بجز رضا در نگر گرفت ہر حیلہ کہ در تصور عقل آید
	۱۸۵	
وز توبہ بگوتے کا نچمی دانی نیست چون توبہ توان کرد - مسلمان نیست		کم گو کہ فضل حق باسانی نیست چندین پسیر شکر لب و شیرین گور

	۱۸۶	
صحرا رخ خود زابر نور روز بگشست با سبز نخل - بسبز زارے سے خور		دین و شکر ستہ دل تنگشت دست بر یاد کسے کہ بسبز از خاکش دست
	۱۸۷	
ہر چند کہ از گناہ مخمورم و زشت آتا سحرے کہ میرم از محسوری		نو تمید نیم چوبت پرستان ز گنشت نئے خواہم و معشوق چہ دروخ بہشت
	۱۸۸	
ہر کور تمے ز عقل در ول بجاشت یا در طلبِ رضائے یزدان کوشید		یک روز ز عمر خویش ضائع نکذاشت یا راحت جان گزید و ساغر برداشت
	۱۸۹	
اے واسے بران دل کہ در و سنوزے نیست روزے کہ تو بے بادہ بسر خواہی برو		سو و از وہ بہر ول افروزے نیست ضلع ترازان روز ترار روزے نیست
	۱۹۰	
من بندہ عاصمِ رضائے تو کجاست مارا تو بہشت اگر بطاعت بخشی		تو ایک و لم نو صفاے تو کجاست این مزو بود لطف و عطاے تو کجاست
	۱۹۱	
تکے ز چراغِ مسجد و دود گنشت رو بر سر لوجِ بین کہ است آتھنا		تا کے ز زیانِ دوزخ و سو بہشت اندر ازل آنچه بودنی بود زشت

	۱۹۲	
ہر دل کہ دور و مایہ تجرید کم است جزو خاطرِ فارغ کہ نشانی طے وارو		بیچارہ ہمہ عسر ندیم ندیم است باقی ہمہ ہرچہ بہت اسبابِ غم است
	۱۹۳	
در مجلسِ دہر سازِ ہستی پست است زندانی ہمہ ترکِ پستی کردند		نہ چنگِ دہنکے دئے دلمِ درد است جزو محتسبِ شہر کہ درایم است است
	۱۹۴	
از مارِ مقلے بسعی ساقی ماند است از بادوہِ دوشس یک منہ پیش نما		در صحبتِ عمر - بے وفائی ماند است از عمرِ ندامت کہ چہ باقی ماند است
	۱۹۵	
نفسِ بسکِ خانہ ہی ماند است رو بہ صفت بہت - خوابِ خرگوش نہ ہر		جز بانگِ میان تہی از و ہجِ نجات آشوبِ پلنگ وارو در گریہ و غامت
	۱۹۶	
پرنخون ز فراقت جگرے نیست کہ نیست با آنکہ نداری سوسو داؤ کسے		شیدائے تو صاحبِ نظرے نیست کہ نیست سوداؤ زور ہج سرے نیست کہ نیست
	۱۹۷	
از آتشِ این طائفہ جزو دوائے نیست دستے کہ ز دستِ چرخ بر سر دارم		در ہجِ کسم امید بہبودے نیست در دامنِ ہر کہ می ز غم سو دے نیست

	۱۹۸	
<p>بیگانہ اگر وفا کنت در خویش من است گر ز ہر موافقت کند تریاک من است</p>	<p>در خویش جفا کند بداندیش من است در نوش مخالفت کند نش من است</p>	
<h3>ردیف حرف ج تازی</h3>		
	۱	
<p>تا بتوانی غمِ جهان بپنج کسب خوش می خورد - می بخش درین دارِ پنب</p>	<p>بر دل منہ از آمدہ وز نامدہ رنج با خود نمبری گر چه بسے داری گنج</p>	
<h3>ردیف حرف ج فارسی</h3>		
	۱	
<p>دانی ز جهان چه طرف برستم؟ پنج شمعِ طربم دلے چو شستم - پنج</p>	<p>وز حالِ عمرِ چسپت درو ستم؟ پنج من جامِ حرم - ولے چو شکستم پنج</p>	
	۲	
<p>ساتی قدرے کہ کار و دنیا ہمہ سیج طوفانِ فنا چو بشکند کشتیِ عمر از عقلِ عنانِ پنج و در ساغر پنج دستار و طرب ببادہ بفروش و مپرس</p>	<p>این گفت و شنود و جنگ و غم غاہمہ پنج عالم ہمہ پنج - و حاصل باہمہ سیج از خلد و سفر بگذر و دور کوثر پنج کم کن قصبے بر طربے بر سر پنج</p>	۳

رویف حاکمِ صحتی	
خوش وقت کسے کی کندیا و صبح سرسستی و عاشقی و فریادِ صبح	۱ گو مطرب مئے تابدم وادِ صبح مارا بچھاں تہ چیز می باید خوش
	۲
زورے تو فکند بر بتانِ چین طرح اسپ و سنج و فیل و بندقِ فرزین طرح	۱ اسے عارضِ تو نہادہ بر نسین طرح وے غمزه تو داد شہِ مائل را
رویف حاکمِ مجملہ	
پیمانہ چو پُر شود چہ بعباد و چہ بلخ از سلخ بغرہ آید و از غرہ سرہ سلخ	۱ چون می گذر دگر چہ شیرین و چہ تلخ مئے نوش کہ بعد از من و تو ماہ بسے
رویف حرفِ دلِ مجملہ	
بر بود و کلم ز دوست دور پائے فکند خواہی کہ کبس دل نہ ہی و بدہ بہ بند	۱ در چشم من آمد آن سہی سر و بلند این دیدہ شوخ می برودن کمند
	۲
در مجلسِ ما شمعِ طرب سوخت اند بر قیامتِ روزگار ما خیمت اند	۱ مارا بشراب و شاہد آموخت اند ہر کسوتِ خرمی کہ در عالم بہت
	۳
خاکے کہ گلِ مرغ تو انگجخت اند تا می نگری ز ہم فرور خجخت اند	۱ صد بار بغربالِ فلک بخت اند پیوند بقا با وہ کن کن ترکیب

	۴	
منزلِ میانِ خاک و خونِ خواهی کرد خوش باش درین روز چو آگاہ نہ		دینِ خمیہ عاریتِ نگونِ خواهی کرد تا بارِ سب از کجا برودنِ خواهی کرد
	۵	
تا چند اسیرِ رنگ و بوِ خواهی شد گر چشمِ زمزمی و گر آبِ حیات		چند از پیے ہرزشت و نکوِ خواهی شد آخر بدلِ خاکِ فردِ خواهی شد
	۶	
دریاب کہ از رُوحِ جداِ خواهی شد خوش باش ندانی ز کجا آمدہ		در پردہ اسرار فناِ خواهی شد مے نوش چہ دانی بکجاِ خواهی شد
	۷	
چون مژدہ شوم خاکِ مرا کم سازید چون در گدازم بجئے بشوئید مرا		واحوالِ رہی عبرتِ مردم سازید در کالبدِ مِشتِ سرِ خم سازید
	۸	
اسرارِ وجودِ خام تا پختہ بماند ہر کس بطریقِ عقلِ چپے گفتند		وان گوہرِ بس لطیفِ ناسفقتہ بماند آن نکتہ کہ اصل بود ناگفتہ بماند
	۹	
آن کوزہ کہ پُر کردہ و پرِ داختہ اند ز ہنار کہ پائے بر سفالِ ششِ ہنہی		بشکنند و بر رگدز انداختہ اند کان کوزہ ز کاسہ سر سے ساختہ اند

	۱۰	
تا چند ز غصہ ما دولت خون گردد روز سے دو بجام دل بران کرین آن		جامے درکش کہ عمرت افزون گردد پیدا نبود کہ حالها چون گردد
	۱۱	
ساتی چو ستم غم نہ باندازہ کند ہر دم ز نعمت گوشہ چشمے بفلکن		فریاد مرا بلند آوازہ کند کان ز گسست جان من تازہ کند
	۱۲	
ساتی قدمے کہ جان فرائے تو بود آنجا کہ توئی ہزار خورشید فلک		خوش وقت کسے کہ خاکپائے تو بود سگرش نہ چو ذرہ در ہوائے تو بود
	۱۳	
ساتی چہ مصلح از مجنون آید پر کن قدمے - تہی دست دل ایم		حال از تو مگر باز بقانون آید از دست و دل تہی چہ بیرون آید
	۱۴	
ساتی گلِ سخن ہر کہ پڑ مرود بود چشمے کہ چو شمع زندہ دور از رخِ شست		با گرمی عیش ہم دل افسردہ بود چشمیت کہ زندہ بر تن مرود بود
	۱۵	
ساتی ز زمانہ چند بسیرا و رسد فریاد چہ سو چون بود ز بختِ خواب		تا چند ستم بردل ناشار رسد بیداری دل مگر نغز یاد رسد

	۱۶	
ساقی ! دو جهان کجا دے غم اُردو عالم چہ کینیم گوشہ چشم نکلن		یک جام بدہ کہ ملک صد جم اُردو یک گوشہ چشم تو دو عالم اُردو
	۱۷	
ساقی ! فرح از ساغرے می باشد دیوانہ من از ہجر تو ام عیب کن		عیش و طرب از نوائے نئی باشد دیوانگی از براسے کئی باشد
	۱۸	
ساقی چو بکف جام شرابے گیرد جز ساقی ما کہ خضر راہِ کرم است		از بہرے جگر کبابے گیرد کس نیست کہ دست کس با بے گیرد
	۱۹	
ساقی زغم تو ہر کہ مدہوش بود خنداں چو گل بہشت از دوزخ غم		خاموش بود اگر چہ در ہوش بود این کارِ مجسّر دانِ خاموش بود
	۲۰	
ساقی بنوگر شہیم ہم چہ شود ز ان بجر کرم کہ عالمے کام روست		زغم دل ما رسد بمرہم چہ شود یک جگر عہ رسد بکام ما ہم چہ شود
	۲۱	
ساقی ز ادب ست تو گردور بود گرمست حقیقت است و گرمست نجاب		خوش بخورید اگر چہ منصور بود پرست گمان مبر کہ معذور بود

	۲۲	
امید خیالش از لب یار بود آخز حیات خویش بنزار شود		ساتی باقدحی که هر که بیدار بود هر کس که حیات جوید از ظلمت دهر
	۲۳	
خونبار و دیده همچو میخ از تو بود نامردم اگر یکے در یغ از تو بود		ساتی سداگر جدا به تیغ از تو بود گر هر سر بر کس صد هزارم جان
	۲۴	
تار و عن بادہ در چرخ غم زود منغم بشکافی - از دماغم زود		ساتی قدحی که سوز و غم زود بوکے که چون غنچه در دماغم زے است
	۲۵	
وز نخت امید سایہ داری بسید وز نخت امید سایہ داری بسید		ساتی دل من طمع زیاری بسیریز جان داشت امید واری و آخر کار
	۲۶	
در دوردے محنت از خم غم باشد بر هر چه نصیب است خرم باشد		ساتی منے گز ساغر جسم باشد من بندہ آن کسم که در دور فلک
	۲۷	
خواهم من از آن چشم سیاهم بد بند یک جوعه مگر بعشق شاهم بد بند		ساتی به بهشت اگر چه راهم بد بند این بادہ نہ در خور گداسے چون است

	۲۸	
مستان بہ نیاز کا درخود ساز کنند کہ غیبِ در سے برخ من باز کنند		ساتی قدحے کہ گرتبان ناز کنند چندان بدر میکدہ سرخواہم زد
	۲۹	
مدرہوش کنم کہ من چنین خواہم مرد این دین نیست من بدین خواہم مرد		ساتی قدحے در نہ حزن خواہم مرد من باوہ پرست بودہ افتناہستم
	۳۰	
چون ذرہ بلند می شوم پستم کرد چون نیست شدم یک نظرستم کرد		ساتی کہ ز آفتاب رخ مستم کرد بگداخت چومہ ز لافِ ستیم نام
	۳۱	
صد مجرم را بہ بگینا ہے بخشند صد سالہ گناہ را آہے بخشند		در راہ تو کوہ را بہ کاہے بخشند آن روز کہ خلعتِ سعادت دوزند
	۳۲	
در میکدہ بردند و شراب آوردند دلہا ہمہ بردند و شراب آوردند		مار از خرابات خراب آوردند گفتم کہ شراب را کبابے باید
	۳۳	
نا کام جہان بجائے بگذاشتند پیش از تو ہم ایشان چو نپنداشتند		اہنا کہ بکام دل جہان داشتند تو پنداری کہ جاودان خواہی ماند

	۴۶	
نقش و صفت بر درو دیوار وجود بنشسته عیان بر درو دیوار وجود		اسے نام تو سر ز قمر اسرار وجود در پردہ کبریا بہان گشته ز خلق
	۴۷	
نئے تنگدلان و تنگ نشان دانند ذوقے ست درین بادہ کہ نشان داند		قدر گل و گل بادہ پرستان داند از بے خبری - بے خبران معد و راند
	۴۸	
وز بردن من جاہ و جلالش نفوذ کاوردن و بردن من از بہر چہ بود		زاوردن من نبود گردون راستود وز بیچ کسے نیز دو گو شتم نشنید
	۴۹	
گر بادہ خوری ہم بخارے آرزو؟ انصاف بدہ کہ انتظارے آرزو؟		بوسے خوش گل بزخم خارے آرزو؟ یارے کہ ازو ہزار جان تازہ شود
	۵۰	
بس داغ کہ او بردن غناک نہاد در طیل زمین و محفہ خاک نہاد		آنکس کہ زمین و چرخ و افلاک نہاد بسیار لب چو لعل و زلفین چو شک
	۵۱	
کیخسور و روز بادہ در جام انگند آواذہ ز سیر تو در ایام انگند		خورشید کند صبح بر ایام انگند مے خور کہ منادی سحر کہ عینان

	۵۲	
دست چومنی که جام دسانگر گیرد توزا بد خشکی دمنم فاسق تر		جیفست که آن دست دومی گیرد آتش نشنیده ام که در تر گیرد
	۵۳	
زان پیش که نام تو ز عالم برود بکشای سر زلف بختی بند ز بند		مے خور که چومی رسد بدل نعم برود زان پیش که بند بندت از هم برود
	۵۴	
چون رزق تو آنچه عدل قسمت نمود آسوده زهر چه هست می باید شد		یک ذره نه کم شد و نخواهد فرود آزاده زهر چه هست می باید بود
	۵۵	
جانم بقدری آنکه او اهل بود خواهی که بدانی بقیعین دوزخ را		سر در قدش اگر نهم سهیل بود دوزخ بجهان صحبت نا اهل بود
	۵۶	
در ملک تو از طاعت من هیچ فرود بگذار دیگر ز آنچه معلوم شد		در معصیت که رفت نقصان بود گیرنده دیری و گذارنده زود
	۵۷	
آنها که کهن شدند آنها که نوند این سغله جهان بکس نماند جاوید		هر یک بجا دوش یک یک برسند رفتند و روند و دیگر آید و روند

	۵۸	
دل چرانے سے کہ نواز نرغ دلبر گیرد صفت شمع پروانہ ولے باید گفت		در میروز غمش زندگی اوس گیرد کاین حدیث سے کہ با سخنگان گیرد
	۵۹	
مے گر چه حرام است ولے تاکہ خورد انگاہ کہ این چهار شرط آمد جمع		د انگاہ چہ مقدار و دیگر یا کہ خورد پس مے نخورد مردم و انا کہ خورد
	۶۰	
آہنہ کہ فلک دیدہ و دہر آرائند در دامن آسمان و در زیر زمین		آیند و روند و باز باد ہر آئند خلق سے کہ با خدا و دہر آئند
	۶۱	
این قافلہ عمر عجب می گذرد ساقی غم فردا در حرفیاں چنوری		در یاب دے کہ با طرب می گذرد پیش آری پالیہ کہ شب می گذرد
	۶۲	
آہنہ کہ در آمدند و در جوش شدند خورند پیالیہ و در ہوش شدند		آشفتنہ ناز و طرب و نوش شدند در خواب عدم جملہ ہم آغوش شدند
	۶۳	
بر چشم تو ارچہ عاشقان یکے اند بر باد نصیب خویش کث بر بائند		یک رے بدان کہ عاقلان یکے اند بسیار چو تو شدند و بسیار آئند

	۶۳	
نارفتہ رہِ صدق و صفا گامے چند بدنام کسندہ نگو نامے چند		بوسیدہ مرتع اند این خلمے چند بگرفتہ زطامات الف لامے چند
	۶۵	
این نکتہ بگوید از کہ او اصل بود نزدیک حکیم غایت جھل بود		آن کس کہ گنہ بنزد او سہل بود علم ازلی۔ عتت عصیان کردن
	۶۶	
کو مو بمو درگ برگ می داند با او چه کنی کہ یک بیک می داند		ستریمہ۔ دانائے فلک می داند گیرم کہ بزرق خلق را بفسری
	۶۷	
اندیشہ و جہد ما کجا دارد شود دیر آمدہ ایم و رفت می باید زود		چون کار نہ بر مراد ما خواہد بود پیوستہ نشسته ایم در حیرت آنکہ
	۶۸	
ہرگز گرہ بستہ کس را نہ شد دانے دگرش بر سر آن داغ نہا		این چرخ جفا پیشہ و غامے بنیاد ہر جا کہ یکے دید کہ دانے دارد
	۶۹	
آن بیم مرا خوشتر ازین بیم آید تسلیم کنم چو وقت تسلیم آید		آن مردو نیم کہ عدم بیم آید جائے ست بجا ریت بن داوہ خدا

	۷۰	
از واقعه تر از حسب برخواهم کرد با عشق تو در خاک فرو خواهم شد		دآن را بد و حرف مختصر خواهم کرد با بهر تو سر ز خاک بر خواهم کرد
	۷۱	
عاقل غم و اندیشه لاشے نخورد غم در دل و باد در صراحی باشد		جز جام لبالب می پیایے نخورد خاکش بسراکله غم خورد و می نخورد
	۷۲	
کم کن طمع از جهان - بگیری خورد خوش باش در می چنانکه این دور فلک		از نیک و بد زمانه بگسل سپید هم بگسلد و نماند این روزی چند
	۷۳	
در عالم جان بهوش می باید بود تا چشم و زبان دگوش بر جا باشد		در کار جهان خموش می باید بود بے چشم و زبان دگوش می باید بود
	۷۴	
این کوزه گران که دست در گل ازند مشت و لکد و طپا خچ تا چند زنند		عقل و خرد و بهوش بران بگازند خاکے بدان ست چمی پندارند
	۷۵	
لب بر لب کوزه بیج دانی مقصود آخر چو دمن نمانده موجود		یعنی لب من نیز چو لبایے تو بود لبهات چنین شود بفسدان دود

	۶۶	
شب نیست که عقل در تخت نشود پڑھے نشود کاسہ سراز سودا		دگر یہ کنارِ من پڑا زور نشود آن کاسہ کہ سزگون بود پڑ نشود
	۶۷	
آہنا کہ محیطِ فضل و آداب شدند رہ زین شب تاریک نبردند برون		در کشفِ علوم - شمع اصحاب شدند گفتند فسانہ و در خواب شدند
	۶۸	
آہنا کہ اسیرِ عقل و تمیز شدند رُؤ با خندان - تو آب انگور گزین		در حسرتِ ہست نیست ناچیز شدند کاین بے خبران بغورہ موز شدند
	۶۹	
پیری سرا سے بے صوابی دارد بام و در و چار رکن دیوار وجود		گلزارِ خم بزنگ آبی دارد دیران شد و روسے در خرابی دارد
	۷۰	
آن عقل کہ در رہ سعادت پوید در باب تو این یک دم صحبت کہ ہو		روز سے صد بار خود ترا می گوید آن ترہ کہ بد روید دیگر روید؟
	۷۱	
ہر چند دلم ز علم محروم نشد اکنون کہ بروے کار در منے نگرم		کم مانند ز اشرا کہ مفہوم نشد معلوم شد کہ ہیچ معلوم نشد

ن  
این تن کہ چو

۸۲		
۸۲	نابروہ صبح در طلب شامے چند در کسوت خاص آمدہ از عامے چند	نہادہ برون ز خوشین گلے چند بزنام کسندہ نکونامے چند
۸۳		
۸۳	اشب سے جام یک منی خواہم کرد اول تہ طلاق عقل و دین خواہم گفت	خود را بد و جامے غنی خواہم کرد پس دختر تر ز را بزنی خواہم کرد
۸۴		
۸۴	تا چند اسیر رنگ و بو خواہی شد گر چشمہ زہری و اگر آب حیات	چند از پئے ہرزشت و نکو خواہی شد آخر بدل خاک فرو خواہی شد
۸۵		
۸۵	آن کاسہ گرے کہ کاسہ سر واکرد بہ جوان وجود ما کتون کاسہ نہاد	در کاسہ گری صنعت خود پیدا کرد وان کاسیہ سہنگون نزا رسوا کرد
۸۶		
۸۶	انجام کہ ساکان این ایوانند مان تا سر رشتہ خرد گم کنی	اسباب ترود خرد مست اند کانان کہ مد پرائند سہ گردانند
۸۷		
۸۷	ہر صبح کہ روستے لالہ شب بنم گیرد ز انصاف مرا ز خصتہ خوش می آید	بالایہ بنفشہ در چمن خم گیرد گرد این خوشین فراہم گیرد

	۸۸	
موسے صفحان زرشاخ کف بنائند در چشم سحاب دید باکشائند		و قفسی است که از سبز جهان آرائند عیسی انفسان ز خاک بیرون آید
	۸۹	
دزد بهر نشست آستانه دارد گوشاد بزی که خوش جهانے داد		در دهر هر آنکه نیم نامے دارد نه خادم کس بود نه مخدوم کسے
	۹۰	
گیش نشکند و باز بگل سپارد تا حشر همه خون عسکریان بارو		گر دون ز زمین هیچ گلے بر نارد گر ابر چو آب و خاک را بر نارد
	۹۱	
پر کن که دل میل فروان دارد در زیر گل آرزو فروان دارد		زان سر بگلے که پیر و بهقان دارد از سر گل آرزو بدر کن که جهان
	۹۲	
قدر تو بقدر معرفت نخواهد بود حشر تو بصورت صفت نخواهد بود		روزے که جزائے پر صفت خواهد بود در حسن صفت کوش که در عرصه حسن
	۹۳	
فرمانے که تا باد و کلگون آرنند + در خاک نهند و باز بیرون آند		زان پیش که غمهاست شب بخون آند نوزدند اے غافل نادان که ترا

	۹۴	
چون مرده شوم خاک مرا گم سازند پس خاک و گلم بباده آغشته کنند		احوال مرا عبرت مردم سازند وز کالبدم خشت بر خرم سازند
	۹۵	
تو می ز گداز در غرور افتادند معلوم شود چو پردا بردارند		تو می ز پئے حور و قصه افتادند کز کوئے تو دور دور افتادند
	۹۶	
توبه نکند هر که شبانش باشد اندر رمضان اگر کسی توبه کند		او باد که چون آب حیاتش باشد باری ز نماز با سخاتش باشد
	۹۷	
سے باید خورد و کام دل باید راند همواره کتابخانه می باید خواند		در دل نتوان درخت اندوه نشانند پیدا هست که چند در جهان خواهی ماند
	۹۸	
وقتی که طلوع صبح ازرق باشد گویند که حق تلخ بود در همه حال		باید کیفیت جام مردق باشد باید همه حال که می حق باشد
	۹۹	
از باد شب اگر تارم نبود گفتی بکن اختیار می خوردن روز		سے خوردن روز اختیاریام نبود در خوردن روز سخت یارم نبود

	۱۰۰	
درد ہر چو آوازہ گل تادہ دہند ازد و زنج در بہشت دزخورد و قصو		فرما سپیالہ کے باندارہ دہند فارغ بنشین کہ آن خود آوازہ دہند
	۱۰۱	
گوئند بہشت حورین خواہد بود گر بے معشوق پرستیم روست		واجبائے ناب وانگبین خواہد بود چون عاقبت کار بہین خواہد بود
	۱۰۲	
امر دزد کہ تو سن فلک زمین کردند این بود نصیب ما۔ زدیوان تفضا		آرایش مشتری در پردین کردند مارا چہ گنہ قسمت ما این کردند
	۱۰۳	
آہنہا کہ کشند شراب ناب اند بر خشک یکے نیست ہر آب اند		دآہنہا کہ بشبہ دم در محراب اند بیدار یکے ہست دیگران در خواب اند
	۱۰۴	
مے خور کہ سمن بے سما خواہد شد بر طرف چمن ز زندگی بر خور		خوش زنی کہ سہی بے سہا خواہد شد زیرا کہ چمن بے چوما خواہد شد
	۱۰۵	
شب نیست کہ آہ من بجز از رسد گفتی کہ بتو بادہ خورم پس فرسا		دزگر یہ من سیل بدریاز رسد شاید کہ مرا عمر بغردا رسد

	۱۰۶	
یاران چو با اتفاق میعاد کنید ساقی چوئے منانہ در کف گیرد		خود را بجال یک دگر شاد کنید بیچارہ فلان را بدعا یاد کنید
	۱۰۷	
روز سیت خوش دہونہ گریست نہر بلبل بزبانِ حالِ خود با گلِ زرد		اَبرا ز رخ گل زار ہی شوید کرد فریاد ہی کند کہ سے ہاید خورد
	۱۰۸	
کہ وقتِ خوشت لئے پرتی گذرد مئے خوبچنین عمر کہ مرگ اریے است		گاہ در غم نیستی و ہستی گذرد آن بر کہ بخواب یا بستنی گذرد
	۱۰۹	
مئے خور کہ ننت سجاک در ذرہ شود از دوزخ و از بہشت فارغ می باش		شاکت پس ازان پیالہ و خمرہ شود عاقل بچنین عمر چراغہ شود
	۱۱۰	
عشق کہ مجازی بود آتش نبود عاشق باید کہ سال و ماہ و شب و روز		چون آتش نیم مردہ تابش نہد آرام و قرار و خورد و خواش نہد
	۱۱۱	
ایزد بہ بہشت ودہہ با مانے کرد شخصے ز عرب ناقہ و خمرہ پے کرد		پس در دو جهان حرام سے راکے کرد پیغمبرِ احرام سے بروے کرد

زند

مشکوٰۃ بہشت و دوزخ جزوان

	۱۱۲	
<p>امروز که در دست بجز جام نماند یک بهدم سخته جز منی خام نماند</p>		<p>اکنون که ز خوش دلی بجز تلوم نماند دست طرب از ساغر منی باز بگیر</p>
	۱۱۳	
<p>داسخانی منی ناب و شهید و شکر باشد نقدی ز هزار سیه خوشتر باشد</p>		<p>گویند بهشت و حوض کوثر باشد پُر کن قبیح با ده و بردستم نه</p>
	۱۱۴	
<p>با آخر کار جمله مسکین رفتند وان طائفه کاند رتو مکین رفتند</p>		<p>آن قوم که در مقام مکین رفتند مسکین مسکین برگ هم می گفتند</p>
	۱۱۵	
<p>با خلق چنان ز می که قیامت نکند در پیش نخواستند و امانت نکند</p>		<p>در راه چنان رو که سلامت نکند در مسجد اگر روی چنان رو که نترسند</p>
	۱۱۶	
<p>چون هست رفیق نیک بدر اسپند می باش بخوش دلی و خود را اسپند</p>		<p>در راه خرد و بجز خسور را اسپند خواهی که همه جهان تراز به اسپند</p>
	۱۱۷	
<p>مپسند که کس راز تو آزار رسد کین هر دو بوقت خویش ناچار رسد</p>		<p>خواهی که ترا بوقت آزار رسد از مرگ میندیش و غم رزق مخور</p>

	۱۱۸	
دو پرخ با نوع سخنها گفتند واقف چونگشتند بر آسرا فلک		این بے خبران گوهر دانش سقند اول نیچے زوند و آخر خفتند
	۱۱۹	
این خلق ہمہ خزان با نفوس اند خواہی کہ کفِ پائے تراسی بوسند		پُر شغلہ و میان تہی چون کوسند خوش نام بزی کہ بندہ ناموس اند
	۱۲۰	
سے نوش کہ تا غم از نہادت برود رُو آتش ترگزین کہ این آب حیات		شغل دو جہاں جلد ز یادت برود انگہ کہ شوی خاک ز یادت برود
	۱۲۱	
سے خور کہ نہ تو کثرت و قلت برود پرہیز کن ز کیمیائے کہ ازو		واندیشہ کہ ہفتاد و دو ملت برود یک جرمے ہزار علت برود
	۱۲۲	
چوں شاہد روح خانہ پر داز شود این ساز وجود را با پریشم طبع		ہر چیز باصل خوشیت باز شود از زخمہ روزگار بے ساز شود
	۱۲۳	
گوئند ہر آنکسان کہ با پرہیززند بابائے معشوق از نیم مقیم		ز انسان کہ بمیزند چنان بر خیزند بوتہ تاکہ بحشر ما چنان انگیزند

طلب کن

تو زبان این سخن کو جو خاک یادت برود

۱۲۴		
	<p>دین چہرہ کبریا چو یاقوت کُنید وز چو بزمِ تخیل تا بابت کُنید</p>	<p>اے ہم نفسان مرا کئے فوت کُنید چون فوت شو من کئے بشوئید مرا</p>
۱۲۵		
	<p>از آتشِ سینہ آہم از سر گذرد مخدوم۔ بلطف از سر آن گذرد</p>	<p>اندیشہ جرم چو بخاطر گذرد لیکن شرطیست بندہ چون توبہ کُند</p>
۱۲۶		
	<p>یک جرعه مے ملکِ چین از رو تلخ کز ہزار جان شیرین از رو</p>	<p>یک جام ہزار مرد بادین از رو در روئے زمین زباوہ خوشتر نمود</p>
۱۲۷		
	<p>برین ز نخست درین عشق اِلا کرد منقحِ خندانِ دیر معنی کرد</p>	<p>چون عشقِ ازل بود مرا اِلا کرد واگناہ قراضہ ز رِقْلِبِ مرا</p>
۱۲۸		
	<p>وآن نام کہ زشت شد نگو نتوان کرد بدریدہ چہن شد کہ رفو نتوان کرد</p>	<p>در میکدہ جہنم کئے وضو نتوان کرد خوش باش کہ این پردہ مستوری ما</p>
۱۲۹		
	<p>آئید میانِ جان و تن فرق نہند کہ ہچو خود رسم ارہہ بر فرق نہند</p>	<p>آہنما کہ اسامین کار بر رِقْ نہند بر رِقْ نہم سبب کئے من پل زین</p>

تشیارہ ہائسان

	۱۳۰	
ساقی مئے ناب در سببِ خوہم کرد عید از سر این خمران فرو خوہم کرد		عید آمد و کار نامکو خواہم کرد افسار نماز و پوز بند روزہ
	۱۳۱	
واندوہ محال روز گارت گیر زان پیش کہ خاک در کنارت گیر		گذار کہ غصتہ در حصارت گیر مئے خور بکنار سبزہ و آب روان
	۱۳۲	
وان یار عزیز تہند خو خواہم بود خوش باش کہ عاقبت نکو خواہم بود		گویند بچشر گفتگو خواہم بود از حشر گز بجس نکوی نماید
	۱۳۳	
فے کار کسے بکار او خواہد شد میدان کہ سر جلدہ فرو خواہد شد		خوش باش کہ ماہ عید نو خواہد شد اے ساقی اگر بادہ وہی ورنہ ہی
	۱۳۴	
در بستر خاکم ز رخ سادہ کنند ز نہار کہ آب و گلش از بادہ کنند		در وقت اجل چو کارم آمادہ کنند در خاک لحد چو خشت خواہند نہاد
	۱۳۵	
گذار کہ جزو بشادمانی گذرد عمرست چنان کش گذرانی گذرد		گر یک نفست ز زندگانی گذرد ز نہار کہ سرمایہ این ملک جهان

	۱۳۶	
دابودم بامید روزگارے بر باد زان می ترسم کہ روزگارم ندید	دابوده ز روزگار خود روزے نشا چندانکہ ز روزگار بستانم داد	
	۱۳۷	
یک روز فلک کار مرا ساز نکرد یک دم نفسے از سر نشاوی نزوم	هرگز سوسے من دے خوش آواز نکرد کان روز کہ صد و غرسم باز نکرد	
	۱۳۸	
می باید بود و می باید بود * دایم سبقے ز عشق می باید خواند	سزنا بقدم بد روی باید بود در کوچہ دوست گر دیکھے باید بود	
	۱۳۹	
مسکین تن من کہ در غیری فرسود عمر بگذشت و یکے مان شاد نبود	آوازه ز خانان نمی دارد سود تا عاقبت تم آبل کجا خواهد بود	
	۱۴۰	
آورد باضطر ارجم اول بود زقیم باکراه و ندا نیم چه بود	جز چیز تم از حیات چیزے نغزود زین آمدن و بودن و رفتن مقصود	
	۱۴۱	
آهنہا کہ بفکر و رے صفتند سر رشته را سر رندانست کسے	ور ذات خداوند سخنها گفتند اول ز تبجے زدند و آخر نعتند	

	۱۳۲	
<p>بر اوج فلک بر اقیانوس است رهند سرگشته و سرنگون و سرگردانند</p>		<p>آنها که خلاصه جهان انسانند در مغفرت ذات تو مانند فلک</p>
	۱۳۳	
<p>در جمع کتب خشکی و سردی خیزد کز خوردن سبزه روے سردی خیزد</p>		<p>از کس طرب و نشاط و مردی خیزد رود - باوه بخور که سرخس و خواهی ماند</p>
	۱۳۴	
<p>تا خوردن کس قصد بجانم دارد جز باوه خورم همه زبانه دارد</p>		<p>بیارم و تب در استخوانم دارد وین طرفه نگر که هر چه در می آید</p>
	۱۳۵	
<p>تا بتوانم عیش و طرب خواهم کرد کس خورده ام دمی خورم نخواهم خورد</p>		<p>بر زوئے نکوے دل بچوے و دل زود تا بوده ام و باشم و خواهم بودن</p>
	۱۳۶	
<p>بر چرخ ز اختران نشان خواهد بود بنیاد سراسے دیگران خواهد بود</p>		<p>خوش باش که دهر بیکران خواهی بود نخستے که ز قالب تو خواهی شد زدن</p>
	۱۳۷	
<p>بر پائے خرد بندگراں حال آمد چندان که گمان کنند شوق آل آمد</p>		<p>ماه رمضان چنانکه اسال آمد اسے بار خدا خلق را غافل ساز</p>

تو قرآن اختران

	۱۳۸	
افسوس کہ نامہ جوانی طے شد وان مرغِ طرب کہ نامِ ابودشباب		وین نازہ بہار اور جوانی طے شد فریاد کے آمد و ندامت کے شد
	۱۳۹	
مے خوارہ اگر غنی بُو دَعُو ر شود در حَقِّہ لعل - ازان ز مردِ رزیم		وز عریبہ اش جہان پُراز شور شود تا دیدہ افعی غم کور شود
	۱۵۰	
ہر لذت دراستے کہ خلاق نہاد ہر کس ز طلاق مُنقلب گشت بخت		از بہر مجرد ان آفاق نہاد آسائشِ خود پُرد و بر طاق نہاد
	۱۵۱	
فروا اَلْم فراق طے خواہد شد معتوقہ موافق ست و ایام بکام		باطلاع سعد قصدے خواہد شد اکنوں نیکم نشاط کے خواہد شد
	۱۵۲	
موجودِ حقیقی بجز انسان نبود یک جرعه ازین شراب بے بخشش		بر فہم کسے این سخن آسان نبود تا خلق خدا پیش تو یکسان نبود
	۱۵۳	
چون نیست درین زمانہ سوسے ز خرد پیش آرد از آنکہ او خرد را بسپرد		جذبے خرد از زمانہ بڑھی بخورد تا بگوید کہ زمانہ سوسے ما بڑھی بگورد

	۱۵۳	
در دامن زہر زامدان آتش باد انگنہ بزیر پائے دُر کے کش باد		چموستہ خرابات زرنندان خوش با آن دلق بصد پارہ دآن صوف کبوت
	۱۵۵	
بر دست ہدیشہ آب انگورم باد او خود نندہد من تکسم دورم باد		در سر ہوس بنان چون حورم باد گویند کسان مرا خدا توبہ دمس
	۱۵۶	
تا بر دلش از زمانہ خارے نہ رسید دشمنش بسز زلف نگارے نہ رسید		درد ہر کسے بگل عذارے نہ رسید در شانہ بگر کہ تا بصد شخ نشد
	۱۵۷	
ادا آتش غم رُوح من افراشته اند تا خاک من از چہ جائے برداشته اند		از آب عدم تخم مرا کاشته اند سرگشته چو باد می دوزم گرد جہان
	۱۵۸	
تا حشر ز قال وقیل خود باز نہ ہند وز بے خبری از چہ خبر باز نہ ہند		توے کہ بخواب مرگ سر باز نہ ہند نہ کہے گوی کہ کس خبر باز نہ داو
	۱۵۹	
صد تائب باذغاث در پے باشد در وقت چنبن - توبہ روا کے باشد		توبہ کن از کئے اگر تے باشد گل جامہ دران دبستان نعرہ زنان

	۱۶۰	
تا یا شرابِ جان نسنایم ندید گوئید که توبه کن اگر وقت آید	صد بوسه فلک بر سر و پایم ندید چون توبه کنیم اگر خدایم ندید	
	۱۶۱	
کس را پس پرده قضا راه نشد هر کس ز سر قیاس چیزے گفتند	وز سر خدای چکس آگاه نشد معلوم دگشت و قصه کوتاه نشد	قدر
	۱۶۲	
یک نان بد روزگر شود حاصل مرد مامور کسے دگر چرا باید بود	وز کوزه شکسته دے آبلے سر تا خدمت چون خودے چرا باید کرد	
	۱۶۳	
چندان مروان ره که دودی بزخیزد تو دانشوی و یک گره جمد کنی	گر نیت دودی ز هر وی بزخیزد جاسے برسی کز تو - توی بزخیزد	
	۱۶۴	
بے بخنار جوے می باید بود این ز بهت عمر ما چو گل ذره روزست	از عرصه کنار جوے می باید بود خندان لب و تازہ روستے می باید بود	
	۱۶۵	
طعم همه باروے چو گل می خندد از هر جزوے نصیب خود بردارم	دستم همه با ساغر و مل پیوندد زان پیش که جگر با گل پیوندد	

	۱۶۶	
تازہ ہر وہ مہ بر آسمان سپید من در عجم کہے فروفتان کا ایشان		بہتر نے لعل کسے ہیج ندید بہ زمانکہ فروشد چہ خواہند خرید
	۱۶۷	
خجے کہ بقدر و رومی سازو گویند قراہہ گر - مسلمان نبود		پیوستہ ہمہ کار عدوی سازو آن را توشتا گو کہ کدومی سازو
	۱۶۸	
گویند کہ ماہ رمضان گشت پدید در آخر شعبان بخورم چندانے		من بعد گرد بادہ نتوان کہ دید کاندر رمضان مست بختم تا عید
	۱۶۹	
گر بایمن ایزک طامات کنید چون در گدزم خاک مرا خشت کنید		غہاے مرا بے مکافات کنید در رخنہ دیوار خرابات گنید
	۱۷۰	
آہنا کہ جهان زیر قدم فرسوزند آگاہ نمی شوم کہ ایشان ہرگز		واندر طلبش ہر دو جہان پموند زین حال چنانکہ ہست آگہ بودند
	۱۷۱	
تا خاک مرا بقلب آمیختہ اند من بہتر ازین نمی توانم بودن		بس فتنہ کہ از خاک برا میختہ اند کز بوتہ مرا چنین بردن رختہ اند

کہ گویند قراہہ کہ ہر روزہ سپید

زبان بیک

تحریر اب ستوان زرتشت

کے خوردن میں نزو کو

۱۴۲			
	من نے خورم دہر کہ چومن اہل بود نے خوردن من حق ز ازل نبی است	کے خوردن اوز پر غذا سہل بود گرے نخورم علم خدا اہل بود	۱۴۳
	کس شکل اسرار ازل انکشاو من می نگرم ز بستدی تا استاد	کس یک قدم از نہاد بیرون نہا عجوبت بدست ہر کہ از ما در زاو	۱۴۴
	از دفتر عمر پاک می باید شد اسے ساقی نہ لقا تو خوش خوش مارا	در دست اجل ہلاک می باید شد آبے دروہ کہ خاک می باید شد	۱۴۵
	سود از وہ را بادہ پروبال بود ماہ رمضان بادہ نخوردیم گلگشت	مے بریخ خاتون خرد حال بود بارے شب عبید از مہ شوال بود	۱۴۶
	بدخواہ کسان هیچ بمقصد رسد من نیک تو خواہم و تو خواہی بین	یک بدکنند تا بخودش صذر رسد تو نیک نہ بینی و بمن بد رسد	۱۴۷
	ستودے تو درین قوم چہ کردی کہ خزند سالے یکبار آب چویت نہ صند	دانش چہ بری کہ از تو دانش نخزند روزے صد بار آبر دیت بہرند	

	۱۶۸	
خوڑم دل۔ آن کسے کہ معروف نشد بیسمرغ صفت بعرض پروازے کرد		در حجبہ و در راحہ و در صوف نشد در کنج خرابہ جهان بوف نشد
	۱۶۹	
افسوس کہ سرمایہ زلف بیرون شد کس نامد از ان جهان کہ تا پرسم از تو		در دست اجل بسے جگر ماخون شد کا حال مسافران عالم چون شد
	۱۷۰	
فردا کہ نصیب نیک بختان بخشند گدیزک آیم مرا از ایشان شمرند		قبسے بمن رند پریشان بخشند در بد باشم مرا بدیشان بخشند
	۱۷۱	
آہنہا کہ بکار عقل در می کوشند آن بہ کہ لباس اہلی در پوشند		افسوس کہ جملہ گاو زرمی دوشند کا روز بعقل تیرہ مے بفروشند
	۱۷۲	
طبع بہ نماز و روزہ چون مائل شد افسوس کہ آن وضو بہ باونے بٹکست		گفتم کہ مراد کلیم حاصل شد وان روزہ بہ نیم مجرّم مے بل شد
	۱۷۳	
ہر جرّمہ کہ ساقیش بجاگ افشاند بختان المد تو بادہ می پنداری		در دیدہ من آتش غم نبشانند آبے کہ ز صد در دولت بر ماند

رباعیات

ک  
دیندگرم

تازہ کے لکھنؤ

	۱۸۲	
چون دست بدانِ هوس می نرسد درودِ تقدیرِ دُرُو که جامِ صافی		جایے بمرادول بکس می نرسد این شپیشہ فیروزہ بکس می نرسد
	۱۸۵	
خطے کہ ز روے یار برخاسته شد در باغِ رخس بہر تماشا گہ جان		تو ظن نہ بری کہ حُسن او کاسته شد گل بُود و بسبزہ نیز آراسته شد
	۱۸۶	
خون از دلِ افکار برون می آید گر خوں بچکد از مژہ ام نیست عجب		در دیدہ خونِ بار برون می آید زیرا کہ گل از خسار برون می آید
	۱۸۷	
اندر رہ عشق جملہ صافان دُرداند امر فرشب در روز ز فردا نیست		داند طلبش جملہ بزرگان خرداند فردا طلبان در غم فردا مردند
	۱۸۸	
برین قلم قضا چو بے من رانند دی بے من امر و چودی بے من تو		پس نیک و بدش چراز من می دانند فردا بچہ محترم بد اور خوانند
	۱۸۹	
دشمن کہ مرا همیشه بد می بیند در آئینہ درونِ خودی نگردد		حقا کہ نہ از روے خرد می بیند آن صورتِ مردہ رنگِ خودی بیند

	۱۹۰	
مے سترِ جهانِ بجام تو خواہد شد کین کوزہ چو بشکند سپونخواہد		مے جامہ عمر کہ نہ - تو خواہد شد مے خور بس بود کوزہ اندوہ مخور
	۱۹۱	
در باد یہ دیوود و نمی باید بود منغرو بفضلی خود نمی باید بود		با مردم نیک - بد نمی باید بود مفتونِ معاش خود نمی باید بود
	۱۹۲	
بالعل لب تو روح دسازي کرد زان روز سہی سرو سرفرازي کرد		زلفین تو باشک ختن - بازی کرد بالا سے ترا بسرو - نسبت کرد
	۱۹۳	
واجزائے مرگیم پراگندہ شود باشد کہ دل مردہ من زندہ شود		زان پیش کہ گورے زمین آگندہ شود اسے باوہ سراز گور صراحی بردار
	۱۹۴	
با آنکہ ز صد گھر کیے سفتہ ٹاند از بے خردی خلق ناگفتہ بہ		ز فتم - ز ما زمانہ آشفته ٹاند افسوس کہ صد ہزار معنی دقیق
	۱۹۵	
دایم بکفہ بنگ دونان موقوف اند شبلی نہ ولی در کرخے معروف اند؟		آنان کہ کہنہ نمدے موصوف اند گویند کہ شبلی و جنیدیم ہم

	۱۹۶	
گر بادہ بکوبہ برزنی رقص کند از بادہ مرا توبہ چه می فرمائی		ناقص بود آنکہ بادہ را نقص کند روح بست کہ از تربیت شخص کند اسے بادہ پرودت
	۱۹۷	
یاران موافق ہمہ از دست شدند بودند بیک شراب و مجلس سر		در پائے اجل یگان یگان پست شدند دورے دوسہ پیشتر زمانت شدند
	۱۹۸	
کئے خواہم خور و تنا کہ جانم باشد اسے جانِ جهان - دینِ جهان خوش نریم		گر سو د جهان جملہ زیا نم باشد من کے دائم کہ آن جهانم باشد
	۱۹۹	
ساتی علم سیاہ شب - صبح ربود بکشار زہم دونر گس خواب آلود		برخیزوئے منانہ را در دہ زود برخیز کہ خفتنت بسے خواهد بود
	۲۰۰	
سودا ترا بہانہ بے بس باشد در کشتن ما چرکشد چشم تو تیغ		متاہ ترا ترانہ بے بس باشد مارا سر تا زیانہ بے بس باشد
	۲۰۱	
گوئند کہ مرد را ہم سمری باید امروز چنان شدست و سونوبت ما		یا نسبت عالی پدر می باید کیتہا ہمہ ہمہ سپح زری باید

	۲۰۲	
روح از پئے تن نعرہ زنان خواهد بود زیر قدم کوزہ گران خواهد بود		خوش باش کہ عالم گذران خواهد بود این کا شمشیر با کہ تو بینی بیک چند
	۲۰۳	
باموئے سفید قصدئے خواہم کرد این دم نکم نشاط کے خواہم کرد		من دامن زہد و توبہ طے خواہم کرد پیمانہ عمر با بہفت اور رسید
	۲۰۴	
ہم پائے تنہا بمقامے نرسید ہم عاقبت الامر بکامے نرسید		ہم دست من آتشہ بجامے نرسید وان دل کہ باندہ بود در نا کامی
	۲۰۵	
کین چرخ فلک بسے چو پاکشت بود تا نوش کنم کہ بود نیہا ہمہ بود		غم خود دن مہوہ کجا دار و شود پر کن قدمے کہ بکفم پر زود
	۲۰۶	
خشت سر خم ہزار جان می آرزو حقاکہ ہزار طیلسان می آرزو		یک جبرئیلے ملک جہان می آرزو آن کہنہ کہ لب نئے از و پاک کنند
	۲۰۷	
واجرام زیک دگر پراگندہ شود حالے کہ پراز بادہ کنی زندہ شود		انکہ کہ نہالِ عمر بر کندہ شود ورزانکہ صراحی کنند از گل ما

	۲۰۸	
آن قوم که سجاده پرستند خرنند دین از همه طرفه تر که در دیده زهر		زیرا که بنزیر بار سالوسم رانند اسلام فرودشند و ز کافر تبرانند
	۲۰۹	
شاویدها کن که آن دمان خواهد بود تو با ده خور و غم جهان هیچ مخور		جسم همه در خاک نهان خواهد بود خود غم خورد آنکه در جهان خواهد بود
	۲۱۰	
اسرار ازل با ده پرستانانند گر چشم تو حال من بدانند نه عجب		قدرت و جام تنگدستانانند شک نیست که حال مستانانند
<b>ردیف حرف را هم مله</b>		
با سفلند خوئے بے عقل و وقار بدستی و شوهر عیش و در شب عیش	۱	ز زهار مخور با ده که ریخ آرد بار در دسر و عذر خواهی اش روز خار
	۲	
چون نیست ترا جز آنکه آوداد قرار هان تا نه نمی بردل خود چندی با		چندین ز پئے مراد دل رنج مدار بگذشتن بگذشتنش آخر کار
	۳	
خشت سر خم ز ثروت جم بهتر آه سحری ز سینه و خارے		بوتے قح از غذائے مریم بهتر از ناله بوسعید و آه هم بهتر

	۴	
افلاک کہ جو غم نغزایند وگر ناآدہا اگر بدانند کہ ما		نہنند بجا تانہ ربایند وگر از دہر چہ می کشیم - نایند وگر
	۵	
ناچند ازین حیلہ و زراتی «عمر» حتی کہ من از ستیزہ و غدغہ اش		ناچند مرا در دہد ساقی «عمر» چون جرعه بخاک ریزم این باقی عمر
	۶	
از بودنی اسے دست چہ داری تیا خورم بزی و جہاں بشاوی گدیلن		وز فکرت بہیودہ دل جاں - افکار تدبیر نہ با تو کردہ اند اول کار
	۷	
از گردش روزگار بہرہ گیر از طاعت و محبت خدا مستغنی است		بر تختِ طرب نشین بکف ساغر گیر بارے تو مرا و خود را عالم گیر
	۸	
وقتِ سحر است خیزای طرفہ سپر کین یک دم عاریت درین کنج فنا		پربادہ لعل کن بلورین ساغر بسیار سجونی و نیسانی دیگر
	۹	
ان لعل درما بگینہ سادہ بسیار چون می دانی کہ مدت عالم خاک		داں محرم و مونس ہر ازادہ بیبا باوے است کہ زود بگذر بادہ بیبا

	۱۰	
بایا پر چو آرمید مباحشی ہمہ عمر خواہے باشند کہ دیدہ باشی ہمہ عمر		لذاتِ جہاں چشیدہ ہستی ہمہ عمر ہم آخر عمر رحلتت باید کرد
	۱۱	
در بادہ ز جامِ تست مستی خوشتر کاں نیستی از ہزار ہستی خوشتر		گر بتِ مریخ تست بتِ پرستی خوشتر در مستی عشق زان سبب نیست شدم
	۱۲	
ہرگز نمکنی بکارِ آزاوہ نظر آسنت زہے - چرخِ مختش پرور		اے چرخِ فلک نہ عقل داری بہتر نامرواں را دہی ہمہ گنج و گہر
	۱۳	
در دستِ غم دیدہ پر آب اولے تر در عالمِ دُوں مست و خراب اولے تر		بایا رہ خوشم جامِ شراب اولے تر چون عالمِ دُوں و فسا نخواہد کردن
	۱۴	
عے نوشِ نجوشِ دلی کہ دورست بچوڑ جامے است کہ جملہ را چشانند بدو		در دایرہ سپہر ناپیدا عوڑ نوبت چو بدویر نور سداہ مکن
	۱۵	
جز دور و دل و وادانِ جان نیست دگر و آسودہ کسے کہ خود نزا د از ماد	چون حاصل آدمی دریں جائے دود خرم دل آنکے یک نفس زندہ نبود	

	۱۶	
در عہدہ آن جہاں منم - بادہ بیابا داں لقمہ کہ داری ز کساں بازدا		سستی مکن و فریضہ حق بگذا در خون کسے و مال کس تصدک
	۱۷	
بر پارہ گلے ہی لگد زو بسیار من ہچو تو بودہ ام مرانی کودا		دی گوزہ گرے بدیم اندر بازار داں گل بنیان حال با آدمی گفت
	۱۸	
ہرزوہ زہرزوہ گرفتند کنار بے خود شدہ و بے خبر اندازیمہ کار		ایں اہل قبور خاک گشتند و عبا آہ ایں چہ شرابے ست کہ تا روز شما
	۱۹	
دین عمر برفتہ و اجل آمدہ گیر خود نتوانی و گر توانی زدہ گیر		کار ہمہ عالم بر اوت شدہ گیر گفتی کہ بکام خویش دستے بزیم
	۲۰	
خود را تو ز بند زن و فرزند پرست باشد - چگونہ زہ ردی بند پرست		مردانہ درآ - ز خویش سپوند پرست ہر چیز کہ هست سدا هست ترا
	۲۱	
وز عمر تمام بہرہ برداشتہ گیر برداشتہ گیر و باز بگذاشتہ گیر		از چرخ بکام سر بر افراشتہ گیر از چرخ و گھر ہر چہ مراد دل است

	۲۲	
<p>یا با صمنی سادہ رُخے خندان خور اندک خور۔ وگہ گاہ خور۔ پنهان خور</p>		<p>گر بادہ خوری تو با خرد منداں مخور بسیار مخور۔ درد مکن۔ فاش منا</p>
	۲۳	
<p>دین خسانہ پراز نعمت دآرا سگیم روز دوسمہ بنشستہ و بر خاستہ گیر</p>		<p>اے دل ہمہ اسبابِ جہاں خوانندہ گیر خوش باش درین نشیمن کون و فساد</p>
	۲۴	
<p>بر باد بتان لغز دل کش می خور خون بر تو حلال کرده ام خوش نمی</p>		<p>جانا اے صاف وقت گل خوش می خور عے خون رزست رز ترا می گوید</p>
	۲۵	
<p>زین کہنہ سرا برون برزند ناچا این هر دو بیک رخ بود آخر کار</p>		<p>عمر تو چه دو صد و چه سی صد چه نرا گر باد شہی و گر گداؤی بازا</p>
	۲۶	
<p>باغ طربت بسبزہ آرا ستہ گیر بنشستہ و باداد بر خاستہ گیر</p>		<p>اے دل ہمہ اسبابِ جہاں خوانندہ گیر و انگاہ بر آن سبزہ شبے چون بنم</p>
	۲۷	
<p>بیہودہ غم جہان فرسودہ مخور خوش باش و غم جہان نابودہ مخور</p>		<p>اے دوست غم جہان بیہودہ مخور چون بود۔ گذشتہ و نیست نابودہ پدید</p>

۲۸	چندین زرخس میچ بر اہل نظر تو از دم حیض و از نجاساتِ دیگر	اے خواجہ فقیہ گزراہتِ خیر ایشان ہمہ از صلحِ درو صفش گویند
۲۹	بر نالہ نالے و نعیمہ چنگ بخور یک بار چو بنگ می خوری رنگ بخور	گر آدمی بادوہ گل رنگ بخور در بنگ خوری چونگ مانی برجا
۳۰	بر داد ز خاکم وز بنیادِ بیر از کوچہ او غبار مے پاد بیر	اے سیل فنا نام من از یاد بیر بر دامن آذنانہ نشیند گروے
۳۱	سرمایہ لذتِ جوانی ست بخور سازندہ چو آبِ زندگانی ست بخور	آن مئے کہ حیاتِ جاودانی ست بخور سوزندہ چو آتشِ ست لیکن غم را
۳۲	چشمت بدل کباب بودست مگر بخت بد من بخواب بودست مگر	ساقی! بختِ خطاب بودست مگر آن دم کہ ترا نظر بیداران بود
۳۳	تا چند نہند دل - بخوش و ناخوش ہجر ز ہزار مرا سوز در آتشِ ہجر	ساقی! مئے وصل وہ بخت کش ہجر ہر چند چو شمع جان من سوختنی ست

	۳۳	
ساقی کہ غمش ز باد شاہی خوشتر ہر چند کہ دلخواہ بود عیشِ جهان		رویش ز دنیا کے صبح گاہی خوشتر دیدارِ خوشش نہ ہر چہ خواہی خوشتر
	۳۵	
خامش منشینِ دلا درین رہ نہ ہمار زان رو کہ نبودہ تو بیچِ اولِ بار		ببینِ العَدَمِ نِست وجودت ہمد آ صد بار بہتر تری ازان آخر کار
	۳۶	
چون نیست درین دائرہ بے پرکا ہم در کئے لعلِ دزلغِ دلبر آویز		از مایہ عمر، بیچِ ابر خور دار دیں یک دم خویش را غنیمت میدا
	۳۷	
کئے با بخیِ دلبرانِ چالاک بخور کئے می خورم و عیشِ کنم - نوشم باد		انعی غمت گزید تریاک بخور گر تو سُخوری - من چہ کنم خاک بخور
<b>ردیف حرف زامعجم</b>		
گر گوہرِ طاعتتِ نسفتم ہرگز تو تیبید نیم ز بار گاہِ کرمست	۱	ورگر در بہت ز مرغ زرفتم ہرگز دانی کہ یکے را او تلفتم ہرگز
	۲	
از جملہ رفیقانِ این راہِ دراز مان بر سر این دوراہ از ناز و نیاز		باز آمدہ کو کہ بمس گوید راز چینے نگذاری کہ نمی آئی باز

	۳	
سے می خور و گردِ خویر و بان می تاز کز مجلہ از فتگان یکے نآمد باز		رو بر سرِ افلاکِ جہان خاک انداز چہ جائے عبادتِ مست چہ جائے نماز
	۴	
کشتنہ بستم ہزار محمود و ایاب ہر کس کہ شد از جہان نمی آید باز		این خنج کہ باکسے نمی گوید راز مے خور کہ بکس عسمر دوبارہ بند
	۵	
بہ زانکہ بحراب کتم بے تو نماز خواہی تو مر بسوز خواہی بنواز		باتو بخرابات اگر گویم راز اے اول و آخر ہمہ خلق تویی
	۶	
در زن بجان و در جہاں شو انگیز القصہ چنان بود کہ کج دار و مریز		در کتم عدمِ حُفنتہ بدم گفتی نیز داکتون کہ بفرمان تو ام حیسر انم
	۷	
بوتا کہ پر دم دے نشیبے بفرار زان در کہ در آدم برون رفتم باز		باز سے بودم پریدہ از عالمِ راز این جا کہ نیانتم کسے محرمِ راز
	۸	
چندین چہ بری خواری ازین سنج در کین رفتہ قلم ز بہر تو نماید باز		اے دل چو حقیقتِ جہان ہست مجاز تن را بفضا سپار و باد و بساز

۹	
وقت سحر است نیز ایسے مایہ ناز کا تھا کہ بجا اندن پائیںد در آ	نرک نرک بادہ خور و چنگ نواز دا تھا کہ سبند کس نمی آید باز
۱۰	
مایم فتادہ روز و شب رنگ ناز نہ بیچ راہ آورده سب زینج و گر	بر خیرہ ہنوادہ روے دیشب و فر نہ بیچ پس انگلندہ سبج راہ دراز
۱۱	
اسے مرد معر مند نگہ تر۔ بخیند دا انگاہ بگویش کہ بغفلت پئے بر	واں کو دک خاک بنیرا گوئیںد مغز سر کیقباد و چشم پرویز
۱۲	
ما عاشق آشفته و مستیم امروز از ہستی خویش متن بکلی رستہ	در کوئے بتان بادہ پرستیم امروز پیوستہ بحراب الستمیم امروز
۱۳	
کردیم و گر شیوہ رندی آغاز ہر جا کہ پیالہ ایست مارا یعنی	تکبیر قناز ویم بر بیخ نماز گردن چو صراحی سوسے اوکرده در آ
۱۴	
بودی کہ نبوت سخور و خواب نیآ ہر یک بتوانچہ دا دستا ند با	گردنیاز مندت این چار انا تا باز چنان شوی کہ بودی ز آغاز

	۱۵	
امروز تطفے بنو کرد آغاز یعنی کہ نکولی کُن و در آب اندام		معتشوق کہ عمرش چو غم باد - دراز بر چشم من انداخت دے چشم و رفت
	۱۶	
گذارد کہ بر تو خاک باشد شب و روز اسے بس کہ نباشی تو و باشد شب و روز		از عمر تو چونکہ سے ترا شد شب و روز روز و شب و خویش ابشادی گذار
	۱۷	
در طبع دلم میل شراب است ہنوز جامے سے وہ کہ آفتاب است ہنوز		بر رُوے گل از ابر نقاب است ہنوز در خواب مر تو کہ وقت خواب است ہنوز
	۱۸	
وزنا اہلان ہزار فرنگ گیر وز نوش سدا ترا زنا اہل بریز		با خر و م پاک اصل و مائل آمیز گردد ہر دہ ترا خرد مند بنوش
	۱۹	
آراستہ بسنبیل و عنبرین این حکم چنان بود کہ کج دار و مرین		یارب تو جمال آن مہر انگیز پس حکم ہی کنی کہ دروے منگر
	۲۰	
فرمودہ و امر کرد کہ زوے بگریز در ماندہ جہانیاں کہ کج دار و مرین		حکے کہ از و محال باشد پرہیز انگاہ میان امر و ہمیش عا جز

	۲۱	ما لبعثک انیم و فلک لبعثت باز باز کچھ ہے کینم بر نفع و جود
از روئے حقیقی و تناز روئے مجاز ز قسیم بصند و قی عدم یک یک باز		
	۲۲	افسوس ازین سگ بچہ بزرگ و نا ادبس کہ ویش با ستخوان مایل بود
کو در رفتن مباد بودے ہمراز شد عاقبتش نصیب دندان گراز		
	۲۳	ز قند ز رفتگان کیے نامد باز کارش نیازی کشاؤ نہ ز نماز
تا با تو بگوید از پس پردہ راز باز کچھ بود۔ نماز بے صدق و بنا		
	۲۴	لب برب کوزہ بردم از غایت آرز بامن بزبان حال می گفت این راز
تا زو طلبم ماسطہ عمر و راز عمرے چو تو بودہ ام دے بامن ساز		
	۲۵	اے برہمہ سروران عالم فیروز یکشنبه و دو شنبہ و سه شنبہ و چار
دانی کہ چہ وقت می بود روح افروز پنج شنبہ و آدینہ و شنبہ شب و رو		
	۲۶	می پرسیدی کہ چیست این نقش مجاز نقشے است پدید آمدہ از دریلے
گر بر گویم حقیقتش بہت دراز دائگاہ شدہ بقعر آن دریا باز		

	۲۷	
ساتی ولم از تو دو گداز است منوز گر بے تو آتم از صومعه بکشود درے		اسید لطف چاره ساز است منوز باز آگه در بیکده باز است منوز
	۲۸	
تو آبِ صبحِ عروسِ رز پاک مریز خونِ دو هفتاد تا شب نامعلوم		جز خونِ دل ز اهدِ غناک میز بر خاک بریز و جرحه بر خاک مریز
	۲۹	
نامر نکتم در سرت ای مایه ناز هر چند که راهم نبود در ست و دراز		کوتاه نکتم ز دامنت دست نیاز در راه بمیرم و نگردم ز تو باز
<b>ردیف حرف س</b>		
۱	اے واقف اسرار ضمیر هم کس یارب تو مرا توبه ده و عذر پذیر	در حالت عجز و تشکیر هم کس اے توبه ده و عذر پذیر هم کس
۲	آغازِ دو ان گشتنِ این زترین طاس دانسته نمی شود به معیارِ عقول	دا انجام خرابی چنین نیک آس سنجیده نمی شود بمقیاس قیاس
۳	از حاد و شیهان آینه سده مترس این یک دم نقد را غنیمت میدان	وز هر چه رسد چو نیست پاینده مترس از رفته میندیش و ز آئینده مترس

	۳	
ہرگز نروى تو بر مرادِ دل کس تا کس تو کسے کنی و کس را تا کس		اے چرخِ خمیسِ خس پر خوش چرخاً گفکا! ترا زمینِ عادت بس
	۵	
در پیش ہنوادہ کلمہ کی کاؤس کو بانگِ جزہا و کجا مالہ کو کس		مُرنے دیدم نشستہ برابرہ کٹوس با کلمہ ہی گفت کہ افسوس افسوس
	۶	
مردم - بسم بر حمتِ خویش برس یک رہ تو بفریادِ من ریش برس		ساتی! تو بغورِ من درویش برس صدرہ دلِ ریشم بتو فریادِ رساند
	۷	
در می نبود - عارضِ گلِ فامِ تو بس اے راحتِ جان - مرا ہی نامِ تو بس		ساتی! نظر سے کہ دروے از جامِ تو بس جان مست شود چو نامِ ساتی شنود
	۸	
احوالِ مرا از ہمہ کس پیشین برس این را - ز برصنہ پائے درویش برس		ساتی! از سیرانِ جگرِ ریشِ پیرس بر بندِ عیشِ فاسخ از خارِ غمی
<b>روایفِ حرفِ باش</b>		
باسادہ رنخے اگر نشستی خوش باش انکار - کہ نیستی - چو ہستی خوش باش	۱	خیام! اگر بادہ پرستی خوش باش چون عاقبتِ کارِ جهان نیستی است

	۲	تا چند کنم عرضۀ نادانی خویش ژنارِ مغان که بر میان خواهم بست
بگفت دل من از پریشانی خویش دانی - ز چه؟ از ننگِ سلمانی خویش		
	۳	جایست که عقل - آفرین می زندش این کوزه گرد صحر - اگر جامِ طیف
صد بوسه ز مهر بر چین می زندش می سازد و باز بر زمین می زندش		
	۴	از نامدما زرد مکن چهره خویش بردار ز دنیا کے دلی بهره خویش
وز آمد ما - آب مکن ز صرہ خویش زان پیش که دهر بر کشد صرہ خویش		
	۵	باروئے نکو شراب روشن درکش باساوه مریخ نشین و بگذاز خویش
با دوست دل از جفائے دشمن درکش پیرا بن کبر و هستنی از تن درکش		
	۶	بگذارد و لا وسوسه عقل معاش در بزم قلندر ان معنی بنشین
از هستی خویش تن بر چون او باش آزاده شود شراب نوش و خوش باش		
	۷	اے دل مطلب زد دیگران مریخ خویش تنها بنشین و خویش تن خورم خویش
خوش باش بهر درد دل محرم خویش در هم دست آرزو کند بهدم خویش		

	۸	
با نغمہ و چنگ صبح و نماش می نوش یک فطرہ رہا مکن تا ماش می نوش		مے گر چه حرامست مدمش می نوش جلے ز مے لعل - گرت دست دہد
	۹	
پیرے دیدم مست سبوتے بردوش گفتا کرم از خد هست می نوش خموش		سمرست ز بیخانه گذر کردم دوش گفتم ز خدا شرم نداری ای پیر
	۱۰	
تلخ است مرا عیش و لے حشمش زہ کردہ ام از عصا و خوش می کشمش		ایام شباب رفت و خیل و شمش این قامت بچو تیر من گشته تکمان
	۱۱	
اوپ جیات هست و منم ایستش چون گفت خدا منافعہ للنا سسش		آن مے کہ خضر خجسته دار و پاش من قوت دل و قوت روحش خوانم
	۱۲	
گفتا چون آدم تو یا بیرون کش کاتش ہمہ ہیزم شد و ہیزم آتش		بگرفت مرا عشق بجائے خوش خوش انقصہ چنان سوخت ولم از غم او
	۱۳	
بشاس بلندی من و پستی خویش پیوستہ ملول باشم از پستی خویش		ایسے چرخ مرا گمش بہ بدستی خویش من خود ز غم خویش و تہیدستی خویش

	۱۳	
نم چند خوری بکارِ نا آمده پیش خوش باش و جهان تنگ کن بزلِ خویش		نم چند خوری بکارِ نا آمده پیش خوش باش و جهان تنگ کن بزلِ خویش
	۱۵	
از بهر خدا جامهٔ نر و تیر پیش از بهر دمی ملکِ ابد را مفروش		پندے و ہمت اگر بمن داری گوش عقبی ہمہ روزہ است و دنیا یکدم
	۱۶	
بہر حرم کہ رفت حبیبۂ بند بخش ما را بسر خاکِ رسولِ اللہ بخش		یک یک منہم بین و گندہ دہ بخش از بادِ ہوا۔ آتشِ کین را مفروش
	۱۷	
دیدم دو ہزار کوزہ گویا و نموش کو۔ کوزہ گرو۔ کوزہ خرو۔ کوزہ فروش		در کار گچہ کوزہ گرے بودم دوش ہر یک بزبانِ حال با من گفتند
	۱۸	
در کاسۂ خوش دلی کتم دروی۔ نوش آن کوزہ بجز بی فروشانِ مفروش		تا در بگ بقائے من بود اندر جوش اے کوزہ گرا۔ گرا از گلم کوزہ کنی
	۱۹	
سرمایۂ لذتِ جوانی ست بنوش سازندہ چو آبِ زندگانی ست بنوش		آن مے کہ حیات جاودانی ست بنوش سوزندہ چو آتشِ ست لیکن غمِ او

	۲۰	
ساقی! تو ہمیں زردی فرخندہ خویش گر خندہ زناں صبح بربند چو گلست		حسن تو فرشته کرده شرمندہ خویش گرید بہزار دیدہ بر خندہ خویش
	۲۱	
آن بادہ کہ لعل ناب می خواندش رطلے دوسہ سنگین بہن آرید یک		معمار دل خراب می خواندش خیر آب بود شراب می خواندش
	۲۲	
نون ایست کشیدہ عارضِ موزوش من خود و شنش چرانگویم لفظت		دان خال مغربہ نقطی بر نوش خط دایرہ کشیدہ پیراموش
<b>روایت حرف (ع)</b>		
ساقی! بقہ کہ می گدازیم چو شمع بفرست نسیم کہ ز پانہ نشینم	۱	در آتش دل شب درازیم چو شمع تا در ہوس تو سربازیم چو شمع
<b>روایت حرف (ف)</b>		
مے در قبح انصاف کہ جانیت لطیف لائق نبود بیچ۔ گر۔ آں ہمد من	۱	در کالبد شیشہ و انیسیت لطیف جز ساغر بادہ کان گرانیت لطیف
<b>روایت حرف ک تازی</b>		
ہاں صبح دید و دامن شب شد چاک مے نوش ہلاک صبح بسیار مد		بر خیز و صبوح کن چرائی غناک اُورے با کردہ و ماروے بجاک

	۲	
<p>مہمان تو آمد است از عالم پاک زاں پیش کہ گوید انعم اللہ و مساک</p>		<p>روحے کہ منترہ است ز آلائشِ خاک مخترہ تو۔ بہ بادۂ صُبوحی مدد سے</p>
	۳	
<p>برد و خستہ و کردگر بیانش چاک از آب بر آورد۔ فر و بردن چاک</p>		<p>بس پیرھنِ عمر کہ بہ شبِ افلاک ہر روز بسے زمانہ شاد و غمناک</p>
	۴	
<p>وز نامِ نکو۔ نباشد مِنگِ اینک آں کس کہ نخے خورد سر و سنگِ اینک</p>		<p>کہ صلح نیام ز فلکِ جنگِ اینک جامِ مے سلِ ارجواں رنگِ اینک</p>
	۵	
<p>بیوستہ مرا بر نہ ساز می چوسمک پس چرخ زنی بہ از تو اسے چرخِ فلک</p>		<p>اسے چرخِ فلک ز ناں شناسی ز نمک از چرخِ زنی۔ دو شخص پو شنیدہ شونند</p>
	۶	
<p>از بہرِ خدا جو کُن آہستہ ترک بر سوختہ می پُر آگنی سودہ مک</p>		<p>تکے ز جفا ہائے تو اسے چرخِ فلک من سوختہ ام تمام دہرِ لحظہ۔ تو نیز</p>
	۷	
<p>در آبِ ندامت نشدی ہرگز پاک بہ ترسم کہ تراز رنگِ نپذیرد خاک بہ</p>		<p>از آلتشِ آخرت نمی داری پاک بہ چوں بادِ اہل۔ چرخِ عمرت بکشد</p>

	۸	
گر گل نبود نصیب ما خار اینک در خرقہ و خانقاہ و شیخی نبود		در نور کئی رسد با بار اینک - ناقوس و کلیسیا و زنار اینک -
<b>ردیف حرف (ک) فارسی</b>		
خیام! از مانہ از کسے دارد تنگ مے خور تو در آبگینہ بانا و جنگ	۱	کو در عجم ایام نشیند دل تنگ زاں پیش کہ آبگینہ آید بر سنگ
<b>ردیف حرف (ل)</b>		
چند از عجم و غصہ جہاں قلاقال از سبزہ چو شد روئے زمین میلا میل	۱	بر خیز و بشادی گذراں حال حال در کش مے لال از قوج مالا مال -
	۲	
بگذارد لای و سوسہ فکر محال آزاد شود مجرود و بادہ پرست		در کش قوج بادہ و بگذر ز ملال تا مرد شوی رسی بجد کمال
	۳	بسرحد
این صورت کون جملہ لغتہ ست خیال بنشین - قوج بادہ بنوش و خوش باش		عارف بنود ہر کہ نداند این حال فارغ شوا زین نقش و خیالات محال
	۴	
چوں باد بزللف اور رسیدن مشکل گفتند بیدہ روئے اوتنواں دید		وز اسپ عیش - عیاں کشیدن مشکل گردیدہ ماست دیدہ دیدن مشکل

	۵	
<p>الاکرم و رحمت حق عزوجل از جملہ انعام شماراے اخوان</p>		<p>مئے خور کہ نہ علم دست گیر نہ عمل آن طائفہ کہ از خرمی مئے نخورند</p>
<p>از دست مدہ جام مئے و دامن گل پیرا من عمر تو چو پیرا حسن گل</p>	۶	<p>باسر و قدے تازہ تر از خرمن گل زناں پیش کہ ناگہ شود از لرگ ابل</p>
<p>بگذشت زاندازہ من - علم عمل ہر مشکل را شراب گرداند ستل</p>	۷	<p>تلمکے زابد حدیث و تاکے زازل مئے خور کہ شراب ناب را نیست بکل</p>
<p>بالغرہ غلیب و صوت بمبیل مئے در سر شیشہ ہا نکر سے قل قل</p>	۸	<p>مئے در کف من نرو بر آور غلغل بے نعمہ اگر رہا بے مئے خورون</p>
<p>کردم ہمہ مشکلات عالم را حل ہر بند کتادہ شد مگر بند ابل</p>	۹	<p>از جرم حنیض خاک تا اوج زحل بیرون بستم ز بند ہر مکر و حیل</p>
<p>نہ نیز بدر با ختن لغمت و مال از قال ترارہ نہ نمائند بحال</p>	۱۰	<p>اسرار حقیقت نشود حل بسوال تا جان نکنی - خون نخوری پنجہ سال</p>

	۱۱	
اے دل مشنوی نصیحتِ اہل حیل گراحتِ جان و قوتِ روحت ماند		کز بادۂ ناب عقل و دین راست غفل مئے نوش بہ بوستاں بہ گل بانگ غزل
	۱۲	
در سرگزار ہیچ سوداءِ محال باؤ خنجر رزنشین و عیشے می کن		مئے خورمہہ سالہ ساغر مالا سال دختر بجمال پہ کہ مادر بحلال
	۱۳	
کس خلد و جیم راندیدست ایدل اُمید و ہراسِ با بچیز لیت کزاں		کو کس - کز ازاں جہاں رسیدست ایدل جز نام و نشانے نہ پدیدست ایدل
	۱۴	
ساقی! کہ رسد بوصلت از یاری عقل ہے از بادۂ عشق گرہ بہ بدستی زاد		در خواب کہ بیندت ز بیداری عقل ہے بدستی عشق بہ ز ہشیاری عقل ہے
	۱۵	
ساقی! اتو بکن صورتی خس من گل گل نیت و لے ہوئے گل ہست عزیز		من خار و لیک - خار پیرا من گل خارے کہ در آویختہ در دامن گل
	۱۶	
ساقی! قدمے وہ بمن سوختہ حال گر برقی وصال - خرمنِ جہلم سوخت		وز دل بنشانِ آبِ مئے گرہ طلال من سوختہ ام بکست برقی وصال

ردیف حرف میم

<p>در فکر تو - زانندیشہ عالم رستم المنت للہ کہ ازاں ہم رستم</p>	<p>(۱)</p>	<p>ساقی اقدحے بدہ کہ از عم رستم زین پیش عم بود کہ جان خواہم خست</p>
<p>مأمرون زندگی ازومی دانیم مازندہ وصل و کشتہ ہجرانیم</p>	<p>(۲)</p>	<p>ساقی اقدحے کہ کشتہ جانیم مارا باہل چکارو باجنت چہ بحث</p>
<p>خودشاہد حالی کہ گرفتار تو - ام تو یوسف دمن سگے ز بازار تو - ام</p>	<p>۳</p>	<p>ساقی انظر کے مست ویدار تو - ام دعوی نہ کنم کہ من خریدار تو - ام</p>
<p>محرورم ز خورشید چو شبنم مائیم محرورم ترین خلق عالم مائیم</p>	<p>۴</p>	<p>ساقی نظرے کہ ہمدم عم مائیم ہر چند کہ عالمے ست محروم ز تو</p>
<p>دل زندہ بیاد چشمہ نوش تو ایم شرمندہ الطاف خطا پوش تو ایم</p>	<p>۵</p>	<p>ساقی قدحے کہ حلقہ درگوش تو ایم لطف تو خطا کاری مستان پوشد</p>
<p>مست خیم زلف و طاق ابروی تو ام قلب محبت است ہر موی تو ام</p>	<p>۶</p>	<p>ساقی اقدحے کہ عاشق روئے تو ام تنہا نہ میخ خوب کش سوئے تو ام</p>

۷	<p>باق از لطف دل - سیه تر از زانغ کغم چوں لاله همبہ رُوئے زمین دلغ کغم</p>	<p>ساتی! نظر از تو گر سوئے باغ کغم گر آتش حسرت بپرزم زیر زمین -</p>
۸	<p>چشمے سوئے آن ز گس شہلا کغم سر پیش سکاں و تن بھو اف کغم</p>	<p>ساتی! قدحے کہ دل بدریا کغم مارا سرو تن گرفت شود - خاک رہت</p>
۹	<p>ور نہ چہ حد ماست کہ نام تو بریم کز خاک کف پائے سگت خاک کیریم</p>	<p>ساتی ز شراب شوق مابے خبریم سو گند خاک پائیت ایسے سرو بلند</p>
۱۰	<p>مستیم و نظر باغ و رضوان کغم پروائے بہشت و حور و غلمان کغم</p>	<p>ساتی سخن از تو بہ کہ پنہاں کغم در کوئے مفاں خوشیم با - مع بچگان</p>
۱۱	<p>ہلے روئے تو در روضہ رضوان نروم تا جاں بودم ز کوئے جاناں نروم</p>	<p>ساتی! قدحے کہ من بہ بستاں نروم تا سر بودم قدم دریں راہ نغم</p>
۱۲	<p>بیماہ مہل جان مرا بچو نسیم جان من ازیں امید و بیم ست دو نیم</p>	<p>ساتی! نظرے بن کن از لطف عمیم آہو چشمی و شیر چشمی چہ کغم</p>

۱۳	<p>تا چند ز پامالِ ستم سست شوم          باز آء کہ بیک نظارہ ات مست شوم</p>	<p>ساقی ز غم تو تائے از دست شوم          عمر سیت کہ در خار غم سوختہ ام</p>
۱۴	<p>بے مے پو چراغِ مجدم می میرم          تا بار در زندگی از سر گیرم</p>	<p>ساقی قدمے کہ از غم دل پی رم          باز م چراغِ روغنے ریز ز مے</p>
۱۵	<p>باشعلکہ من سوختہ خرمن چه کنم          باز م تو سبونی بگردن چه کنم</p>	<p>ساقی تو مرا سوختہ من چه کنم          مستم تو کنی و گر بہ رسوائی هم</p>
۱۶	<p>جز پیش تو در سجدہ سر افکنده نیم          شکر سیت کہ از روئے تو شرمندہ نیم</p>	<p>ساقی! نظرے کہ جز ترا بندہ نیم          شرمندہ عالم ز رسوائی لیک</p>
۱۷	<p>در ذرہ زہر حسرت اندوز تریم          ہر روز کہ می شود سیہ روز تریم</p>	<p>ساقی نظرے کہ ہمہ دل سوز تریم          چہل سایہ بظلمت یکم دور از رخ تو</p>
۱۸	<p>دنیابدو جو پیش من عجبی هم          امروز نظر نمی کن فردا هم</p>	<p>ساقی نظرے کہ مستم و شیدا ہم          مست تو بسوئے کوثر و جنت و حور</p>

۱۹	<p>خوردیم بے خون دل و دم نزدیم بے قطرہ اشک چشم بر ہم نزدیم</p>	<p>ما بے تو دے شاد و بعالم نزدیم بے شعلہ آہ لب ز ہم نکشودیم</p>
۲۰	<p>صد خرمن شادی نغمے بفروشیم در حال بجاک قدم بفروشیم</p>	<p>ما حاصل عمرے برے بفروشیم در یک دم اگر ہزار جان دست دہر</p>
۲۱	<p>صوفی شوم و گوشس پینگر نکم توبہ کروم کہ توبہ دیگر نکم</p>	<p>گفتم کہ و گر چشم بد لب نکم دیدم کہ خلاف طبع موزون بہت</p>
۲۲	<p>نہ نیز نقصان عمل می ترسم از سابقہ روز ازل می ترسم</p>	<p>نہ از سرکار باطل می ترسم خونم ز کسے نیست کہ ہستی تو کیم</p>
۲۳	<p>از خوردن کئے ہی کشاید گہم تا بوز کہ ز خویشتن دے باز رہم</p>	<p>ہر چند کئے خلاف و نیست بہم دانی کہ بکے چہ راست لطف و شخم</p>
۲۴	<p>وز فرقت تو دیدہ گر میان دارم از آتش خسار تو تا جان دارم</p>	<p>از ہجر تو ایسے نگار افغان دارم شمسی تو پروانہ صفت می سویم</p>

۲۵	<p>کر بادہ شود منتقل و ول دوین حرم      کر دے دو ہزار سجدہ پیش آدم</p>	<p>بے بادہ مباح تا تازیانی یک دم      ابلیس اگر بادہ بخوردے یک دم</p>
۲۶	<p>وزنا کس روز گار نیرنگ کشیم      عید است بیاتائے گل رنگ کشیم</p>	<p>تا کے زبغے ہر کسے ننگ کشیم      خوش باش کہ ایام تزیوج گذشت</p>
۲۷	<p>کے گرد و رست آنچہ من خواستہ ام      پس جلد خطاست آنچہ من خواستہ ام</p>	<p>ایزد چو نخواست آنچہ من ہستہ ام      گر جلد صوابست کہ او خواستہ است</p>
۲۸	<p>نومید مشو بحرم و عصیان عظیم      فردا بخشد بر استخوان ہائے ریم</p>	<p>از خالق کردگار روز رب رحیم      گرمست و خراب بودہ باشی امروز</p>
۲۹	<p>عفو تو امید ہست کہ گیر دستم      عاجز تر ازین نخواہ کہ اکنون ہستم</p>	<p>گرمین گنہ بر روی زمین کردستم      گفتی کہ برو ز عجز دستت گیرم</p>
۳۰	<p>این خندہ مے در ول ساغر شکتم      باشد کہ غم جہان بہم در شکتم</p>	<p>من گر ورق عمر بغمم در شکتم      بر خیز و پیکار از مے چہ کردان</p>

۳۱	<p>در راه تو تا اسپ طرب تاخته ایم قصه چکنم که باب نشناخته ایم</p>	<p>باعیش و طرب وے نہ پروا ختہ ایم در منزل دزد آشیان ساختہ ایم</p>
۳۲	<p>یارب تو کلم سرتشتہ من چکنم ہر نیک و بدے کہ از من آید بوجود</p>	<p>وان چشم قصب تو رشتہ من چکنم تو بر سر من نوشتہ من چکنم</p>
۳۳	<p>بالفس ہمیشہ و زب درم چکنم گیرم کہ زمن درگذرانی بکنم</p>	<p>وز کہ وہ نحوشتن بدر دم چکنم زین مشرم - کہ دیدی کہ چہ کردم چکنم</p>
۳۴	<p>جانا! من و تو نمونہ پر کاریم بر نقطہ روایتیم کنون دائرہ وار</p>	<p>سرگر چہ دو کرده ایم - یک تن ایم تا آخر کار سر بہم باز آریم</p>
۳۵	<p>این چرخ فلک کہ ما درو - حیرانیم خورشید چراغ دان و عالم فانوس</p>	<p>فانوس خیال از و مشالے و نیم ما چون صوریم کا ندر و حبیب انیم</p>
۳۶	<p>شد دعوی دوستی درین دیر حرام و من زہم کشیدن اولے باشد</p>	<p>الفت ز کہ میردی گجا دوست گدم از دور بہر یکے سلام است و کلام</p>

	۳۷	
گوئیدم اگر سئے پرستم - ہستم در ظاہر من نگاہ بسیار ممکن		گوئیدم اعارف و مستم - ہستم کا نذر باطن چنانکہ ہستم ہستم
	۳۸	
بر خود در کام و آرزو برستم گر صوفی مسجدم و گر راہب زبیر		وز منت ہر کس و نا کس و اوستم من دانم و او چنانکہ ہستم ہستم
	۳۹	
تا ظن نہ بری کہ من بخود موجودم چون بود حقیقت مرا از دے بود		یا این رہ خو سخوارہ سخنو دیہیوم من خود کہ بدم کجا بدم کئے بودم
	۴۰	
بے باوہ نبودہ ام و مے تا ہستم لب بلب جام و سینہ برسینہ خم		امشب شب قدرت من امشبستم تا روز بگردن صراحی دستم
	۴۱	
گفتم کہ دگر باوہ گل گون سخوم پیر خروم گفت بجزمت گوی		کئے خون رزست من دگر خون سخوم گفتم کہ مزاح می کنم چون سخوم
	۴۲	
مقصود ز جملہ آفرینش بائیم این دایرہ جہان چوانگشتری است		در جسم خرد جو ہر بنیش بائیم بے بیچ شکے نقش نگینش بائیم

۲۳	<p>در عشق ز صد گونه ملامت بکشم گر عمر و فاکند جفا مے نرا در بگنم این عهد عزامت بکشم بارے کم از اتمه تا قیامت بکشم</p>	<p>در عشق ز صد گونه ملامت بکشم گر عمر و فاکند جفا مے نرا</p>
۲۴	<p>تا از کف اندوه شرابے نخورم تا از جگر خویش کبابے نخورم</p>	<p>هرگز بطرب شربت آبے نخورم نالے نزنم بر نلے چچ کسے</p>
۲۵	<p>زهرے بودار و صرد و تریاکم تریاکم خورم ز زهر بنود باکم</p>	<p>امروز که نیست در شرابے تا کم زهرست - غم جهان و تریاکش نئے</p>
۲۶	<p>وز اسپ پیاده جفایات شدم سُخ بر سُخ او نهاده و مات شدم</p>	<p>فرزین صفنا که مست غمها شدم از بازی فیل و شاه چون در ماندم</p>
۲۷	<p>گو شتم به نئے و رباب باشدیم آن کوزه پُر از شراب باشدیم</p>	<p>میلم بشراب ناب باشد و ایتم گر خاک مرا کوزه گران کوزه کنند</p>
۲۸	<p>آزادم کن که لایق بسند نیم من نیز چنان ابل و خرد مند نیم</p>	<p>اے چرخ ز گردوش تو خورندیم گر میل تو - با - بے خرد و نا اهل است</p>

	۴۹	
سرخ حلقہ زردانِ خرابات منم آنکس کہ شب و راز از باوہ تاب		افتادہ بمبصیت ز طامات منم وز خون جگر گند مناجات منم
	۵۰	
من بے مئے تاب ز لیسن نتوانم من بندہ آن دم کہ ساقی گوید		بے جام کشیدہ - بارتن نتوانم یک جام و گر بگیر من نتوانم
	۵۱	
و نیا چو فناست من بجز بن تکم گوئند خدا ترا ز مئے توبہ و عباد		جز یاد نشاط و مئے روشن - تکم او خود ندید و گرد صد من تکم
	۵۲	
من ظاہر بیستی و استی نام با این ہمہ اندانش خود بی نام		من باطن ہر فراز و پستی نام گر مرتبہ و راے مستی نام
	۵۳	
دیگر غم این گردش گردون نخوریم مئے خونِ جہان است جہانِ خمی ما		جز باوہ صاف و مئے گلگون نخوریم ما خون دلِ خونی خود چون نخوریم
	۵۴	
ما کر مئے بے خودی طربناک شدیم ہمزہ ز آلالیش تن پاک شدیم		وز پایہ دون - بر سر افلاک شدیم از خاک بر آیدیم و در خاک شدیم

۵۵	<p>با این همه مستی از تو همیشه یار تریم انصاف پده کدام تو نخوار تریم</p>	<p>اے مفتی شہراز تو چہ کار تریم تو خون کسان خوری و ماخون رزان</p>
۵۶	<p>کہ مرد و حلایم و گہے مرد و حرام نے کافر مطلق - نہ مسلمان تمام</p>	<p>یک دست بلعظیم و یک دست بجایم ما یم درین گنبد فیروزہ نام</p>
۵۷	<p>بکشم قبح و دراز دستی بکشم تا چو تو خویشتن پرستی بکشم</p>	<p>من باوہ خورم و لیک مستی بکشم دانی غرضم ز سے پرستی چہ بود</p>
۵۸	<p>روز نشستی و شبے لغتو دیم خود جام جهان نامے جم می بودیم</p>	<p>در جنبن جام جم جهان پیویم ز نشاد چو وصف جام جم بشنویم</p>
۵۹	<p>وز طاس سپهر سرنگون - سووہ شدیم تا بووہ بکام خویشش تا بووہ شدیم</p>	<p>افسوس کہ بے فائدہ فرسوہ شدیم دروا و ندامتا کہ تا پیش تو ہم</p>
۶۰	<p>وز خاک خرابات تسیستم کردیم عمر کے درون بدرسنہ گم کردیم</p>	<p>ماخر قازند در سرترسم کردیم باشد کہ درون میکده دریا بیم</p>

	۶۱	
در مسجد اگر چه با نسیا ز آمده ایم زینجا روزے سجاده دُزدیدیم		حقا کہ نہ از بہر نسیا ز آمده ایم آن کہنہ شد دست باز از آمدنیم
	۶۲	
من در رمضان روزہ اگر می خورم از محنت روزہ روز من چون شب بود		تا طن نہبری کہ بے خبر می خورم پنداشتہ بودم کہ سحر می خورم
	۶۳	
زین گونہ کہ من کار جہان می بینم بتحان اللہ بہر چہ درمی نگوم		عالم ہمہ را یگان بران می بینم ناکامی خویش من دران می بینم
	۶۴	
در دایرہ وجود دیر آمدہ ایم چون عمر نہ بر مراد ما میگذرد		وز پائیہ مروی بزیر آمدہ ایم اے کاش سر آمدے کہ سیر آمدہ ایم
	۶۵	
ما افسر جان دتاج کے بفروشیم تسبیح کہ نیک لشکر تزدیر است		دستار و قصبہ با نیک بفروشیم ناگاہ بیک جُرحہ سے بفروشیم
	۶۶	
چون نیست مقام ما درین دیر مقیم تا کے ز قدیم و محدث۔ اے مرو سلیم		پس بے مے و معشوقی غدا بے ہست الیم چون من رفتم۔ جہان چہ محدث چہ قدیم

	۶۷	
پاک از عدم آیدیم و ناپاک شدیم بوویم ز آب دیده در آتش دل		آسوده در آیدیم و غمناک شدیم دادیم بیاد عمر و در خاک شدیم
	۶۸	
در پائے اجل چون سرا گلندۀ شوم ز بہک ارگم بجز صراحی سکنب		از بیخ امید عمر - برکتہ شوم باشد کہ زیادہ پُر شود - زندہ شوم
	۶۹	
جامخ زور بیخ و سے بدر دستیم یک بارگی این عمر من اے ورتیم		بے چارہ دل از نہیب فردا برویم رفتہ ہمہ حسرت است با اندہ و بیم
	۷۰	
چوں آتش اگر بر آسماں برگذیم در خاک شویم از آنکہ خاکی بودیم		از آب رواں اگر چہ پاکیزہ تریم بادست جہاں بادہ بدہ تا بخوریم
	۷۱	
یارب اگر گناہ بے حد کردم چوں بر کمرت و ثوق کلی دارم		بر جان و جوانی و تن خود کردم برگشتم تو بگردم و بد کردم
	۷۲	
ہر چند کہ مے خلات دین است در ہم دانی کہ ز مے چہ است چندیش نغم		از خوردن و مے ہمیشہ گدازیم تا بگو کہ مے ز نوشتن باز رہیم

	۷۳	
<p>یک چند با ستاد یی خود شاد شدیم از خاک بر آمدیم و بر باد شدیم</p>		<p>یک چند بکودکی استاد شدیم پایان سخن شنو که مارا چه رسید</p>
	۷۴	
<p>با یک گرگ امر و ز شراب بے بخوریم چندان نهد اماں که آ بے بخوریم</p>		<p>زان پیش که از زمانه تابے بخوریم کین بیک اهل بجاہ رفتن مارا</p>
	۷۵	
<p>وین کیدم عمر را غنیمت شمیرم با هفت هزار سالکان سر بسریم</p>		<p>اے دوست بیاناغم فردا نخوریم فردا که ازین دیر کین درگذریم</p>
	۷۶	
<p>تا پاک نشاط بر سر غم نزنیم کین هیچ بے درد که مادم نزنیم</p>		<p>شبهها گذر که دیده بر هم نزنیم خیزیم و دمی ز نیم پیش از دم صبح</p>
	۷۷	
<p>واندر رمضان در شب آدینه خورم گو تلخ مکن "خداے" تا من نخورم</p>		<p>من باده تلخ تلخ ویرین خورم انگور حلال خویش در خم کرده</p>
	۷۸	
<p>همراه قلم در ان طلمات شوم توفیق ده تا بمناجات شوم</p>		<p>هر روز بچاه در خرابات شوم چوں عالم سرد انصیات توئی</p>

	۷۹	
وز بادہ شود گشاوہ بند محکم کردے دو ہزار سجدہ پیش آمد		از بادہ شود تکبر از سر ہا کم ابلیس اگر زیادہ خوردے یکدم
	۸۰	
گر چاشت بود۔ شام نداریم۔ خوشیم از کس طبع خام نداریم۔ خوشیم		یک جو غم ایام نداریم۔ خوشیم چوں بختہ با سیرد از مطبخ غیب
	۸۱	
باشع خش سوز و گدازے دارم باروے بت خویش نازے دارم		در میکہ عشق نیازے دارم انگہ بے عشق طہارت کردہ
	۸۲	
باطع خسیں خویشتن در کینیم عقلے نہ کہ فارغ از جہاں نشینیم		پیوستہ ز گردش فلک غم گیسیم علی نہ کہ از سر جہاں بر خیزیم
	۸۳	
ذر دہر چہ صد سالہ چہ یک روزہ شویم در کار گہ کوزہ گراں۔ کوزہ شویم		تا چن۔ ایسر عقل ہر روزہ شویم در وہ تو بکاسہ مے اناں پیش ما
	۸۴	
مانند خواباتی دستیم مدام بابائے دمطر بیم و مشوقہ بکام		تا چند سلامت کنی اے ناہد خام تو در غم تسبیح وریا و تلبیس

۸۵	<p>بر مفرشِ خاکِ خفتگانِ مریبیم چندانکہ بصحائے عدمِ مکریم</p>	<p>در زیرِ زمینِ نہفتگانِ مریبیم ناآمدگانِ و رفتگانِ مریبیم</p>
۸۶	<p>ترسم کہ چو بعد ازین بجالم زسیم این دم کہ در عظیمِ غنیمتِ شمریم</p>	<p>باہم نفساں نیز فراہم زسیم شاید بعمرِ خود دریں دم زسیم</p>
۸۷	<p>ماہم کہ سرستِ شرابِ سیمِ دام بگذار نصیحتِ من ایے ناہدِ خام</p>	<p>در مجلسِ انیتِ بجز باوہ و جام باوہ پرستیم و لبِ یارِ بکام</p>
۸۸	<p>بارت تو من از گنہِ نذیشم گر طفتِ تو ام سفید رو - انگیزون</p>	<p>باتوشہ تو - زریخِ رہِ نذیشم یک ذرہ ز نامہ سیاہِ نذیشم</p>
۸۹	<p>عید است بیاتامی گل زنگِ شیم بیار سبکِ روح - دے نشینیم</p>	<p>باغتمیہ عود و نالہ چنگِ شیم طلِ دوسہ بادہ گراں سنگِ شیم</p>
۹۰	<p>اے دوست بیاتامی فردا بخوریم فردا کہ ازین دیر کہن در گذریم</p>	<p>وین یکدم نقد را غنیمتِ شیم باہفت ہزار ساکال ہم سفریم</p>

نہفتگان

نہفتگان

	۹۱	
<p>وز مردن دوز رفتن جاں مے ترسم چول نیک نہ ز سیتیم ازاں مے ترسم</p>		<p>تا ملن بیری کہ از جہاں مے ترسم مردن چہ حقیقت است زان با کسیت</p>
	۹۲	
<p>گر کافر و گبر و بت پرستم ہستم من زان خودم چنانچہ ہستم ہستم</p>		<p>گر من ز مے مغانہ مستم ہستم ہر طایفہ بمن گمانے دارند</p>
	۹۳	
<p>مے نوش کینم و نام برنگ ز نیم دیں شیشہ زہر بر سرنگ ز نیم</p>		<p>بر خیزو بیا کہ چنگ بر چنگ ز نیم سجادہ بیک پیالہ مے بفروشم</p>
	۹۴	
<p>مے نوش کینم و نام برنگ ز نیم ناموس بے مے و برنگ ز نیم</p>		<p>در دامن یار بے وفا چنگ ز نیم سجادہ بیک پیالہ مے بفروشم</p>
	۹۵	
<p>کر اول کار خود چہ بود است آدم یکچند جہاں گشت و برداشت قدم</p>		<p>محرّم ہتی کہ بانو گویم بیک دم محنت زوہ۔ سر شہ از گل غم</p>
	۹۶	
<p>بر میکدہ بگذریم و نوشے ز نیم بر مدرسہ بگذریم و نوشے ز نیم۔</p>		<p>ہاں تا بخرابات خروشنے ز نیم دستار و کتاب رافروشم بکئے</p>

	۹۷	
گل گفت کہ من یوسفِ مصرِ چمنم گفتم چو تو یوسفی نشانی بنامے		یا قوتِ گرانماہِ پُر زرد و حسنم گفتا کہ بخونِ غرقِ بنگرِ پیرِ حسنم
	۹۸	
باز لعلِ تو گر دستِ درازیِ کردم در زلفِ تو دیدم دلِ دیوانہ خویش		از روعِ حقیقی نہ مجازیِ کردم من بادلِ خویشِ دستِ بازیِ کردم
	۹۹	
چندانکہ ز خود نیست ترم است ترم دینِ طمہ تر آنکہ از شرابِ ہستی		ہر چند بلند پایہ تر لپستِ ترم ہر لحظہ کہ اشیا ترم مست ترم
	۱۰۰	
صبحِ است دمے بر مے گلِ ز نیم دستِ ازالِ درازِ خود باز کشیم		دینِ شیشہ نام و رنگِ برنگِ نیم در زلفِ دراز و دامنِ چنگِ نیم
	۱۰۱	
آن بکہ ز جامِ و بادہ - دلِ شاد کنیم این عاریتی رواقِ زندانی را -		وز نامدہ و گذشتہ کم پاؤں کنیم یک لحظہ ز بندِ عقلِ آزاد کنیم
	۱۰۲	
روزے کہ بکونے کوزہ گر میگذرم زان پیش کہ گلِ بکوزہ گر - ہدیہ برم		خود را بمیانِ کوزہ ہا مے شمرم شاید کہ کنتہ کوزہ کیے بادہ خورم

	۱۰۳	
چوں برگ ز شاخِ عمر - ریزاں گروم ز اں پیشین کہ خاکِ خاکِ پیزاں گروم		اں لُحظہ کہ از اجل گریزاں گروم - عالم ز نشاطِ دل بفسر بال کنم
	۱۰۴	
یکدم ز دل - از وجودِ خود شاد نیم در دویں جہاں ہنوز استاد نیم		یک روز ز بندِ عالم آزاد نیم شاگردی روزگار کردم بسیار
	۱۰۵	
با عشق توئی چگونہ آغاز کنم تا چشمِ بروئے دیگرے باز کنم		گر درگیری چگونہ پیروز کنم یک لُحظہ شکر دیدہ سے نگدازد
	۱۰۶	
و اں دم کہ بہ پیشین ہیج ہوم نزنم حقا کہ میبرم از دم ددم نزنم		اں آہ کہ پیشین ہیج محرم نزنم گردیا ہم کہ جز تو کس سے شنود
	۱۰۷	
در د تو لبہ ہزار مرہم ندھم یک موئے ترا بر دو عالم ندھم		من گو ہر خود بقیمت کم ندھم خاکِ در تو بہ ملکیت جم ندھم
	۱۰۸	
و آنکہ بخلافِ شرع کا سے نکنم بر سبہ زجرہ لالہ زار سے نکنم		ہنگامِ گل است اختیار سے نکنم باسبہ زخاں لالہ رخسے روزے چند

نیکینا

	۱۰۹	
دشمن بخلط گفت که فلسیفتم لیکن چو درین خم آشپاں آمده ام		ایزدو اند که آنچه او گفت نیم آخر کم ازاں که من بدانم که کییم

## ردیفات حروف ( ن )

۱

اسرار ازل را نه تو دانی و نه من	وین حرف معما نه تو دانی و نه من
هست از پس پرده گفتگوئے من و تو چون پرده بر آفت نه تو مانی و نه من	

۲

حق جان جهان است و جهان مجربین	و اصناف ملاکه حواس آن تن -
افلاک عناصر و مواسید اعضاء توحید همین است و دیگرها همه فن	

۳

هر روز ز گردش تو اسے چرخ کہن  
نخل طریم برکت از بیخ وز بن  
وین طرفه که نا اہل تو از حام گے ات  
کس نیست کہ گویش بہنگ ست مکن -

	۴	
<p>دورانِ دیگر کسی و دوروی با من در جنگ چه بود کان نکر وی با من</p>		<p>اسے چرخ ہمیشہ دُنبِ سری با من در مسلح چه ماند کان نکر دم با تو</p>
	۵	
<p>خوش باش و دے بشادمانی گذران نوبت تو خود نیامدے از دگران</p>		<p>بر خیز و مخور غم جهانِ گذران در طبعِ جهان اگر وفاے بودے</p>
	۶	
<p>عاریت ز جوہرِ سپر خ ز جوہرِ شدن بزا آنکہ بز بد خویش مغر و شدن</p>		<p>نیک است بنام نیکِ مشہور شدن مغور بئوے آب انگور شدن</p>
	۷	
<p>بر حالِ دلِ اسیرِ من رحمت کن بر دستِ پیالہ گیرِ من رحمت کن</p>		<p>بر سینہٴ عظم پذیرِ من رحمت کن بر پائے خراباتِ زو من بخشا</p>
	۸	
<p>وقتِ خوشِ خود بنگِ محنتِ خون کے پایید و مشوق و بکام آسودن</p>		<p>نتوان دلِ شاد را بغمِ فرسودن دروہر کہ دانند کہ چه خواهد بودن؟</p>
	۹	
<p>شد نالہٴ من ہم نفس و محرم من من سر بہ نہم تا بسرا یہ غم من</p>		<p>کس نیست میں گفت دینو ہم من بے گریہ چو نیست دیدہٴ پر ہم من</p>

	۲۰	
<p>ہشیار شد ز عشق جانانہ من در خون جگر زوند میسانہ من</p>		<p>حکیم دل در دست دیوانہ من روزے کہ شراب عاشقی می دادند</p>
	۱۱	
<p>جمعہ متخیر اند در شک و یقین کاسے بیخیاں راہ نہ آست نہ این</p>		<p>تو سے متفکر اند در نہیب و دین ناگاہ منادی بر آید ز کین</p>
	۱۲	
<p>اندیشہ نمی کمی تو از روزی گران کایام چگونہ می کند بادو گران</p>		<p>اے گشتہ شب و روز بر بنیان گران آخر نفسے بہ بین و باز آے بخود</p>
	۱۳	
<p>”آختر چہ عذر بر نداری سر ازین“ انصاف بردہ چہ عذر۔ روشن تر ازین</p>		<p>گوئند ز مے مرا کہ کمتر خور ازین عذرم بخ یار و بادوہ صبح دم است</p>
	۱۴	
<p>بر دشتے من این فلک را در میان کاوازه بکام او ریہے آسان</p>		<p>گر بر فلک دست برداے یزدان از تو فلکے دیگر چناں ساختے</p>
	۱۵	
<p>اندیشہ کن زمین فلکے کے سروبن بازیچہ چرخ راتاشا می کن</p>		<p>بشنو زمین اسے زیدوہ یاران کہن بر گوشہ عرصہ قناعت بشنیں</p>

	۱۶	
<p>زین ترک او امر و نواہی کردن جوانکہ رہا کجی چه خواهی کردن</p>		<p>شرمت ناید ازین تباہی کردن گیرم کہ سرا سبایں جہاں بکشد</p>
	۱۷	
<p>باخوشی آرزین تباہی کردن پیدا است کہ امروز چه خواهی کردن</p>		<p>نواہی ببادشاہی کردن چیزے نہ بڈی دی دنباشی فردا</p>
	۱۸	
<p>کار تو بود ہمیشہ جان پروردن مے خوردن وانزوہ جہان ناخوردن</p>		<p>خواہی بہ ہند پیش تم کردن کردن ہمچونست اعتقاد باید کردن</p>
	۱۹	
<p>ہمچون ستمے بارغوان آبتن آبے ست باآتش روان آبتن</p>		<p>این چشم پایہ بین سجان آبتن نے نے غلظم کہ بارہ ازغایت لطف</p>
	۲۰	
<p>مے گیر مروق ز طراز آمدگان کسے نہ ہر نشان باز آمدگان</p>		<p>مشو سخن زمانہ ساز آمدگان رفتہ یگان یگان طلب از آمدگان</p>
	۲۱	
<p>یک گاؤ و گر نہفت در زیر زمین زیر و زبرد گاؤ مشتے خربین</p>		<p>گادیت بر آسمان آتش پرین چشم خروت کشا چون اہل یقین</p>

<p>۲۲</p> <p>شاید کردن - وے مدانی کردن چندان بسترت زندگانی کردن</p>	<p>۲۲</p>	<p>بر موجب عقل - زندگانی کردن استاد تو روزگار چاہے دست</p>
<p>۲۳</p> <p>در سکہ آن روح فزائے گلین گفتم سخوم "گفت برائے دل من"</p>	<p>۲۳</p>	<p>دوش اسیر روح از صفا دلین جامے بن آور و کہستان و بنوش</p>
<p>۲۴</p> <p>بگذار دے و سو سو سو و زبان تا بازی تو از غم سرود جهان</p>	<p>۲۴</p>	<p>اسے اکہ کوئی خلاصہ کون و مکان یک جامے نئے انسانی باقیستان</p>
<p>۲۵</p> <p>جو خوردن خفیت تیر دل جان و آسودہ کسے کہ خود نیاید بہمان</p>	<p>۲۵</p>	<p>چوں حاصل آدمی درین شوہرستان خترم دل آنکہ زمین جهان زود برفت</p>
<p>۲۶</p> <p>بر خورداری دو قوع کردم راوان یا بے خبری از خود و از کار جهان</p>	<p>۲۶</p>	<p>از گردش این دائرہ بے پایان یا باخبر؟ تمام - از نیک و بدش</p>
<p>۲۷</p> <p>ما چسیت تحقیقت از پس پردہ بین از تو و جهان پر تو از ہر دو بروں</p>	<p>۲۷</p>	<p>جانہا ہر آب گشت و ہا ہر خون اے باکلت خرد و گردون و دون</p>

	۲۸	
<p>بہتر زہرا نہا ہمدی و زردین پس رُوسے بہشت را کہ خواہد دیدن</p>		<p>کے خوردن و گردل مغان گردیدن گر مردمے خوار بدوزخ باشند</p>
	۲۹	
<p>زیرا کہ حرام نیست سے خوردنِ من سے خوردنِ اہلِ راز۔ برگردنِ من</p>		<p>دانی کہ چہ راست تو پہنا گردنِ من برای مجاز است بہ تحقیقِ حرام</p>
	۳۰	
<p>احوالِ مراد سر بد پست و ذہن ساتھی بہ ہم کے کہ میں ست سخن</p>		<p>کاسے علم ان حورم کرین و کین زان پیش کہ نعت زین سرا بر بندم</p>
	۳۱	
<p>چیزے کہ نخواندہ تو فقیر میکن از دیدہ بکن روایت از پیر کن</p>		<p>صیاد و حدیثِ نخبیر میکن چون بہر حقیقت از تو معنی طلبہ</p>
	۳۲	
<p>وافعالِ بدم ز خلق پہنان می کن انچہ از گم توئی سزد آن می کن</p>		<p>احوالِ جہان بروم آسان می کن امروز خوشم جاہ و فسردا ہن</p>
	۳۳	
<p>مشغولِ خودم کن از خودم باز رہاں ستم کن واد نیک و بدم باز رہاں</p>		<p>یارب! ز قبول وز زخم باز رہاں تا ہیشیام ز نیک و بدی و نام</p>

۳۳	<p>باید تو سر دیک گریبان بر کن کو تو بکن از دهن که در داهت سخن</p>	<p>درد این این چرخ نو آهنگین کن دسته که درانه را تا برسد وین</p>
۳۵	<p>وزگر و شش روزگار خس پرده وین در سینہ دلے لے پھو - صراحی پر خون</p>	<p>دارم ز جنایے فلک آئینه گون از دیده زخه پھو پیاله پراشک</p>
۳۶	<p>نه کفر و نه اسلام نه دنیا و نه دین اندر دو جهان کرا بود ز هر دو این</p>	<p>زندگی دیدم شسته بر خاک زمین نه حق نه حقیقت نه شریعت نه یقین</p>
۳۷	<p>وافعال بر این جمع پنهان می کن نئی می خور و رومی زن و احسان می کن</p>	<p>تا بتوانی خدمت زندان می کن باشنو سخن راست ز عمر خبیثام</p>
۳۸	<p>شادی و غم و رنج برو شد آسان خواهی همه در و باشش و خواهی دران</p>	<p>آن راکه توقف است بر آسار جهان چون نیک و بد جهان بسر خواهد شد</p>
۳۹	<p>فردا که نیاید است فسر یاد کن حاله خوش باش و عمر بر باد کن</p>	<p>روزی که گذشته است - زویاد کن بر نماند و گذشته بنیاد منہ</p>

	۴۰	
جز باد و لعل از کفِ مستان - مستان روزے دوسہ - داؤد خود زستانِ پستان		اکتوں کہ زندہ - ہزار دوستانِ دستان برغیز و سیاہ گلِ بشاردی می گفت
	۴۱	
در ریح مجسم آن روانست روان در ریح بلور لعل کانست روان		در چشم سیالہ جان روانست روان در آبِ فسردہ - آتشِ سیالست
	۴۲	
گردند سوار بازند بر مرکبِ تن از خاکِ سرگرمی تو بر شیبِ زمزم		روزے کے کہ مقدسانِ خالی مسکن چوں لالہ بخونِ مرزہ - آلودہ کفن
	۴۳	
وز جملہ دوستان - جہاں خالی بین فردا مطلب - گزار - دی خالی بین		زین گنبدِ گردنہ بدافعالی بین آبتوانی تو یک نفس خود را باش
	۴۴	
کاندم کہ ز خود روؤ دلِ عاقل من ایں بس بود از ہر دو جہاںِ حاصل من		ساقی! تو بستی گواہِ دل من جز آرزوے تو در دمِ حاصلِ نیت
	۴۵	
جان از خیال ہر دو عالم بر حیاں در قیدِ حیاتیم ازین ہم بر حیاں		ساقی! قدحِ صوفیہ و دلِ از غم بر حیاں وارستہ چو خنجریم زہرِ قیدیکہ است

<p>۳۶</p> <p>بجھے بدل ملک تہ پر خون کن دین دوزخ حسرت از ولم ہر ملک کن</p>	<p>۳۶</p>	<p>ساتی! نظر سے باعثِ مخمور کن آبے بچشان ز کوثر و مسل مرا</p>
<p>۳۷</p> <p>بیگانہ و خویش د با تو ہر ہم من خود زبان منی دگر چہ می خواہم من</p>	<p>۳۷</p>	<p>ساتی! قدمے کہ مست اگاہم من گیرم کہ بدگیران دو عالم بخشی</p>
<p>۳۸</p> <p>کئے وہ کہ بربیدہ ام دل از غلہ بربین گر ہر دو طلب کند آنت و ز این</p>	<p>۳۸</p>	<p>ساتی! غمِ دل کجا خورد جانِ خزین دل یا غمِ جانان بوش یا غمِ دین</p>
<p>۳۹</p> <p>چشتے فکن و گلخن من گلشن کن یک بار دگر چراغ من روشن کن</p>	<p>۳۹</p>	<p>ساتی! دل میں سوخت نظر اس کن مردم جو چراغ سحر اسے شمع مراد</p>
<p>۵۰</p> <p>در خاک فرورفت دل از پستی من کز ہر دو جهان محو شود پستی من</p>	<p>۵۰</p>	<p>ساتی! ہر تہم طعنہ شدستی من خواہم کہ چنان گم شوم از ملک وجود</p>
<p>۵۱</p> <p>محراب گنارہ طاق ابرو سے بہ بین گزار کتاب و صفوہ سے بہ بین</p>	<p>۵۱</p>	<p>اسے نہا ہر خود میں - رخ نیکی بربین تاسے ز کتاب لانی اسے د شمس</p>

	۵۲	
<p>در بجز تخیر اند و در عین گمان آن را کہ نمودند بہ بینند زمان</p>		<p>آہنکہ ہی وہ ہند از دیدہ نشان راز سیت ہنہاں ز دیدہ آدمیاں</p>
	۵۳	
<p>تا گشت پراز معصہ درون دل من از دیدہ طلب کتید خون دل من</p>		<p>شد دیدہ بعشق رہ ستمون دل من ز ہنہاں اگر دم نہ سازد روزے</p>
	۵۴	
<p>آخرمہ دشمنی فرودی با من باشد کہ چنان شوی کہ بودی با من</p>		<p>ز اول ہمہ راستی نمودی با من نوسید نیم ز بخت برگشتہ نمود</p>
	۵۵	
<p>چند آنکہ نظر کنند صاحب نظران الائے ناب و عارض خوش پسران</p>		<p>در عالم خاک از کران تا بکران حاصل ز بہان بے وفا چیزے نیست</p>
<p>رولیف حرف (و)</p>		
<p>وز تبار امید سہر ما پورے کو می سوزد و خاک می شود دورے کو</p>		<p>از آمدن و رفتن ماسودے کو در چنبر چرخ - جان چن دین پاکان</p>
<p>بر گیز بگرد سبزہ زار و لب جو صد بار پیالہ کرد و صد بار سبو</p>	۲	<p>بر دار پیالہ و سبو سے دلجو کیں چنچ بسے قد بستان مرٹو</p>

۳	<p>مگزار کہ بوسد لبِ ساغر لبِ تو      او خود کہ بُوَد کہ لبِ نهد بر لبِ تو</p>	<p>اے اپن حیاتِ محترم اندر لبِ تو      گز خونِ صراحیِ نخورم - مرد بیستم</p>
۴	<p>بر در گم او شہبان نہادند سے رُو      بنشنتہ ہی گفت کہ "کو کو - کو کو"</p>	<p>ان قصہ کہ بر چسپ رخ ہی زد پہلو      دیدیم کہ بر کنگرہ اششِ فاختہ</p>
۵	<p>وآں راحتِ رُوح و ریحِ ریجانی کو      تو می خور و غمِ مخور مسلمانانی کو</p>	<p>یا قوتِ لبے لعلِ بخشائی کو      مے گرچہ حرام در مسلمانانی مشد</p>
۶	<p>مدہوش میں مباحش و جہلِ اغیار مشو      آزار کسے مجھ و دیوانہ مشو</p>	<p>چون بادہ خوری از عقل بریگادہ مشو      خواہی کہ نئے لعلِ صلاحیت باشد</p>
۷	<p>در پائے ضعیفِ پشہ زورست آرتو      ہر وصف کہ ناسنہ است دورست آرتو</p>	<p>در دیدہ تنگِ مور زورست آرتو      ذاتِ تو سزا ست مر خداوندی را</p>
۸	<p>ازین بَرُوَد روانِ پاکِ من و تو      مدہ در تا بد برسہ خاکِ من و تو</p>	<p>روزے کہ بُوَد وقتِ ہلاکِ من و تو      از بس کہ بناشیم درین چرخِ کبود</p>

	۹	
<p>پرورده شدم بناز و نعمت تو یا جرم من است بیش یا رحمت تو</p>		<p>آنم که پدید گشتم از قدرت تو صد سال با امتحان گنه خواهم کرد</p>
	۱۰	
<p>چپ می خورد راست می رود بیچ گو آوداند و آوداند و آوداند آو</p>		<p>اسے رفتہ بچوگانِ قضا بچون گو کائنکس کہ ترا فگست داند رنگ پو</p>
	۱۱	
<p>قصدے دار و بجان پاک من و تو تاسبزه بروں دم ز خاک من و تو</p>		<p>این صبح فلک بہر پاک من و تو بر سبزه نشین - پیالہ کش - ویر نماند</p>
	۱۲	
<p>و انگاہ فرو شدند جنت بد و جو مے پیش من آرد و هر کجا خواهی تو</p>		<p>ما یم حیرت دیر مئے کہنہ و نو گفتی کہ پس از مرگ کجا خواهی رفت</p>
	۱۳	
<p>با جنس دگر گزین کن مسکن تو تازیر زمین چه می رود بر تن تو</p>		<p>چون رفت ز جیم جو هر روشن تو آیند و روند و بیچ کس نشناسد</p>
	۱۴	
<p>نخستے دو نهند در خاک من و تو در کالبدے کشند خاک من و تو</p>		<p>از تن چو برفت جان پاک من و تو یا نگہ ز برائے خشت گور دگران</p>

	۱۵	
<p>درپائے طبعِ خام۔ سرانگستہ مشو چون خاک بہر باو پراگستہ مشو</p>		<p>گر باخردی۔ تو حرص رہ بند مشو چون آتش تیز باش چون آب ان</p>
<p>آنکس کہ گناہ نہ کرد چون ز نیست گو پس فرق میان من و تو چیست گو</p>	۱۶	<p>نا کردہ گناہ در جهان کیست گو من بد کنم و تو بد مکافات های</p>
<p>راز از ہمہ ابلہان نہان ہاری تو چشم از ہمہ مردمان نہان ہاری تو</p>	۱۷	<p>شدار ہمہ ناکسان نہان داری تو بگر کہ میان مردمان کار تو چیست</p>
<p>جانی و دلی اسے دل و جانم ہمہ تو من نیست شدم در تو۔ از انم ہمہ تو</p>	۱۸	<p>اسے زندگی بن و تو انم ہمہ تو تو ہستی من شدی از انم ہمہ تن</p>
<p>یا ساکنِ عشوہ خساہِ دگر دون شو انگار! ورون نیامدی بیرون شو</p>	۱۹	<p>اسے دل ز غمِ جہان گفتت خون شو دانی چہ کنی چون نیست سامانِ مقام</p>
<p>جامِ مئے و نقلِ عشرتِ اولے تو کو لطفِ تو کجا رفت کہ پہلے تو کو</p>	۲۰	<p>ساقی! لطفِ لطفِ دل آرا سے تو کو گیزیم کہ مادرِ خوب و صلِ تو نہ ایم</p>

	۲۱	
چون جاه و جلال و حسن و رنگ آید بود آن کس که نه را مستطیع باشد نه نکوست	آخردل آدمی نه سنگ است و نه رُو ذو عاشق کس بود نه کس عاشق او	
<b>ردیف حرف (۵)</b>		
تن در غم روزگار بے دادند دل جز بسیر زلف پرینادند	۱	ما را از غم گذشته گشتگان یادند بے باوه مباشش و عمر بر بادند
	۲	
در مجلس عشاق نشستم همه از باوه شوقش قدح نوشیدیم		از محنت ایام برستم همه آزاده و آسوده دستیم همه
	۳	
اے یار ز روزگار باش آسوده چون کسوت عمر بر تنت چاک شود		واندوه زمانه کم خور از بیبوه چه کرده و چه گفتند و چه نابوده
	۴	
فریاد که عمر رفت بر بیبوه فرموده تا کرده - سیه رویم کرد		هم لقمه حرام و هم نفس آلوده فریاد ز کردمانی - تا فرموده
	۵	
اندیشه عمر بخش از شفقت منه زان پیش که کله برست کوزه کنند		هر جا که قدم نهی بجز مست منه رُو کوزه فروشش و کله از دست منه

	۶	
تا چند دومی گرد جهان پیموده یک دم بمراد خویش تن نابوده		چند از پئے حرص و آزاری فرسوده رفتند و روند و ہم بسایند و روند
	۷	
در کوئے خرابات نشستم همه از ما مطلب بپوش که استیم همه		ما عاشق دست و پے پرستیم همه بگذشته ز قبح و حسرت از و ہم و خیال
	۸	
در هر چه نه در طریق - بیرون شو به خشت بر خم ز تاج یکخسرو به	۹	یک جزعه کف که نه ز ملک نوبه جای است به از ملک فریدون با
	۹	
در صلف زلف بت پرست افتاده در پای تو سر نهاده مست افتاده	۱۰	روزے بینی مرا تو مست افتاده دست از سر - قبح ز دست افتاده
صد بودا بعضی ز من برای نگخته کز بوتہ مرا چنین فسور و نختند	۱۱	نقشے است که بر وجود من ریخته من نمان به ازین منی تو انم بودن
بر خود در نام و تنگ بستیم همه کز باوه عشق مست بستیم همه		هر توبه که کردیم شکستیم همه عینم مکنید اگر کنم بخرودی

<p>۱۲</p> <p>تربک برونیک ہر دو عالم گفتہ بزن بچے چوست باشم غمختہ</p>	<p>۱۲</p>	<p>اسے بن درختے خانہ بیلست رقتہ گر ہر دو جہان چو گوئے افتند بگوئے</p>
<p>۱۳</p> <p>از جام و پیالہ لبالب توبہ در موسم گل ز توبہ یارب توبہ</p>	<p>۱۳</p>	<p>ہر روز برا نام کہ گنم شب توبہ اکنون کہ رسید وقت گل تو کم دہ</p>
<p>۱۴</p> <p>بنیاد ز باوست ازان بیچ نہ اعراف بود تو در میان بیچ نہ</p>	<p>۱۴</p>	<p>اسے بنے خبر از کار جہاں بیچ نہ شاد حد وجود در میان دو عدم</p>
<p>۱۵</p> <p>دروے ہمہ زیر کان زبون افتادہ لب برب و در میان خون افتادہ</p>	<p>۱۵</p>	<p>این چرخ چو طلسمت نگون افتادہ در دوستی شیشہ و ساغر نگرید</p>
<p>۱۶</p> <p>کہ طلعت خویش ماہ را کا ستہ تو عید بروے خویش آرا ستہ</p>	<p>۱۶</p>	<p>جانا! ز کدام دست برخاستہ خوبان جہان بد عید رو آرا بند</p>



<p>وزگرد و شعور - خاندان رفت      اللہ لطیف بیبادہ گفتہ</p>	۱۷	<p>پیرے دیدم پنجاب سستی خفتہ      مے خوردہ دست خفتہ و اشفتہ</p>
<p>بر عمر کہ ہست حاصلش آفتاد      بر برگذریں چہ سازی حسانہ</p>	۱۸	<p>غزہ چہ شوی بسکن و کاشانہ      ہم خوابہ بادی و تو افروزی شمع</p>
<p>جاہم مے خوشدلی بلب نادرہ      روزی بمراد دل بشب نادرہ</p>	۱۹	<p>دل دست بطرہ طرب نادرہ      افسوس بسر رسیدہ روز عمرم</p>
<p>وان ساغر چون نگار بردستم نہ      دیوانہ شدم بیار بردستم نہ</p>	۲۰	<p>ان بادہ خوشگوار بردستم نہ      وآن مے کہ چون بچیر بچیر بردستم نہ</p>
<p>ستان شراب را شراب اندرہ      آوازہ بعالم خراب اندرہ</p>	۲۱	<p>ساتی بصبحی مے ناب اندرہ      مستیم و خراب در خرابات فنا</p>
<p>انزادی سرد و سنون اندر افواہ      وآن راست دو صد دست و لیکن کہ ماہ</p>	۲۲	<p>دانی ز چہ رودے او فداست مے چہ آ      کین دارد وہ زبان و لیکن خاموش</p>

	۲۳	
دینا بجز اورانده گیر آخر چه؟ گیرم که بجام دل بانذی صد سال		دین نامه عمر خوانده گیس آخر چه؟ صد سال دیگر بانده گیس آخر چه؟
	۲۵	
گویند حشیش بهر دل تنگی به در مذہب کا میلاں چندین ناید راست		وز جام شراب نغمہ چنگی به یک جوعہ سے از خوردن صدنگی به
	۲۶	
اے رفتہ و باز آمدہ و خم گشته ناخن ہم جمع آمدہ و شمش گشته		نامت ز میان مروان گم گشته ریشیت ز عقب در آمدہ دم گشته
	۲۷	
گر اسپ و بلاق مست و گر فیروزہ از قہر فلک ہیج کسے جان نبرد		مغرور مشو بدولت و ذہ روزہ امروز سبوشکست و فردہ کوزہ
	۲۸	
از دُرسِ علوم جملہ بگریزی به زان پیشی کہ روزگار خونت ریزد		واندر سز لطف دلبر آویزی به تو خون قرابہ در قسح ریزی به
	۲۹	
بنگر ز صبا دامن گل چاک شدہ ہین بادہ خوردید کاے بسا گل کو باد		بسبل ز جمال گل طربناک شدہ بر خاک فرو ریزد و بر خاک شدہ

	۳۰	
مئے ہم ز کفِ تباخِ سگاہی یک جُرمِ مئے ز ماہِ تا ماہی بہ		از ہر چہ بجز حق است - کوتاہی بہ مستی و قلندری و گمراہی بہ -
	۳۱	
وز طاعت و معصیت تہا کردہ نا کردہ چو کردہ - کردہ چون نا کردہ		ما ئیم بلطفِ حق تو لا کردہ انجا کہ عنایت تو باشد - باشد
	۳۲	
در میکدہ مستی از در یوزہ کہ جام کنتدو کہ سبو کہ کوزہ		تا چند ز مسجد و نماز و روزہ خیام بخور بادہ کہ این خاکِ ترا
	۳۳	
تن زیر زمین ز نیکے بد پاک شدہ ما بے خبر از ہر دو جہان خاک شدہ		جلنے ست درین راہ خطرناک شدہ بس رہگذرے - کہ بگذر و برین تو
	۳۴	
انگاہ بلطفِ حق تو لا کردہ نا کردہ چو کردہ - کردہ چون نا کردہ		اے نیک نہ کردہ و بدی نا کردہ بر عفو مکن تکبیر کہ ہرگز بنود
	۳۵	
در ہر دو جہان خدمتِ در گاہ تو تہ یارب تو فیضِ خویشیں بہان بہرہ		اے در رہ بند گیت یکسان کہ وہ تکبیر ترستانی و سعادت تو ہی

	۳۶	
از آتش و باد و آب و خاکیم همه تا تن با ماست در جانیم همه		در عالم کون در بلا کیم همه چون تن برود روان پاکیم همه
	۳۷	
ساقی! چو مرا عشق تو داغ داد مهر تو چراغ راه من تنهانیست		از عیش دو عالم فرغ داد خورشید پر زره چراغ داد
	۳۸	
مار اسپید تیر بلا ساخت اے دوست بجز وفا دیدی از من		هرگز نفس بمن نپسروا خسته کز چشم عنایت من بیندا خسته
	۳۹	
روز و سه شد که بنده نواخته زان می ترسم که دشمنان اندیشند		واندیشم بذر که مانسپروا خسته کز چشم عنایت من بیندا خسته
	۴۰	
ساقی! قدری که کار سازست همه من خود به نیاز و ناز و طاعت بفروش		فرد رحمت خود بنده نیازست همه کز طاعت خلق بے نیازست همه
	۴۱	
گفتی "کنی اگر ز صہبیا توبہ وقت گل دیار ساقی و مجلس عیش		ترسم که در عالم نزدی با توبہ وانگاہ ز من توبہ - خدایا! توبہ

	۴۲	
تولایق عنکت ہائے باریک نہ من فاسقم وازدو حقی و دور نیسم		جز در خور گور تنگ و تار یک نہ مسکین تو کہ ز اہدی و نزدیک نہ
	۴۳	
من ترک ہمہ گیرم و ترک سئے نہ آیا بود اینکہ من مسلمان گروم		از جملہ گیر یا شدم ادوے نہ بس ترک سئے مغانہ طائفے نہ
	۴۴	
تلکے غم آن خورم کہ دارم یا نہ پر کن قبح بادہ کہ معلوم نیست		دین عمر بخوشدلی گزارم یا نہ کین دم کہ فسر و برم برارم یا نہ
<b>ردیف حرف (یا)</b>		
ماوے و عشوق و صبح اے ساقی تا کے خوانی قصہ نوح اے ساقی	۱	از ما نبود توبہ نصوح اے ساقی پیش آربک راحت صبح اے ساقی
	۲	
درودے لعل مشکبوا اے ساقی یک کوزہ مے بدہ ازان پیش کہ دہر		تا باز رہم ز گفت گودا اے ساقی خاک من تو کند سبب اے ساقی
	۳	
زاہ نہ بزہد کرد سود اے ساقی پر کن قسح بادہ تو زود اے ساقی		زیرا کہ عمل عیان نمود اے ساقی کاندرازل آنچه بود۔ بود اے ساقی

	۴	
شامہ ز شراب ہم خراب اے ساتی بر باد مدہ بیار آب اے ساتی		شمع ست و شراب ماہتاب اے ساتی از خاک برار این دل پر آتش را
	۵	
برگیر آتشم باب اے ساتی دست من و دامن شراب اے ساتی		دردہ قدم ز لعل ناب اے ساتی تا عقل گریبان دلم خواہد و شہت
	۶	
جان بخشی و باز شمع وارم بخشی خواہم کہ دے ہزار بارم بخشی		ساتی چہ خوش آن نفس کہ زارم بخشی چون زندگی از تو یام لے آب حیات
	۷	
چون مت کہ ہرگز نمکنی یاد کسے در ہم زسد کہ می دہد او کسے؟		اے ساتی جان و سر آزاو کسے دستے کہ؟ بدمان تو اے سر و سر
	۸	
از دل بشنان باپ کئے گرد غمے مارا بران ز فکر بیسہودہ دے		ساتی با قدمے کہ می کند غم ستے چون کار جهان بفرکے است نقد
	۹	
آن یک نفس آن بہ کہ شود صرف کسے باشان گلے نشین نہ با خلد و خصے		ساتی با قدمے کہ بہت عالم نفسے نیکان گل عالم اند و باقی خص و خصا

	۱۰	
گر بادہ نمی دھی صلاکے بارے از نیم نگہ کنم دوائے بارے		ساقی! نظرے بر بینوایے بارے درمان من است یک نگہ چون کجی
	۱۱	
گر در دلبے بود دوائے توبیسی فریاد رسش کہ ہم تو فریادرسی		ساقی! قدحے کہ بکیان را تو کسی فریاد رس اہل مساکین کہ شود؟
	۱۲	
دو پائے تو سر بیازم اسے سروچی ترسم کہ تو پائے بر سر من نہی		گر دولت و سجت باشد روزی ہی سہل است کہ من در قدرت خاک شوم
	۱۳	
بے فائدہ خود از غمان پیر کنی چون دوست جفا کند چہ تدبیر کنی		گر کام دل از زمانہ تصویر کنی گیرم کہ ز دشمنان بنالی بر دوست
	۱۴	
تا صورت حال درو مندان بینی عیدم کن اسے جان کہ توبس شیری		اسے بایر در مان نفسے نبشینی گر من تو فرما و صفت شیفتم ام
	۱۵	
کز دست و زبان خوشنق در قفسی سرست ہوا و پائے بند نفسی		اسے بلبل خوش سخن چہ شیرین نفسی شاید کہ بیاران عزیزت نرسی

	۱۶	
خودا کہ بنا رہے سیاہِ خود درنگی بفر وختہ دین برنیا از بے خردی		بس دستِ تحشکر کہ بدنان بری یوسف کہ بدہ درم فروشی چہ خری
	۱۷	
گیوم کہ بہ تقویٰ و خرد مندی درائے بایسئل کہ طبع میکند چہ توان کرد؟		از دائرہ عقل برون نہم پائے عیبے ست کہ درین آفرینندائے
	۱۸	
در راہِ قناعت ار سنجے داری از ہر چہ نہ بر مراد تو خواہد بود		در ہر قدم آراستہ گنجے داری گر بچہ شوی دراز سنجے داری
	۱۹	
گر دہر مرزا بلا بود خوش باشی در وقتِ خوشی ہمہ کسان خوش باشند		این سنت طریق زندگی و او باشی شرط است کہ وقتِ ناخوشی خوش باشی
	۲۰	
گر شہرہ شوی پشہر شد الناسی بزان نبود گر حضر و الیاسی		در گوشہ نشین شوی - وسواسی کس نشناسد ترا تو کس نشناسی
	۲۱	
بشکفت شگوفہ بے بیارے ساقی زان پیش اجل کین کند روزے چند		دست از عمل زہد بدارے ساقی جام بے لعل دروئے بیارے ساقی

	۲۲	
ہنگام صبح ست مخروطی ساقی چہ جائے صلاح بہت نجوش ساقی		ماؤں کوٹے میں فروش اے ساقی بگذر ز حدیث زہد و نوش اے ساقی
	۲۳	
چون بہت زمانہ در شباب اے ساقی ہنگام صبح قفل بردر زودہ ام		برد بگم جام شراب اے ساقی مے ڈو کہ برآمد آفتاب اے ساقی
	۲۴	
آنکھا کہ ز پیش رفتہ اندا اے ساقی کہ بادہ خور و حقیقت از سن شبو		در خاک غرور خفتہ اندا اے ساقی باد بہت ہر آنچہ گفتہ اندا اے ساقی
	۲۵	
چون می نند ہر اجل امان اے ساقی غم خوردن بہیوہ نہ کار دل است		درودہ قبح شراب ہاں اے ساقی با این دوسہ روزہ در جہاں اے ساقی
	۲۶	
در سنگ اگر شوی چونار اے ساقی خلکے بہت جہان غزل سخال امطر		ہم آب اجل کند گزار اے ساقی باد بہت نفس بادہ بیار اے ساقی
	۲۷	
تا چند ز یاسین و برات اے ساقی روزے کہ برات ما میخانہ برند		بنویس میخانہ برات اے ساقی آن روز بود شب برات اے ساقی

	۲۸	
دیشیشہ کن شراب از شب باقی ایں یک دم نقد را کہ فردا باقی		صبح خوش و خرم است نیز لے ساقی جائے بن آرد خوش غنیمت می آں
	۲۹	
پر کن قدحے بخور بمن - وہ دگرے خاک من تو کوزہ کند کوزہ گرے		زان کوزہ مے کمیت در فے شراب زایں پیشتر لے صمم کہ در بر گزے
	۳۰	
بکش از حلق شیشہ خون اے ساقی یک دو دست کہ پاک اندرون ایباقی		دروہ مے لعل لاکہ گون اے ساقی کام در برون ز جام مے نیست مرا
	۳۱	
می خور تو بہر محفل و ہر انجمنے از سبکت چوں توئی دریش چو منے		گر زانکہ بدست افتد از مے دو منے کاں کس کہ چنان کرد - فراغت دارد
	۳۲	
خلقم زچہ می کند ملامت بارے تا من بچیان ندیدے ہیشکے		افتادہ مرا با مے دستی کاے اے کاش کہ ہر کدام سستی کرے
	۳۳	
تا دور قلندری نسا زی نائی ز ہنار دورین کوچہ ببا زی نائی		ہاں تا بخر اہات مجبازی نائی این رہ - رہ مردان سرفرازان است

	۳۴	
<p>وزمنے دو منے زگو سپندے رائے عیشے ست کہ نیت حدیٰ سلطانے</p>		<p>گردست دہدز مغز گندم نانے باباہ مئے نشسته در رستانے</p>
	۳۵	
<p>در پائی چرخ دیدم استادہ بیپے از کلمہ بادشاہ در دست گدکے</p>		<p>در کار گہ کوزہ کر کے کردم سائے می کرد سپود کوزہ سادستہ زنائے</p>
	۳۶	
<p>وز معصیت و طاعت ماستغنی امید ز رحمت تو دارم یعنی</p>		<p>اے اور حرم فات تو عقل آگہنے مستم ز گناہ وز۔ رجا بہ شیارم</p>
	۳۷	
<p>دارندہ این چرخ پر آگندہ تویی کس اچہ گنہ کہ آفرینندہ تویی</p>		<p>سازندہ کار مرده وزندہ تویی من گرچہ بدم صاحب این بندہ تویی</p>
	۳۸	
<p>پیرا ہن محرمی من چاک کنئی آبے کہ خورم در دہنم خاک کنئی</p>		<p>اے چرخ دلم ہمیشہ غمناک کنئی بارے کہ بمن رسید تو آتش کنئی اش</p>
	۳۹	
<p>ایمن شدہ از ہمہ تمنائے تودی داوند قرار گاہ فرطے تودی</p>		<p>خوش باش کہ بختہ اند سودائے تودی تو شاد برزی کہ بے تقاضاے تودی</p>

	۴۰	
بر من در عیش را به بستی ربّتی خاکم بدین گرتو مستی ربّتی		دربیتی مے مرا شکستی ربّتی بر خاکت ریختی مے ناب مرا
	۴۱	
از خویش بریدی و بد و پستی از بود و نبود آن بگلی رستی		اے دل چو بر بزم آن صنم شستی از جام فنا چو جرعه نوشیدی
	۴۲	
گہ در صورت کون و مکان پیدائی خود عین عیانی و خودی بینائی		گہ گشته نہان روے بکس تنائی وین جلوہ گری بخویشتن بنائی
	۴۳	
سرست بدم کہ کردم این ادبائی من چون تو بدیم تو نیز چون من باشی		بر رنگ زوم ووش ببوے کاشی با من بزبان حال میگفت بسوے
	۴۴	
تو روح مجرّوی بر املاک شوی کائی و مقیم خطہ خاک شوی		اے دل اگر از غبار تن پاک شوی عرش است نشیمن تو شرمت باوا
	۴۵	
این جان شریف ماہمی رخنائی آہنا کہ تو آرزوے ایشانی		پیوستہ ز بہر شہوت نفسانی آگاہ نہ کہ آفت جان تو آہند

۴۶	<p>ہر لحظہ بدامِ دیگرے پیوستی          انا تو چنانچہ می نمائی ہستی</p>	<p>ششمنے بنے فاشستہ گفتاستی          گفتا شیخا ہر آنچہ گوئی ہستم</p>
۴۷	<p>تا چند غمِ بودہ و نابود خوری          گر ترکِ زیان کنی ہم سوتو خودی</p>	<p>از مطیعِ دنیا تو ہم دو د خوری          دنیا کہ بر اہل دین زیا نیست عظیم</p>
۴۸	<p>تا چند گئی بر گلِ آدمِ خواری          بر صرخِ نہادہ چہ می پنداری</p>	<p>اے کوزہ گرا کبوش گر ہیشیاری          انگشتِ فریدون دستِ کجھنیر و</p>
۴۹	<p>بر ساز ترازو پیش آدرے          این آمدنِ تیرمہ و رفتنِ دے</p>	<p>ہنگامِ صبح اے صنمِ فرخِ پئے          کافکنِ رخاک صد ہزارانِ جم و کے</p>
۵۰	<p>از سبزہ بہشت است ز کونتر جوئے          بنشین بہ بہشت با بہشتی روئے</p>	<p>چند آنکہ نگاہ می کنم ہر سوئے          صراحت بہشت است ز روزنِ کم گوئے</p>
۵۱	<p>چندین چہ خوری بہ ہیئہ تیارے          خوش باش درین نفس کہ ہستی بارے</p>	<p>چون واقعی اے پسر ز ہر اسرارے          چون سے ز رود با اختیار کاے</p>

۵۲		
	<p>ہاں تازنی بے کئے وساقی نفسے دنیائے کند و فابرا در اسکے</p>	<p>گر بہت نزا درین جهان بستے پیش ازین و تو بیازم و نوبے</p>
۵۳		
	<p>در خالقہ جو روستم متکلفی زین ہر دو ہر دن نیست در کی یا زنی</p>	<p>اے دہر بگردہ اے خود معترنی نعمت بچنان دہی در حمت بچنان</p>
۵۴		
	<p>بردار ز خاطر عزیزان بارے از دست تو ہم ہر دن رو دیکھا بارے</p>	<p>ز ہمار کونکہ می توانی بارے کین مملکت حن مانند جاوید</p>
۵۵		
	<p>صد نقل زہر نفع براند ساقی در حد خودم در گذر اند ساقی</p>	<p>چون جنس مرا خاصہ بدانند ساقی چون وانا نم برسم خود بادہ دہد</p>
۵۶		
	<p>کا دل تو چہ آوردی داخر چہ بری می باید مرد گر خودی در نخوی</p>	<p>بر گیر ز خود حساب گر ہنہ بری گوئی نخورم بادہ کہ می باید مرد</p>
۵۷		
	<p>گفتم نکی ز رفتگان اخبارے رفتند و کسے باز نیا مدبارے</p>	<p>پیرے دیدیم بخاندہ مختارے گفتے خورد کہ ہچون بسیارے</p>

۵۸	<p>از خاک ہی نمود ہر دم تیرے خاک پدرم بر کف ہر کوزہ گرے</p>	<p>بر کوزہ گرے پر یز کردم گذرے من دیدم اگر ندید ہر بے لہرے</p>
۵۹	<p>بخرام بسوے بنرہ زار و لب جو صد بار پیالہ کرو و صد بار سوے</p>	<p>بر گیر پیالہ و سبواے دلجو کین چرخ ز صورت بتان مر سوے</p>
۶۰	<p>در ہفت و چہار و اتم اندر رفتی باز آدنت نیست چورفتی - رفتی</p>	<p>اے آنکہ نتیجہ چہار و ہفتی مئے خور کہ ہزار بار پیشیت گفتم</p>
۶۱	<p>تو آمدہ و من نہ برانم کہ توئی چندان مے خور کہ من نہ انم کہ توئی</p>	<p>شاو آمدی اے احتی جامم کہ توئی از ہر خدا نہ از براے دل من</p>
۶۲	<p>بر پائے خرد تمام بند و گرہی تا گوہر اد بر کف دستش نہ ہی</p>	<p>اے بادۂ خوشگوار و در جام ہی ہر کس کہ ز تو خورد اما نش نہ ہی</p>
۶۳	<p>بنائے رہے - کہ رہہ نمایندہ توئی کای شان ہمہ فانی اند و پائندہ توئی</p>	<p>بکشادورے کہ در کش آئندہ توئی من دست بہ پیچ و سنگیرے نہ ہم</p>

	۶۳	
سماز کفستان ازل باوہ خوری ہر بے خبری را ز سر بے خبری		تو بے خبری اگر باخبری تو بے خبری۔ بے خبری کا دوست
	۶۵	
گر باہ و آسیا دو ہلیز وہی شاید کہ ادین فلک بانیز وہی		اسے چنچ ہمہ خیس لاجیز وہی آزاد میان شست کہ دکان نہند
	۶۶	
واتر رو بیداد تو با داد بزی آن کار کہ نیستی تو آزاد بزی		چندین غم بیہودہ مخور شاو بزی چون آخر کار این جهان نیستی است
	۶۷	
شیرین ز چہ گشت و تلخ چون آمدے وز تیشہ چہ گونی کہ سے رویدنے		در باغ چو بدخورہ ترش اول فے از چوب تیشہ گر کسے کر در باب
	۶۸	
بے منت مخلوق رسان ما حضرے کز بے خبری نباشدم در دورے		یار بکشاہ برین از رزق دے از باوہ چنان مست نگہدار مرا
	۶۹	
در نیز شدن بن بکے کے شدے نہ آمدے۔ تو شدے۔ تو بڈے		گر آدم بخود بڈے نامدے بہ زان نہ بڈے کا ندرین دیر خراب

ن۔ آزادہ بنان شب کہ دکان نہند چو شاید بیان چین فلک جیز وہی

۷۰		
	<p>وزنکتہ زیر کان وانا نرسی بکاسجا کہ بہشت بہت رسی یا نرسی؟</p>	<p>اسے دل تو در اسرار معانہ رسی ابن چارہ زئے و حجام بہشتی می سنا</p>
۷۱		
	<p>یک چند اساس عمر محکم یابی تالذت عمر خود مادوم یابی</p>	<p>خواہی کہ بنیاد دل بے غم یابی فارغ منشین ز خوردن بادہ وئے</p>
۷۲		
	<p>پیوستہ مرا گلندہ دزنگ پولو آبم ندہی تانہ بری آب زرو</p>	<p>اسے چرخ چہ کردہ ام برین است بگو نانم ندہی تانبری کو سے بکوی</p>
۷۳		
	<p>یا از در نیکوان بزشتی نشوی گرد ز خوردن دوزخی بہشتی نشوی</p>	<p>ہن تا برستان بدرشتی نشوی ئے خور کہ بخوردن دینا خوردنئے</p>
۷۴		
	<p>مقبول قبول خاصہ و عام شوی بدگوئے مہباش تا نکونام شوی</p>	<p>خواہی کہ پسندیدہ آنام شوی اندر پئے مومن و چہو دوترا</p>
۷۵		
	<p>در کنج دلہ بے خسرابی یابی گر گم نشوی مردم آبی یابی</p>	<p>روزے کہ ولم ہرنگ آبی یابی در بحر و دیدہ ام اگر غوطہ خوری</p>

	۷۶	
دردہ مٹے لعل لالہ گون صافی کامروز برون ز جام مے نیست مرا		بکشاد ز حلق شیشہ خونِ صافی یک دست کہ وارد اندرونِ صافی
	۷۷	
تلاکے کئے غم آن خورم کہ دازم یلنے پڑکن قبیح بادہ کہ معلوم نیست		دین عمر بخوشد لی گذارم یلنے کاین دم کہ فرورم بہارم یلنے
	۷۸	
اے بادہ نوش تربت من لالائی کز دور مرا ہر کہ بہ بیند گوئد		چندان بکشم ترا ز روشن آئی اے خوردہ شراب از کجائی آئی
	۷۹	
بادرد قناعت کن و آزاد بزی منگر بنسزدنی ز خورد و عصہ مخور		در بند تر و نی مشو آزاد بزی در کم ز خودی نگہ کن و شاد بزی
	۸۰	
از دور پدید آمدہ ناپاک تنے بشکست صراحیم کہ عمرش کم باد		وز دور جہنم پتیش پیرھنے وانگہ چوئے لطیف مروتے چھنے
	۸۱	
باسن تو ہر آنچہ گوئی از کین گوئی من خود مقرم ہر آنچہ گوئی استم		پیوستہ مرا لحد و بیدین گوئی افسانہ بدہ ترا رسد کین گوئی

	۸۲	
از آمدن بہار و از رفتن دے مے خور مخور اندوہ کہ گفت ست حکیم		ادراق و جو دوا ہی گردو طے نہماے جہان چو زہر تر یا قش نے
	۸۳	
تا در تن تست استخوان درگ و پے گردن مندا و خصم بود رستم زال		از خاشاک تقدیر منہ بیرون چپے منت کش اردو دست بود عاتق طے
	۸۴	
گردے زمین بچلہ آباد کنی گر بندہ کنی بلطف آزاد کنی		چندان نبود کہ خاطرے شاد کنی بہتر کہ ہزار بندہ آزاد کنی
	۸۵	
گویند مخورے کہ ہلاکش باشی این ہست و لے زہر و دو عالم خوشتر		آن یکدم کہ شراب سرخوش باشی در روز مکافات ہلاکش باشی
	۸۶	
از کبیر مدار ہیج در دل جو سے چوں زلفِ بتاں شکستگی عادت کن		کہ کبر بجائے ز سیدیت کسے زان پیش کہ بگسلد ز تارِ نفسے
	۸۷	
تا کے زغم زمانہ محزون باشی مے نوش و بعدیش کوش خوش دل میباش		با چشمِ مہر آب و دلِ پُر خون باشی زان پیش کہ زین دائرہ بیرون باشی

۸۸		
	اندر نفسے چند توان زد نفسے این عالم بے وفا ناماند بکے	دنیای نفسے و من در و یک نفسے شکرا یہ نہ آنکہ زندہ خوش می باشی
۸۹		
	زین پس من و بادہ و کننا کشته خوبی نبود ب سربرم - باز کشته	خشته نہ تہم پا بز نم برخشته آتش نشوم ز بہر ہر گشته
۹۰		
	برگردنبا گوش ز مے بینی خوں صد تو بہ شکستہ بہ ز یکا شیشوئے	مے خور کہ ظریفان جہاں درو تا کے گویم تو بہ شکستہ ہے ہے
۹۱		
	جز بادہ و جز سماع و جز پیار جو مے نوش کن بکار بہبودہ میبوے	جز راہ قلندر سجاہات میبوے بر کف - قبح بادہ - و بردوش سبوے
۹۲		
	تا در پئے آواز دوف و چنگ منی تا ترک تعلق نہ کنی ہی سچ منی	تا در ہوس لعل لب و جام منی اینها ہمہ حشواست خدامی داند
۹۳		
	زیر لکہ حادثہ ہا پست شوئی سودے نکنی اگر تہی مست روی	نان پیش کہ از جام اجل مست شوئی سرا بہ بدست آردین رہ کا سجا

<p>بشنو سخن از عالم رود حانی باشت ہر آنچہ می نمائی آئی</p>	<p>۹۳</p>	<p>اے آنکہ خلاصہ چہار از کانی دیوی و دودی و ملک و انسانی</p>
<p>وز جو در جفا ہے حرج ناخوش باشی بر لب مچکان اگر در آتش باشی</p>	<p>۹۵</p>	<p>ہر چند ز دوست دہر عم کش باشی ز نہار ز دوست ناکسان آپ بزلال</p>
<p>دزدانہ و گذشتہ کم یاد کنی یک لحظہ دیند عقل آزاد کنی</p>	<p>۹۶</p>	<p>آن بہ کہ ز جام بادہ دل نشاد کنی دین عاریتی لباس زندانی را</p>
<p>از درد منال تا شفا ئے یابی تا عاقبت الامر نوائے یابی</p>	<p>۹۷</p>	<p>با درد باز تا دوائے یابی می باش بوقت مینوائے شاکر</p>
<p>ناگاہ ز سوز سینہ صاحب حالے روزسیت چو ماہے و شبے چو سائلے</p>	<p>۹۸</p>	<p>از دفتر عمر می کشودم فالے می گفت خوش آن گے کہ در خانہ آؤ</p>
<p>آخر ز خودم چرا جدا می گردی سرگشتہ بعالم چہ رای گردی</p>	<p>۹۹</p>	<p>اول بخودم چو آشنای گردی چون ترک منت نبود از رو بر تخت</p>

۱۰۰	<p>معذوری۔ اگر در طلبش می کوشی تا عمر گران مایه بدان نفروشی</p>	<p>آن مایه زد دنیا که خوری یا نوشی باقی همه را یگان ترا۔ زو ہستدار</p>
۱۰۱	<p>از جملہ گیر با شدم از وے نے بس ترک مے مغانہ کردم ہے</p>	<p>من ترک ہمہ کردم و ترک مے نے اما بود آنکہ من مسلمان کردم</p>
۱۰۲	<p>نے نوش جو در جهان آفت ناکی انگار کہ بر خاک نی در خاک کی</p>	<p>تن زن جو بزیر فلک بے باکی چون اول و آخرت بجز خاک نیست</p>
۱۰۳	<p>کاسودہ دلی را بنغمے نشانی می و از مصیبت کہ عجب نادانی</p>	<p>گر شادی خویش تن در آن میدانی در ماتم عقل خویش نشین ہمہ عمر</p>
۱۰۴	<p>دانی کہ چرا ہی کند نوحہ گری کہ عمر شبے گذشت و توبے خبری</p>	<p>بہنگام سفیدہ دم خروس سحری یعنی کہ نمودند در ائینہ صبح</p>
۱۰۵	<p>یا این رہ دور را رسیدن بود چون سبزہ امید بر زمین بودے</p>	<p>اے کاش کہ جائے آرمیدن بودے کاش از پے صد ہزار سال از دل خاک</p>

	۱۰۶	
وے آتشِ دوزخ از تو افر و خستی حق را تو کجا بر حمت آموختی		اے سوخته سوخته سوختنی تلاکے گوئی کہ بر عمر رحمت کن
	۱۰۷	
سالوس رہا کن و مکن ز راتی زاں حوض کہ مر تضا ش باشد ساتی		اے دل مئے و معشوق کن در باقی گہ پیرو احمدی خوری جام شراب

## تمام شد

روز بازار  
مطک کعبو  
کھیت ک  
جزل لاکین بھنبی

# نادر و نایکت

فتح آندلس - ایک دلچسپ تاریخی ناول جس میں اسلامی فتوحات اسپین کے

منظر مجاہدین کی پرہیزگاری، سپہ سالاران اسلام کے زہین کار نامے، مسلمان حاکموں کی عدالت گستری عیسائی فرمانرواؤں کی بد اخلاقی، یہودیوں کی مظلومی اور انتقام گیری کے ہو بہو نقشے کھینچے گئے ہیں۔ قیمت ۸ روپے۔

تمدن اسلام حصہ اول و دوم - اسلامی سلطنت کی یونانیوں اور رومیوں کے ساتھ اسکا نظام مملکتی اور فوجی کی تاریخ اور مسلمانوں اور اسلامی حکومت کے تمدل اور شان و شوکت کے تفصیلی حالات جو صد ہاتھ تاریخی کتابوں میں

بکھرے پڑے تھے، بڑی خوبی کے ساتھ ایکجا جمع کر دیئے ہیں۔ مناسب و صحیح تصویریں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۸ روپے۔

بشارتِ طمہ - ایک عظیم النظر و دلچسپ تاریخی ناول جس میں ایک عیسائی لیڈی کے مشرف باسلام کی تفصیلی

کیفیت اس انداز میں بیان کی گئی ہے کہ ایک نئے شروع کر دیکھے، بہتر تم کئے بدون کتابت سے چھوڑ کر گرجی چلیا گیا

مصنف نے واقعی کمال کیا ہے کہ مذہبی مناظرہ کو جو بظاہر ایک خشک مضمون تھا نہایت دلچسپ بنا دیا ہے۔ تصدق سے

آخر تک سارا واقعات پر مبنی ہے اور چونکہ قابل مصنف نے اسمیں اسلام کی صداقت کے بڑے بڑے زبردست اور لوجہا

کردینے والے شوق و عقلا لیل اور خود عیسائیوں کی مقدس کتابوں سے یہی ہیں۔ لہذا یہ کہنا ذرا مبہم نہیں کہ بشارتِ طمہ کی تصنیف

اسلام کی ایک قابل اور عمدت ہے جسکی جہان اسلام کو خاص قدر کرنی چاہئے۔ قیمت ۸ روپے۔

المرآة المسلمة - عصر کے مشہور مصنف علامہ فرید وجدی کی تازہ تصنیف کا اردو ترجمہ جو ادنیوں کی پردہ کی تائید

آزادی نسوان کی مخالفت اور سادہ تحریک آزادی اور مرآة البیہودہ کی تردید میں لکھی ہے۔ قابل دیدہ جو قیمت فی جلد ۸ روپے۔

اسلام اور شوشل نیچارم مصر کے بہت بڑے مسلمان عالم اور اسلامی موعظ محمد بن بک اعظم زادہ کے سالہ مطالب الحجۃ والاجاماتہ

والسلام کا اردو ترجمہ جس میں مصنف مجموع نے بہت خوبی کے ساتھ تمدن یوروپ اور تمدن اسلام کا مقابلہ کر کے اسلامی تمدن کی فضیلت ثابت کی ہے۔ اس سال کی مصر عربیہ میں اور ترکی میں ہوم ٹیگلی ہو بیٹھنے نے بغیر فائدہ سنی انیسویں دن اسکا اردو ترجمہ

تیار کیا ہے۔ اگرچہ علمی مضامین ایک دلچسپ خشک ہوا کرتے ہیں لیکن یہ بہت اہم نہایت دلچسپ ہے۔ قیمت ۸ روپے۔

الاسلام دین لفظت: ہر گس فورڈیونیورسٹی واقع انگلستان کے عربی پروفیسر اور پھر کے نامور مفسر شیخ محمد عبدالعزیز شادیش کے اس مضمون کا ترجمہ جو انہوں نے دین اسلام کی حقانیت اور اس کے نظری مذہب ہونیکے ثبوت میں مقام الجزائر کی مشرقی علوم کی کانفرنس میں علمائے یورپ کے سامنے پڑھا تھا۔ اس میں عقلی دلیلوں اور اصول تمدن جدید کے لحاظ سے اسلام کے عقائد - توحید باری - نبوت کی غرض اور اس کا ثبوت - اسلام کے اصلی احکام کی عقلی خوبیاں اور دین اسلام کا تمام دنیا کے لئے مفید اور موید تمدن ہونا بہت پر زور دلائل سے ثابت کیا جو - ادھر بات پر آیات قرآنی ہی سے استہوا کیا ہے۔ قابل یک کتاب قیمت ۶

فتاۃ غسان: ایک ندرت حیرتناک اور نہایت دلآویز تاریخی ناول ہے جس میں اسلام کی حالات ابتدائی ظہور سے لے کر فتح عراق اور شام تک بڑی خوش اسلوبی سے قصہ کے پیرائے میں دکھائے گئے ہیں قیمت ہر در حصہ سے ۶

تربیت اولاد: اس کتاب میں تربیت اولاد کے سبکدوش پر پہلو سے حکیمانہ بحث کی گئی ہے اور بچوں کی جسمانی - اخلاقی اور روحانی غور پر دخت کی ایسی پہل اور کارآمد ترکیبیں بتائی گئی ہیں کہ غالباً اور کسی کتاب میں نہ ہونگی

عبادت سلیس و عام فہم تاکہ خاص عام اچھی طرح سمجھیں اور پورا فائدہ اٹھاسکیں قیمت ۴

ادباق منقول فارسی: اس کتاب میں مولف نے نہایت محنت کے ساتھ یہ التزام کیا ہے کہ بالکل میں مغلیہ قومن اور خاندانوں کی اصل و نسل و ماہمی امتیاز وغیرہ کے حالات شرح و بسط سے درج کئے ہیں۔ اور یہ دکھایا ہے کہ نسل کی سطح پیدا ہونے اور ان میں ہر کس قدر توہین کس کس وقت اور کس کس صورت سے نکلیں۔ اور ہر ایک قسم کے امر اور غلطی کے حالات اور ان کے کارنامے اور جو شجر و لکھ ہیں۔ اور دو سے تا بیس تمام سلاطین مغلیہ کو جو نمایاں مقامات پر مختلف میں گذری ہیں مفصل واقعات اور ان کے دربار کی شاعرانہ تذکرے اور اشعار مندرج ہیں۔ اور آخر میں شاہان اودہ و دکن کے حالات سے بغیر وہ حالات شاہان کا بیان خلیفہ المسلمین سلطان العظم دیگر مفید مضامین تحریر کئے گئے ہیں۔ باعتبار اسکی خوبیوں کے قیمت صرف ۴

نیچر اخبار کو سیل امرتسر

# غلط نامہ باعیاات حکیم عمر خیام

نمبر صفحہ	نمبر سطر یا رباعی	غلط	صحیح
۳	اخیر	رباع	دربار
۱۰	"	د	از
۱۶	۶	لاٹانی	ثانی
۱۹	اول	الذلوب	الذلوب جیٹا
"	۱۳ سطر	بیچ	بیچ است
۳۸	رباعی نمبر ۱۱	کشتہ	عشبتہ
۳۹	" نمبر ۲۳	میں	آئین
۶۲	۱۵۹	دیدی	دویدی
۸۶	۱۰۴	زندگی	زندگانی
۹۳	۱۳۸	دنے	دنے
۱۰۳	۲۰۱	بیچ	بیچ است
۱۰۶	۶	اقل کار	اوقاقل کار
۱۱۱	۳۶	بیچ	بیچ کس
۱۲۳	۲	سجد	سجد
۱۳۸	۷۳	استاد	باستاد
۱۴۱	۹۱	روز	راز
۱۴۷	۲۰	صرا	طراز آمدگان
۱۴۸	۲۶	باخبری	باخبری
۱۶۷	۲۰	گوشہ نشین شوی	گوشہ نشین شوی ہاں
۱۶۱	۶۵	کہ تو آرزوئے	کہ تو در آرزوئے
۱۷۵	۶۷	از چوب	از چوبک
"	۶۷ آخری سطر	وز تیشہ	وز میثہ
"	۶۹	نہ آمدے	نہ آمدے

سُبْحَانَ اللَّهِ

# ویل

وَلِعِصْمِ الْوَكِيلِ

یہ اخبار ہفتہ میں دو بار ہر دو شنبہ و پینشنبہ کو امرتسر سے شائع ہوتا ہے اس معاہدے میں

۱۔ محکم و محکوم کے ان تعلقات کو بیان کرنا جو رعایا کی وفاداری اور حکام کی رعایا پروری کے اصل اصول ہیں اور اس کے ضمن میں درجہ طبقات و اجازت حقوق کو درستے سمندر میں پیش کرنا اور گورنٹ کی پالیسی جو انتظام ملک سے متعلق ہے اس سے رعایا کو آگاہ کرنا اور جو غلط فہمیاں کسی فریق کی طرف سے پیدا ہوں ان کے اظہار میں نہایت ندرت شائستگی اور آزادی کے ساتھ ایسا طریق عمل اختیار کرنا جو بلغمیوں کے ذمہ اور استعمار سلطنت کا باعث ہو۔

۲۔ مسلمانوں کی دماغہ قوم کے پولیٹیکل حقوق کی حفاظت اور انکی مذہبی، اخلاقی، تعلیمی، تمدنی، تجارتی اور شخصی حالت کی عملی ترقی کے لئے کوشش کرنا اور وہ تدابیر پیش کرنا جو انکی دینی و مذہبی صلح و فلاح کا باعث ہوں۔

۳۔ اسلامی اجتماعوں اور گماہوں اور انکی مشیروں کو سب آید۔ "واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً" بلکہ ہر متعلقہ کام کے لئے جو توجہ دلانا اور انکی کاروائیوں پر آزادی سے ریلو کرنا اور قوم کو انکی امانت کے لئے انھار نامہ ہر ہم مسلمانوں میں بولواؤ اتفاق قائم کرنے اور ان کے کامیابی سے جو نقصان پہنچے میں ان کے مدد کرنے میں تم ۵۔ اسلامی سلطنتوں اور ممالک غیر کے حالات و ترقیات سے ملک کو آگاہ کرنا اور مقتدر انگریزی، عربی، فارسی، فرانسیسی اور دیگر مضافین کے تراجم و اقتباسات شائع کرنا۔

اسلامی مسالمت سے آگہی حاصل کرنے کے لئے اس اخبار سے بہتر اور کوئی ذریعہ نہیں، اسکی طرز تحریر آزاد ہے اسکی اعلیٰ تر ترجمہ ایسے صحاب کو جو ملک اور قوم کے بچے سمندر دار گورنٹ کے حقیقی خیر خواہ ہیں اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ دنیا بھر کی ضروری اور دلچسپ خبروں کے نہایت جلد اور سب سے پہلے ہم پہنچانے میں اپنا نذر نہیں رکھتا۔ غرضیکہ یہ ایک اسلامی اخبار ہے جسے اور اخباری دنیا میں لائق ہونا چاہئے۔

پیشگی قیمت وصول ہونے پر نو تین ماہ سے کم کے لئے جاری نہیں کیا جاتا۔ نمونہ کارچر اور ٹکٹ آنے پر روانہ کیا جاتا ہے۔

مالک بیرون سے	۱۲ رشٹنگ	۸ رشٹنگ	۵ رشٹنگ
رہو سا اور اسے	۱۰	۷	۴
عام خریداروں سے	۸	۵	۳
ملاؤ کہ استطاعت اسباب سے	۶	۴	۲

قیمت پیشگی مع محصول ڈاک

المشہد مینجنگ اخبار ویل۔ و مطبع روز بازار جنرل لائبریری کھنسی امرتسر پنجاب۔



ف  
۸۹۱۵۱۲۷  
آخری درج شدہ تاریخ پر ایہ کتاب مستعار  
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی  
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱. این کتاب را در تمام کتابخانه های دولتی و خصوصی  
 ۲. در تمام مدارس و کلاس های درس  
 ۳. در تمام مراکز فرهنگی و اجتماعی  
 ۴. در تمام مراکز علمی و تحقیقاتی  
 ۵. در تمام مراکز مطبوعاتی و نشری  
 ۶. در تمام مراکز اسناد و کتابخانه ملی  
 ۷. در تمام مراکز اسناد و کتابخانه تخصصی  
 ۸. در تمام مراکز اسناد و کتابخانه دیجیتال  
 ۹. در تمام مراکز اسناد و کتابخانه مجازی  
 ۱۰. در تمام مراکز اسناد و کتابخانه ترکیبی



